

## صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز بدھ مورخہ 30 اپریل 2003ء بمطابق 27 صفر

1424 ہجری صبح نو بجکر پچاس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بخت جہان خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

### تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ ءَامَنُوْا كُوْنُوْا قَوٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ ۗ سُهٰدَاۤءُ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اَوْ اَوْلَادِيْنَ وَاٰقْرَبِيْنَ ۗ اِنْ يَكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاَللّٰهُ اَوْلٰىٰ بِهٖمَا فَلَا تَتَّبِعُوْا الْهَوٰى اَنْ تَعْدِلُوْا ۗ وَاِنْ تَلَّوْا اَوْ نَعَرَضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا۔

ترجمہ: اے ایمان والو! انصاف پر قائم رہو اور خدا کے لئے سچی گواہی دو خواہ (اس میں) تمہارا یا تمہارے ماں باپ اور رشتہ داروں کا نقصان ہی ہو۔ اگر کوئی امیر ہے یا فقیر تو خدا ان کا خیر خواہ ہے۔ تو تم خواہش نفس کے پیچھے چل کر عدل کو نہ چھوڑ دینا۔ اگر تم پیچیدہ شہادت دو گے یا (شہادت سے) بچنا چاہو گے تو (جان رکھو) خدا تمہارے سب کاموں سے واقف ہے۔ وَاٰخِرُ الدَّعْوٰى اَنْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

جناب پير محمد خان: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپيڪر صاحب۔

جناب حبيب الرحمان: جناب سپيڪر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب امانت شاہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپيڪر: مسٽر پير محمد خان صاحب۔

### رسمي ڪارروائي

جناب پير محمد خان: شڪريه، جناب سپيڪر صاحب! خبره خوبه هاؤس ڪمپني هغه بله ورخ هم راغلي وه، پرون هم خه لڙه ڊيره اوچير ليه شوه خويو لوئه Disturbance مونڙ ته دا پيسن ده، چي د ميديڪل ڪاليج سوات سٽوڊنٽان هلڪان جينڪنٽي دواڙه د دره ورخو نه په پيسنور ڪمپني ناست دي او دلته روزانه په هغه گيت ڪمپني ولاڙوي، پريس ڪلب له تلي دي او هغوي وائي چي مونڙ واپس هسي نه خو ترخو پورم چه مونڙه پوره مطمئن شوې نه يو، خڪه چي شپڙ مياشته زمونڙه امتحان ته پاتيه دي، نو تر اوسه پورم زماخيا ل ده چي حڪومت نه هغوي سره چرته ميٽنگ او ڪرو او نه ئي راوغوبنتل چي چرته هال ڪمپني ورسره ڪمپني خبره ورسره او ڪري، مطمئن يئس ڪري سٽوڊنٽان دي آخر ڪه په دي ڪمپني خه واردات اوشي، سٽوڊنٽان ده، روڊ به بلاڪ ڪوم، آنسو گيس به ڪيري، لاهي چارج به ڪيري نو په نتيجه ڪمپني به په ٽوله صوبه ڪمپني يو Disturbance خوريري، هر ڄائ نه به ڪاليج ڪمپني سٽوڊنٽان راپاسي، او مجبوراً به بيا حڪومت يو داسي حد ته رسي چي بيا به مفلوج شي، خڪه چي دا به ڊير زياتي وي چي تر اوسه پورم هغه ڪاليج Recognize شوې نه ده او مخڪمپني هم Delay ڪيري، اوس د هغه Delay ڪيدو په هغه وجه تر اوسه پورم مونڙه پوهه نه شو چي خه وجه وه؟ آخر يو خيز ده او ڪوي به ئي، چي په پنڀه ڪاله ڪمپني او نه شونو ڪله به ئي ڪوي؟ بيا خود هغي نه ختمول بنه دي چي هڏو ختم ئي ڪري، چرته بل ڄائ به، او يا دغه سٽوڊنٽان د روستي شي او دلته په دي خيبر ميديڪل ڪاليج ڪمپني، ايوب ميديڪل ڪاليج ڪمپني، چي ڪوم Recognize ڪاليجونه دي، په هغي ڪمپني د ورته داخله ور ڪري شي، چي بيا ده ڄائ نه ورله ڊگري ملاؤيري، ترخو پورم چي هغوي مطمئن شوې نه وي نو د دي ڄائ نه هغوي نه ڄي، نو چي ڄي نه، مطمئن

کیبری خوبہ پہ دے چہ ہغوی سرہ د وزیر اعلیٰ کینئی، متعلقہ منسٹر دے ورسرہ کینئی او مطمئن خود دے ئے کم از کم کری کنہ، نو چہ درے ورخے او شوہ او پینور کینئی ناست دی، مونر بہ دے هاؤس کینئی ناست یو، روزانہ راخو، دا خو ځمونر د پارہ ہم ډیره، نورہ بدہ خبرہ دہ چہ ہغوی بھر ولاړدی او مونرہ دننہ د ہغوی ہغہ صحیح حق نہ شو غوبنتے، نو سپیکر صاحب! کہ نن دا مسئلہ حل نہ شوہ نو بیا پہ دے هاؤس کینئی ځمونرہ کینناستل ماتہ جائز نہ بنکاربری زہ بہ بیا نہ کیننم کم از کم۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب امانت شاہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

مولانا عرفان اللہ: پوائنٹ آف آرڈر سر! جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ہم د دے سرہ متعلق دے؟ امانت شاہ صاحب!

مولانا عرفان اللہ: او جی او۔

جناب سپیکر: د دے سرہ متعلق دے؟

مولانا عرفان اللہ: جی، جی۔

جناب سپیکر: جی۔

مولانا عرفان اللہ: جی زہ ہم د ضلع سوات د دغہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: امانت شاہ صاحب، امانت شاہ صاحب، تاسو د دے نہ وروستو یئی،

او جی بس صحیح شو۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہم د دے سرہ متعلقہ یوہ خبرہ زہ ہم کول غوارمہ۔

جناب سپیکر: خہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: زہ صرف پہ دیکینئی ہغوی خو تاسو تہ پورہ تفصیل

او وئیلو اوس جناب سپیکر صاحب! انہوں نے تو آپ کو پوری تفصیل بتادی ہے، لیکن جب آج

میں صبح کے اخبارات پڑھ رہی تھی تو میں نے سوچا کہ شاید یہ مسئلہ حل ہو چکا ہوگا، لیکن جب میں پریس

کلب کے سامنے سے گزری تو انہوں نے کالی پٹیاں اپنے سروں اور بازوؤں پر باندھی ہوئی تھیں تو میں نے گاڑی روکی اور میں نے ان سے پوچھا کہ کیا ابھی تک آپ لوگوں کا مسئلہ حل نہیں ہوا؟ تو انہوں نے وہی بات کی کہ بھئی جب تک ہمارا مسئلہ حل نہیں ہوتا ہے، کیونکہ ہمارے لئے پندرہ دن کی، جو آپ لوگوں نے اعلان کیا ہے کہ پندرہ دن میں ہم اس مسئلے کو حل کریں گے تو میں نے گاڑی روکی اور میں نے ان سے پوچھا کہ کیا ابھی تک آپ لوگوں کا مسئلہ حل نہیں ہوا؟ تو انہوں نے وہی بات کی کہ بھئی جب تک ہمارا مسئلہ حل نہیں ہوتا ہے، کیونکہ ہمارے لئے پندرہ دن کی جو آپ لوگوں نے اعلان کیا ہے کہ پندرہ دن میں ہم اس مسئلے کو حل کریں گے، ان کے صرف دو مطالبات ہیں، ایک مطالبہ تو انکا یہ ہے کہ جو فرسٹ ایئر کے طالب علم ہیں، فرسٹ ایئر کو فی الفور پشاور یونیورسٹی کے ساتھ دوبارہ رجسٹریشن کروائی جائے، کیونکہ یہ پہلے بھی پشاور یونیورسٹی کے ساتھ رجسٹرڈ تھا اور اسکے بعد انکا جو دوسرا مطالبہ ہے وہ یہ ہے کہ چونکہ پانچ مہینے انکے Examine میں رہ گئے ہیں تو اس کے لئے انکو بہت زیادہ پڑھائی کی، بہت زیادہ محنت کی ضرورت ہے تو جو فائنل ایئر کے طلباء ہیں انکو کوئی الفور خیبر میڈیکل کالج یا ایوب میڈیکل کالج میں بھیج دیا جائے تاکہ انکا یہ قیمتی سال ضائع نہ ہو، کیونکہ اسی مد میں وہ سیلف فنانس سکیم کے تحت ڈھائی لاکھ روپے سال کی فیس کے طور پر ادا کرتے ہیں اور یہ ذہین طالب علم انٹرنیٹ پاس کر کے آئے ہوئے ہیں تو میرا خیال ہے، اگر اس پر آپ ہمدردانہ غور کریں اور اسکے کے لئے فی الفور، اگر کوئی ایکشن لے لیں تو یہ آپکی مہربانی ہوگی۔

جناب سپیکر: سرین خٹک صاحبہ!

محترمہ سرین خٹک: Thank you very much جناب سپیکر صاحب! مختصر یہ کہ سیدو میڈیکل کالج کے سٹوڈنٹس نے تو Demonstration کی ہے، ہم انکی بھی حمایت کرتے ہیں، لیکن اسکے ساتھ منسلک گول میڈیکل کالج کا بھی مسئلہ ہے تو میری ایک Suggestion یہ ہے کہ، چونکہ سپیشل کمیٹی تشکیل دیدی گئی ہے تو ان کے جو مطالبات ہیں، وہ جناب سپیکر صاحب اس لئے ضروری ہے کہ فی الفور ان پر اقدامات کئے جائیں، کیونکہ پی اینڈ ڈی سی کی ٹیم کی ابھی ویزٹ جو ہے، تقریباً دو مہینے کے اندر اندر ہے تو بنیادی چیز یہ ہے کہ دو مہینے کے اندر اندر ہاسٹل میں، کالج میں اور تدریسی عملے میں جو بھی پیش رفت کرنی ہے، Within this crisis Situation کرنی ہوگی، کیونکہ پی ایم ڈی سی کی ٹیم کے لئے تو لازم ہے،

Mandatory ہے کہ Final Exam سے دو مہینے پہلے وہ آئیں گے تو گومل میڈیکل کالج اور سیدو میڈیکل کالج کے لئے، چونکہ سپیشل کمیٹی تشکیل دی گئی ہے، لیکن عملی اقدامات جناب سپیکر صاحب، فی الفور اٹھانے ہونگے Thank you very much. جی۔

جناب سپیکر: جی، ٹریژری بنچیز فضل ربانی صاحب۔

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر صاحب! سوات میڈیکل کالج کے طلباء کا احتجاج اور ادھر آنا اور پھر ہمارے ان کے ساتھ مذاکرات کرنا، انکو اس پر آمادہ کرنا کہ ایک کمیٹی بنائی جائے، اس میں سوات کے نمائندے بھی ہوں، اسمیں گومل اور سوات میڈیکل کالج، خیبر اور ایوب میڈیکل کالج کے پرنسپلز ہوں، اس میں سیکرٹری ہیلتھ ہو، انکی بات سنی جائے، ڈاکٹرز ہیں وہ مذاکرات کر سکتے ہیں، Negotiation کر سکتے ہیں وہ اس پر Arguments کر سکتے ہیں، دلائل دے سکتے ہیں اور وہ دلائل کے بعد وہ کمیٹی وہاں فیصلہ کرے کہ، اگر اس میں سوات میڈیکل کالج کے پرنسپل کی غفلت ہو تو اسکے خلاف ایکشن لے، اس میں طلباء نے پیسے بھی دیئے ہیں اور پانچ سال کا مسئلہ ہے، پانچ سال کا مسئلہ ہے، At once ایک گھنٹے میں اسمبلی کے اندر اعلان کر کے، فائل کو دیکھے بغیر ان سے پوچھے بغیر، انہیں سننے بغیر یہ تو انصاف نہیں ہے، اس لئے یہاں جو فیصلہ ہوا ہے، جو کمیٹی بنی ہے تو پندرہ دن ہیں، دو ہفتے ہیں، ہو سکتا ہے چار دن میں حل ہو جائے، پانچ دن میں حل ہو جائے، لیکن اس کے بعد مذاکرات پر آمادہ ہونا، ہمارے ساتھ انکی Commitment ہونا اور ادھر پھر اعلان کرنا اور اسکے بعد پھر احتجاج کرنا اور پھر بھوک ہڑتال کرنا، یہ میرے خیال میں مناسب نہیں ہے، یہ جو کمیٹی بنی ہے، یہ کمیٹی، اس میں پرنسپلز بھی ہیں، منسٹرز بھی ہیں اور منسٹر ہیلتھ کی سربراہی میں ہے اور میرے خیال میں، اگر اسی طرح ہو جائے تو یہ اچھا فیصلہ ہو گا۔

جناب بشیر احمد بلور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: فضل علی صاحب! یہ بہت Sensitive مسئلہ ہے اور طلباء کا قیمتی وقت ضائع ہو رہا ہے۔

جناب بشیر احمد بلور: ماتہ ہم یو منٹ راکرٹی۔

جناب سپیکر: جی، بشیر احمد بلور صاحب!

جناب بشیر احمد بلور: ماہم دا عرض کولو چہی آنریبل منسٹر صاحب خو خبرہ او کرہ خو تا سو تہ پتہ دہ، ہغہ طالبات دی، ہغوی ناست دی دلته د پریس کلب مخامخ، او پرون چہی زہ بھر او و تم نو ہغوی ماتہ دا Written کاغذ ئے ہم او بنود لو، نو منسٹر صاحب او وئیل چہی مونزہ کمیٹی جو رہ کرہ، د حکومت ہم دا طریقہ کار وی چہی کوم خیز تا سو Delay کوئی نو ہغہ کمیٹی تہ حوالہ شی، نو پکار دا دی چہی حکومت د دلته آن دی فلور آف دی ہاؤس دا Commitment او کپری چہی دا Within a week, within ten days, within fifteen days

Commitment او کپری، دا کمیٹی چہی دوی جو رہ کریدہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں یہ کہنے والا تھا۔

جناب بشیر احمد بلور: زما دا ریکوسٹ دے، چہی دوی تائم دراتہ را کپری۔

جناب سپیکر: میں یہ کہنے والا تھا، لیکن آپ نے بولنے نہیں دیا۔ (تہتہہ)

جناب بشیر احمد بلور: میں نے نہیں، آپ نے مجھے Permission دی، میں آپ کا مشکور ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فضل علی صاحب یہ مسئلہ بڑا Sensitive ہے اور اس میں بہت جلدی کوئی فیصلہ کرنا چاہیے تاکہ۔۔۔۔۔

وزیر تعلیم: اسی طرح اور بھی بہت سے لوگ آئے ہیں اور اسی طرح بیٹھیں ہیں کہ آپ لوگ فوری اعلان کریں، یہ تو طریقہ نہیں ہے، ادھر کمیٹی بنی ہے، کمیٹی میں منسٹر ہیں، اس میں ایم پی ایز ہیں، نمائندے ہیں، ہم بچوں کے ساتھ ہیں، ہم طلباء کے ساتھ ہیں، ہم کہتے ہیں کہ پتہ چلے کہ غفلت کس کی ہے؟ کیوں پی ایم ڈی سی کے ساتھ توفائل میں، کیوں کوتاہی ہوئی؟ کیوں وہ لیٹ ہوا؟ لیکن جب ادھر فیصلہ ہو جائے اور یہ میرے خیال میں پندرہ دن Maximum ہیں، ہو سکتا ہے کہ پانچ دن میں ہو جائے یا سات دن میں کمیٹی میں انکو بیٹھا کر سب کو سننے کے بعد کوئی فیصلہ کر لیں۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے، حبیب الرحمان خان صاحب!

جناب حبیب الرحمان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مہربانی جناب سپیکر، جی یو ضروری خبرہ دہ، ہغہ بلہ ورخ زمونزہ د ایریگیشن دا منسٹر صاحب د بونیر دورے لہ تلے

و۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب حبیب الرحمان: زما خو دا خیال وو، اکثر پہ دے انفارمیشن کبھی شہ غلط فہمی غوندے پیداشی نو زما دا خیال وو چہ گنی زہ بہ نہ یم خبر، ما د حاجی جمشید صاحب نہ ہم تپوس او کرو، ہغہ وئیل چہ زہ ہم نہ یم خبر، خو الحمد للہ دا ہم ڊیرہ دہ چہ منسٹر صاحب راغے، زہ ئے اولیدمہ نو مالہ ئے مبارکی راکرہ چہ ما خو تاسو تہ ہلتہ ڊیر زیات سکیمونہ منظور کړیدی، نو زہ جی د اسمبلی پہ فلور باندی د دوی نہ دا وضاحت غوارمہ، اگرچہ د یو سکیم متعلق، لفٹ ایریگیشن سکیم اچیلٹی، دوی ماتہ دا مبارکی راکرہ چہ ہغہ خو مے درتہ اعلان او کرو، پہ بونیر کبھی مے د ڊیم ہم اعلان او کرو او شہ نور دغہ مے درلہ ہم اعلان کړل، ما چہ سحر اخبار او کتو، نو دہغی عنوان وو چہ "بونیر میں ڈیم بنایا جائے گا اور ایریگیشن سکیم میں ایک کروڑ پچاسی لاکھ روپے ڊیرہ پروگرام سے، کا اعلان کرتا ہوں" نو زہ پہ دے فلور باندی د دوی نہ دا وضاحت غوارمہ، چہ ڊیرہ پروگرام مونبرہ نہ چہ مخکبھی کومے پیسے راکریدی او پہ ہغہ پی سی ون تیار شوے دے او د ہغی تیندرے شوے دی او پہ دے ہفتہ نیم کبھی پرے کار شروع کبری، نو کہ منسٹر صاحب دا دوه خبری دی چہ یرہ دا اچیلٹی ایریگیشن سکیم دوی Announce کړیدے خواخبار نہ دے راغستے، نو چہ دا Announcement د دوی پہ Announcement دے زہ د دے صحافیان ورونرو پہ نوٹس کبھی دا خبرہ راولمہ، بلہ دا چہ دا ایک کروڑ پچاسی لاکھ روپئی دوی مونبرہ تہ اعلان کړیدی، نو دا ہغہ زرے دی او کہ نوے دی؟ نو چہ زہ ئے شکریہ ادا کرم ولے چہ دا ڊیر لوئے Achievement دے زمونبرہ د بونیر د پارہ، ما وئیل چہ دوی دا وضاحت او کړی چہ یرہ دا ایک کروڑ پچاسی لاکھ روپئی او دا اچیلٹی ایریگیشن سکیم، دا چہ دوی اعلان کړیدے نو چہ د دے لڑ وضاحت اوشی او زمونبرہ دا صحافیان ورونرو چہ دوی کوم رپورٹنگ کړیدے، چہ ہغہ رپورٹنگ مطلب دا دے چہ زمونبرہ صحیح شو۔

جناب سپیکر: جناب حافظ اختر علی صاحب، جی جمشید حاجی صاحب!

حافظ اختر علی (وزیر آبپاشی): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

جناب سپيڪر: اودريڙي چي دا ممبر صاحب خپل مؤقف او وائي، نو تاسو به ورته په يو ځائے جواب ورکړئ، جناب منسٽر صاحب چي ممبر صاحب خپل موقف او وائي نو تاسو به ورته جواب ورکړي۔

جناب جمشيد خان: شكريه جناب سپيڪر! بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ دا خو مونږه پرون په اخبار کښې او کتل چي منسٽر صاحب بونير ته تشریف راوړے دے، پکار خو دا ده چي مونږه د هغې ځائے منتخب کسان يو چي مونږه سره ئے رابطه کرے وے، تهپک ده چي د دوي کوم پروگرامونه ځان له وي، د پارټي په بنياد باندې وي، هغه خو تهپک ده خو کله چي دوي سرکاري دوره کوي نو پکار دا ده چي مونږه ترينه خبر يو او د سکيمونو اعلانونه چي کوي نو پکار ده چي هغې کښې خو څا مخا مونږه يو چي کوم سکيمونه تاسو اعلان کړي دي، آيا هغه زاړه سکيمونه دي او که نوي دي؟ او که نوي وي نو مونږه ستاسو ډير زيات مشکور يو ځکه چي داتاسو د بونير د خدمت د پاره لويه بېره او چته کړيده او که زاړه سکيمونه دي، نو زما په خيال هغه چيرل به څه ډيره بڼه خبره نه وي ډيره مهرباني۔

جناب سپيڪر: جناب حافظ اختر علي صاحب۔

حافظ اختر علي (وزير زراعت): :: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ دے محترم اراکينو چي کومه خبره را او چته کړيده، په 27 تاريخ باندې زه بونير ته تلے يم او په 26 تاريخ باندې ماته د هغې اطلاع ملاؤ شوې وه، د جمیعت طلباء اسلام کنونشن وو، په 26 تاريخ باندې هغوي ماته دعوت را کړو او ډير اصرار ئے او کړلو چي ته خواه مخواه په دې کښې شريک شه، بهر حال ما د هغوي هغه خبره منظوره کړله او هغه ملگرو ته ما او وائيل چي چونکه ټائم ډير کم دے، نو ستاسو دا فرض دی چي تاسو د سپيڪر صاحب سره، د حاجي جمشيد صاحب سره د حاجي صاحب سره، بلکه ايم اين اے مے ورته هم ياد کړے وو، او هغوي ماته يقين دهاني را کړې وه چي اگر چي ورځ يوه ده خو مونږه به ټولو سره رابطه کوؤ، باقی پاتے شوله د اعلاناتو خبره نو، چونکه زه د کنونشن په حواله تلے ووم خو چي هلته کښې زه لارمه نو هغوي سپاسنامه تياره کړې وه، په هغې سپاس نامه کښې هغوي د اوبو په حواله سره د بونير مسائل او دهغې ضروريات ليکلئ وو، نو هغوي چي



کومے کومے خبرې ليکله وے چې فلانکی ځائے کښې مونږ ته ټیوب ویل پکار دے، فلانکی ځائے کښ مونږه له سکیم پکار دے، دے ځائے کښې لفت ایریگیشن سکیم پکار دے، نو چې ماته کوم معلومات وو، د هغې په حوالے ما ورته او وئیل چې ستاسو د پاره دے، دے ځایونو کښې د محکمے د طرف نه دا پروگرام شته نو بعض په هغې کښې زاړه پروگرامونه وو، چې کوم د ډیره پروگرام باندې وو چې ما وئیل چې دا محکمے د مخکښې نه فیصله کړیدی او باقی بعض په هغې کښنوی وو، لکه د ډیم په حوالے سره او داچیلے او دشل باندې په حوالے سره نو ما ورته د هغې هم اعلانات کړیدی که چرے په پریس کښې نه وی راغلی نوزه هم د پریس والو ته دا هدايات کومه چې یره هغوی هره یوه خبره په پریس باندې راوولی چې هلته کښې د کومے اعلان شوې وی، باقاعده جلسے والا د هغې تائید کولے شی او د هغې ثبوت هم مونږ سره موجود دې۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب!

جناب امانت شاه: جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب، ډیره اهمه خبره مخے له راغله چې په زړو سکیمونو باندې که منسټر صاحب اعلان کړے وی، نو دا خو ډیره د افسوس خبره به ځکه وی لکه یو غزل، ټپه، چار بیته یو شاعر جوړه کړی او بل ترینه د هغه نوم کت کړی او په آخر کښې پرے بل شاعر خپل نوم وائی، دا ډیره بده خبره، سپکه خبره ده، دا د عزت خبره نه ده، کومه خبره۔۔۔۔

جناب سپیکر: مهربانی۔

وزیر زراعت: خبره دا ده چې د دې زړو مونږه دا اعلان وضاحت کړے دے۔۔۔۔

Mr. Speaker: Please, please.

وزیر زراعت: د زړو مونږه صرف وضاحت کړے دے چې ستاسو د پاره دا سکیمونه شوې دی۔

جناب سپیکر: منسټر صاحب دا مهربانی کړې ده چې زاړه سکیمونه په خپل ځائے چې کوم ټینډر شوې دی، هغه خو شوې دی، هغه زاړه سکیمونه دی، هغوی دا

او وئیل چہی یو خائے د نوی ډیم اعلان کړے دے ، یو ئے دا چیلئی د سکول اعلان کړے دے ، مطلب دا دے چہی دا نوی سکیمونه دی زما په خیال معزز ممبرانو ته پکار دی ، چہی د منسټر صاحب شکریه ادا کړی۔

مولانا محمد ادریس: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب امانت شاہ: جناب سپیکر، جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر! منسټر صاحب ناست دے ، د دوی نه هم دا تپوس کوؤ چہی۔۔۔۔۔

مولانا محمد ادریس: جناب سپیکر صاحب ، یو۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: دوی چہی کوم اعلانونه کړی دی ، دا د کومے اے ډی پی بلانڈې شوې دی؟ دا د کوم هیډ بانڈې شوې دی؟ او دا اعلانونه به څنگه Implement کیري او دا به څنگه Accept کیري؟ آیا دوی سره دومره فنډ شته؟ او که شته نو دا هاؤس ته ولے نه دے راغلي؟ دا پیسه چہی ده دا د حکومت پیسه ده ، د هغوې Powers۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بشیر احمد بلور صاحب! زما په خیال۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: بغیر د بجهت نه د اے دی سکیم پاس شوې دے ، منسټران صاحبان چہی دا اعلانونه کوی نو دا په کوم قانون کوی؟

جناب سپیکر: Item په ایجنډا بانڈې پروت دے ، مطلب دا دے چہی بنه Full debate پرے کیدے شی۔

مولانا محمد ادریس: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی مولانا محمد ادریس صاحب۔

مولانا محمد ادریس: دا یواهمه مسئله پرون زما په حلقه کښې پیننه شوې ده ، د تنگی یو نهر دے چہی هغه د تنگی د مونډے نه بیل شوې دے او دا څمونږه علاقه چارسده ، مردان ، صوابی ته رسیدلے دے ، پرون د تنگی د دارالعلوم یو طالب علم هغه نهر کښې پروتے دے او تراوسه پورے د هغه غریب پکښې غائب دے ،

بیا مونڙه متعلقه چي کوم د دې ايکسين صاحب وو، هغه سره رابطه اوکرله نو زه خود خپل د ايریگیشن د محکمے او دهغه ايکسين صاحب ډيره شکريه ادا کومه چي دهغوي بروت په هغې باندې خپله کارروائي اوکرله او نهر ئے راته بند کرلو، اوس هم کسان لگيا دي پکښې، د دارالعلوم طالبان هم دي پکښې، عوام هم دي او هغوي کوشش کوي، هغې طالب علم پسه کوشش کوي چي دے پيدا شي، نوزه خود دغه د دوي شکريه ادا کومه چي مونڙه سره پوره کوآپريشن اوکرلو او تعاون ئے اوکرلو او نهر ئے راته بند کرلو، خويوه دوه خبرې په دې ضمن کښې عرض کول غواړمه يو خودا ده چي دے نهر کښې عموماً گاډي هم پريوزي، په دې کښې تانگے هم پريوزي، کسان هم پکښې پريوزي، پروسکال هم پکښې پينځه شپږ کسان مړه شوي دي، مخکښې هم پکښې مړه شوي دي نو دا خبره لږه ناممکنه ده، چي د روډ په غاړه باندې پوره هغې ته څه انتظام اوشي ځکه چي دا ډيره لويه علاقه ده خو که داسې اوشي چي یره دے کښې ځائے په ځائے پلونه دي او دهغې سره يو جال سيخونو يو دوه ځائے کښې او ترلے شي نو بيا به دا مسئله هم پيښږي چي یره د نهر بندولو مسئله به هم پکښې نه پيښږي نو که د دې يو دغه اوشي مونڙه ته چي جالونه پرے او ترلے شي او دويم دا ده چي اکثر مونڙه دے نهر د بندولو د پاره بيا د ايکسين مردان سره رابطه کوؤ نو که د دې دا د روډ د بندولو د پاره کوم دغه چي دي، هغه دلته اوشي نو مهرباني به وي-

Mr. Speaker: Question Hours, question hours, Next, Next.

جناب امانت شاه: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: امانت شاه۔۔۔۔۔

جناب امانت شاه: جناب سپیکر! ډيره اهمه مسئله ده جي، زه بار بار پاسيدلمه خو تاسو چونکه د بونير، الله د کړي چي مونڙه هم د بونير شو جي خه بيا مونڙه ته هم تاسو لږه ډيره موقع را کوئ۔۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جي۔

جناب امانت شاہ: زما خیال دے، وختی راسے چي زه گورمه نو تاسو بنه پوره نمائندگی هغوې ته ورکوي جی دا یو پیره بیا، د دې نه مخکښې هم په دې باندې یو قرارداد منظور کړے وو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: امانت شاه صاحب، امانت شاه صاحب! اجازت درله درکومه۔

جناب امانت شاه: شکريه جی، شکريه۔

جناب سپیکر: خو په دې خپلو الفاظو باندې لږ دغه او کړه ځما په خیال په رومبني ځل باندې دے منستر صاحب دوره کړې ده او دهغې نه څه بدگمانی پیدا شوې ده، دهغې د لرے کولو Clarification د پاره هغوې دغه او کړو۔

جناب امانت شاه: ډیره شکريه جی، ډیره شکريه، خو بهر حال زه تقریباً یو پینځه، شپږ منته پاڅیدمه خو تاسو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: څه جی څه۔

جناب امانت شاه: دے اخبار بیا لیکلئی دی چې "امریکی کمانڈوزکا آپریشن، جنوبي وزیرستان سے دوافراد گرفتار، پاک افغان سرحدی علاقہ انګوراډه میں امریکی کمانڈوز دس کلومیٹر اندر جنوبي وزیرستان میں گھس آئے" ډیره په افسوس سره مونږه دا خبره کوؤ د دې نه مخکښې هم مونږه یو قرارداد په دې خپله صوبائی اسمبلی کښې منظور کړے وو چې دغه د امریکے خلق لگی او زمونږه په پاکستان کښې، دا جنوبی وزیرستان څه د افغانستان حصه نه ده چې دوی راځی او په دیکښې د آپریشنے کوئ، بیا ئے آپریشن کړے دے او په هغې کښې ئے دوه کسان گرفتار کړئ دی او دلته کښې ئے راوړی دی، آخر دا په کوم قانون سره دغه خلق چونکه ځمونږه د پاکستان خلق تاسو گورئ په امریکه کښې او په یورپ کښې دهغوې د پاره څومره سخت قوانین جوړیږی، کله ورته یو رااوباسی او کله بل رااوباسی او په دغه طریقہ باندې زمونږه د پاکستان خلق دغلته نه اوباسی، آخر زمونږه حکومت ولے داسې یو کارنه کوی چې دلته کښې امریکی کمانڈوز په کوم Base باندې دلته راځی؟ آیا زمونږه دے حکومت دوی ته څه اجازت ورکړے دے؟ په اجازت باندې دوی

دلته کنبی زمونڙه سرحد ته را دا خلیبری، زمونڙه پاڪستان ته را دا خلیبری او  
 که ته دغه شان یو خپل----

Mr. Abdul Akbar Khan: Janab Speaker it is a point of order?

Mr. Speaker: No.

(Interruption)

جناب امانت شاه: او یو دغه طریقے سره لکيا دی او پاڪستان ته راخی او هغه ئے  
 پورته کوئی او اوچتوی دے، بهر حال دا ڊیره دافسوس خبره ده، په دې باندي  
 مونږ ټولو له افسوس کول پکار دی چې، په کوم انداز باندي دا خلق راخی او  
 زمونڙه په پاڪستان کنبی آپریشن کوی۔

نشانزده سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: جی Next سوال نمبر 10 منجانب قاضی محمد اسد صاحب، رکن صوبائی اسمبلی، Not  
 present سوال نمبر 52 ڈاکٽر ذاکر اللہ خان صاحب۔

\*52۔ ڈاکٽر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر زراعت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ سرحد کے تمام ریسرچ سنٹرز ایگریکلچرل یونیورسٹی پشاور میں  
 (Merge) کئے گئے ہیں؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ ریسرچ سنٹر کے اہلکاروں اور یونیورسٹی کے اہلکاروں کے سروس سٹرکچر میں  
 کافی تضاد ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ سروس سٹرکچر میں تفریق کی وجہ سے ریسرچ سنٹر کے اہلکاروں کو ترقی پانے  
 میں بے حد مشکلات درپیش ہیں؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت اس تضاد کو ختم کرنے اور ریسرچ سنٹر کے  
 اہلکاروں کو انصاف دلوانے کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

قاری محمود (وزیر زراعت): (الف) نہیں بلکہ صوبہ سرحد کے تمام زرعی ادارے تحقیقاتی ادارے،  
 ایگریکلچر ریسرچ سسٹم حوالگی ایکٹ (1987) کے تحت زرعی یونیورسٹی پشاور کے حوالے کئے گئے ہیں (ضمم  
 نہیں کئے گئے ہیں)۔

ضمنی معلومات: سال 1984 میں یو ایس ایڈ نے TIPAN پراجیکٹ منظور کیا، جس کے تحت صوبہ سرحد میں زرعی تعلیم اور زرعی تحقیق کو مربوط کر کے زراعت کو فروغ دینا تھا، چونکہ TIPAN پراجیکٹ کا تقاضا تھا کہ ایگریکلچر ریسرچ کو یونیورسٹی کے ساتھ ضم کیا جائے، اس لئے صوبہ سرحد حکومت نے ایگریکلچر ریسرچ ایکٹ 1987 کے تحت نامکمل طور پر ضم کیا گیا، یعنی صرف حوالگی کی گئی اور ابھی تک زرعی ریسرچ سسٹم کے تمام ملازمین تصور کئے جاتے ہیں۔

(ب) ہاں دونوں کے کیڈرا اور سروس رولز جدا جدا ہیں۔

ضمنی معلومات: اسی ایکٹ میں شق نمبر 5 موجود ہے، جس کی رو سے زرعی سائنس دانوں کی ملازمت صوبہ میں نافذ سول ملازمین کے ایکٹ مجریہ 1981 نافذ العمل ہے، جس نے ان سائنسدانوں کی ترقی کے مواقع مسدود کر دیئے ہیں، جبکہ یونیورسٹی کے ملازمین کی سروس، یونیورسٹی کے اپنے وضع کردہ قانون کے تحت منظم کی جاتی ہے، یونیورسٹی کے اپنے قانون میں ترقی کے مواقع زیادہ ہوتے ہیں، جبکہ 1981 کے رولز زرعی سائنسدانوں کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہیں، جسکی تبدیلی وقت کا اہم ضرورت ہے۔

(ج) نہیں سروس سٹرکچر میں تفریق کی وجہ سے ترقی پانے میں مشکلات نہیں، بلکہ ریسرچ سسٹم کے اپنے سروس رولز میں کمی ہے، جس کا تدارک ضروری ہے۔

(د) اس ضمن میں پچھلی حکومت نے مختلف کمیٹیاں بنائیں جنہوں نے اپنی رپورٹوں میں اس صورتحال کو ٹھیک کرنے کے لئے تجاویز دیں، ان کمیٹیوں میں سے مندرجہ ذیل قابل ذکر ہیں:

(1) تشکیل درانی کمیٹی۔

(2) ایشیاء نیک ایگریوڈ پوپر ایسیویٹ لیمٹڈ (ڈاکٹر ظفر الطاف رپورٹ)۔

(3) اعظم خان کمیٹی۔

حال ہی میں گورنر سرحد نے اس صورتحال کے جائزے کیلئے ایک ٹاسک فورس کی منظوری دی ہے، جس نے اپنے کام کا آغاز کر دیا ہے ٹاسک فورس زرعی سائنسدانوں کے لئے ملازمت کے لئے ملازمت کے ایک ایسے فارمولے پر غور کر رہی ہے، جس میں قابل اور مخفی سائنسدانوں کو ترقی کے بہتر مواقع میسر آئیں گے، اس فارمولے کے تحت ہر سال سائنسدانوں کی کارکردگی کی جانچ پڑتال ہوگی اہل اور بہتر سائنسدانوں کو

اگلے سکيل ميں ترقي دي جائے گی، اس فارمولے کو کارکردگی کی بنياد پر ٹائم سکيل سروس سٹرکچر (Performance Oriented Time Sale Service Structure) کا نام ديا گیا ہے، اس فارمولے کو نافذ کرنے سے صوبے کے زرعی سائنسدانوں کی ملازمت ميں حائل مشکلات ميں کمی آئيگی۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپيکر صاحب! د دي سوال د (ب) جز په جواب کبني دوي مونبر ته ليکلي دي، چي د دي کيدر جدا جدا دے، زه وایمه چي په دي يونيورستي کبني دوه قسمه ايمپلائيز دي يو خو د هغوي خپل دي او دويم په کبني ريسرچ والا دي، په دي کبني چي خوک بهرتي کيږي نو يو ځائے بهرتي شي، يو قسم د هغوي کواليفيکيشن دي خو چي کوم د يونيورستي ايمپلائيز وي نو هغوي په پندرہ سال کبني بيس گريډ ته رسيدلے وي او کوم چي په ريسرچ سائيډ باندي لار شي نو هغه کسان جي د پچيس سال نه اوس هم هغه په دا گريډ کبني دي، بيا جي د دوي دا يوه خبره ده چي د دي پاره کميټي جوړے شوې دي، خبره دا دا سوالونه ورته په يو ځائے کومه چي منسټر صاحب ئے جواب راکړي، چي د دي د پاره کميټي جوړے شوې دي، په دي دويمه صفحه باندي دي، شكيل دراني کميټي، اعظم خان کميټي او اوس وائي چي گورنر صاحب ورته يو ټاسک فورس جوړ کړيدے، نو زما د معلومات مطابق خودے کميټي تراوسه پورے هيڅ نه دي کړي او د دي سره سره په دي بل کاغذ کبني چي هغه نوټيفيکيشن جاري شوې دے نو په هغې کبني دا وائي چي د دي تير کميټي دا رپورټ به مونبر واخلو او د دي په رنږه کبني مونبره Recommendations کوؤ او د دوي د پاره به سروس سټرکچر او په هغې کبني دوي ته د ريليف ورکولو د پاره کوششونه کوؤ، نو زه وایمه چي دا دومره کميټي جوړے شوې او په هغې باندي د دېصوبے په لاکهونو روپي خرچي راغله او اوس بيا يوبل ټاسک فورس جوړ شوې دے چي هغه به د دي د پاره، زه خو حيران يم جي چي دا احساس محرومي به د دي خلقو نه کله اوځي؟ نو د دي د پاره د منسټر صاحب به دا خوبنه نه وي چي دا کميټي خو ټولے فيل شوې دي چي د دے اسمبلئي يوه کميټي جوړه کړي هغه دے ايگريکلچر يونيورستي ته وردغه کړي چي په دي باندي فوري څه عملدرآمد اوشي۔

جناب سپیکر: جناب قاری محمود صاحب!

قاری محمود (وزیر زراعت): محترم سپیکر صاحب زمونہ معزز رکن مجلس ڈاکٹر ذاکر اللہ خان چہی کوم سوال کرے دے، تقریباً پہ حقیقت مبنی دے، او چہی مختلف وختونو کبہی د دہی د پارہ کمیٹی جوہے شوہی دی، خو خہ خاطر خواہ نتیجہ دہغہی نہ دہ راوتے او ماضی قریب کبہی گورنر صاحب یو کمیٹی، یو تاسک فورس قائم کرے دے چہی پہ ہغہی باندہی کار شروع دے، خو اوس ماتہ دا اندازہ لیگیدلے دہ او ما سائنسدانانو سرہ او ملگرو سرہ ہم دا مشورہ او کولہ او ہغوی وائی چہی پہ دہی باندہی کار روان دے او پہ آخری مراحلو کبہی دے، ان شاء اللہ د دہی نتیجہ بہ دے میاشت کبہی غالباً راوخی او پہ دہی باندہی بہ دا مشکلات حل شی۔

جناب سپیکر: جی ڈاکٹر ذاکر اللہ خان صاحب!

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب کہ منسٹر صاحب د دہی د پارہ خہ تائم ماتہ او بنائی چہی دو مرہ وخت کبہی بہ اوشی، میاشت کبہی اوشی دوہ کبہی اوشی نو بیا بہ ہلہ زہ مطمئن شم کہ داسی نہ وی نو پکار دہ چہی خپلے کمیٹی تہ ئے د حوالے کری، خپلے سربراہی کبہی دے ورلہ یوہ دغہ جوہہ کری جی۔

وزیر زراعت: ان شاء اللہ دا بہ زرتزرہ اوشی جی، وخت بہ زیات نہ اخلی۔

جناب سپیکر: Next سوال نمبر 151 ڈاکٹر ذاکر اللہ خان۔

\*151۔ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر زراعت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ سرحد میں تجزیہ اراضی، فصل اور باغات میں پودوں پر حملہ کرنے والے امراض کی تحقیق کے بارے میں لیبارٹریاں قائم کی گئی ہیں

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ زمین کے تجزیے کے نتیجے میں ماہرین کاشتکاروں کو فصل اور کھاد وغیرہ کے متعلق ہدایات دیتے ہیں، نیز امراض کی تشخیص کر کے کاشتکاروں کو مناسب دوائیاں تجویز کر کے علاج کے لئے مشورہ بھی دیتے ہیں



(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو تحصیل ادینزنی ضلع دیر (لوئر) ملاکنڈ ڈویژن میں گزشتہ تین سالوں کے دوران کتنے کاشتکاروں کو تجزیہ اراضی کے بعد فصل و کھاد وغیرہ اور امراض کے بارے میں جو ہدایات دی گئی ہیں، انکی تفصیل فراہم کی جائے؟

قاری محمود (وزیر زراعت): (الف) ہاں یہ درست ہے کہ صوبہ سرحد بشمول ملاکنڈ ڈویژن (زرعی تحقیقاتی مرکز مینگورہ، سوات) میں تجزیہ اراضی اور امراض و حشرات و فصلات کی تحقیق کے لئے فعال لیبارٹریز موجود ہیں، جن کو متعلقہ مقاصد کے لئے موثر طریقے سے استعمال میں لایا جا رہا ہے۔

(ب) ہاں یہ درست ہے کہ زمین کے تجزیے کے نتیجے میں ماہرین کاشت کار بھائیوں کو کھادوں کے استعمال کے متعلق ہدایات دیتے ہیں، نیز فصلات کے امراض کی تشخیص کر کے کاشتکاروں کو مناسب زرعی ادویات تجویز کر کے علاج کا مشورہ دینا معمول کی کارروائی کے طور پر کیا جاتا ہے، جن کے نتائج کافی حوصلہ افزا ہوتے ہیں۔

(ج) ضلع دیر میں فصلات کی ضرر رساں بیماریوں اور حشرات اور انکے موثر علاج سے متعلق مکمل زرعی تحقیقاتی مرکز مینگورہ، سوات پر کی گئی ہے اور کی جاتی ہے، اس تحقیق سے اخذ کردہ معلومات زمیندار بھائیوں کو زرعی تربیت کے دوران آسان اور عام فہم اردو میں لکھے گئے تربیتی کتابچوں کے ذریعے پہنچادی گئی ہیں اور زمیندار بھائیوں سے زرعی تحقیقاتی مرکز مینگورہ، سوات کے زرعی ماہرین سے اپنے زرعی مسائل کے حل کے لئے رابطہ رکھنے کے درخواست کی گئی ہے۔

پچھلے تین سالوں کے دوران ضلع دیر کے 748 کاشتکاروں کی زمینوں کا تجزیہ کیا گیا ہے، جن میں 30 نمونہ جات اراضی تحصیل ادینزنی کی زمینوں کے ہیں ان نمونہ جات اراضی کے تجزیے سے معلوم ہوا ہے کہ دیر میں تقریباً 50% زمینوں کا زمینی تعامل (Soil PH) تیزابی ہے اور اسی زمینوں پر چائے جو کہ ایک نئی فصل ہے کاشت کی جاسکتی ہے۔

دیر اور ملاکنڈ ڈویژن میں کاشتکاروں کی رہنمائی کے لئے مختلف فصلوں کے لئے منسلک سفارشات

مرتب کئے گئے ہیں، جو کاشتکار بھائیوں کو تربیتی کورس اور توسیع کارکنان کے ذریعے تقسیم کئے گئے ہیں۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب! دا خو ہم یوہ ډیر اہم سوال دے پہ دے کبہنی ہم دوی ځمونہ سرہ منلے دہ چے دد سے زمکے تجزیے کبیری او بیا مونہ۔

کاشتکارانو ته دهغې دکهاد اود مرضونو متعلق پمفلټې هم ورکوؤ او هغوې ته تربيت هم ورکوؤ او هغوې په دې باندي پوهه کوؤ هم، زه لږ د منسټر صاحب نه د دې ټپوس کومه چې دلته دوی دا کوم وضاحت چې ورسره کړيدے په تحصيل ادنيزی کبني يورپورت دوي تيار کړيدے چې ادنيزی د زمکے دوی Analysis کړيدے او په هفتے کبني ئے بنودلے دی چې دا زمکه د چايو د کاشت هم قابله ده ځکه چې دا Acidic ده، لږ شان جی زه د دې معلومات که تاسو لږ شان دا کوئسچن دغه کړئ دا ډير اهم کوئسچن دے، ځکه چې دوي بالکل زميندارو په تباھی پسے وی، وائی چې دا Acidic ده په دې دغه کبني ئے اولنے نمبر ورکړے دے، چې د چکدرے زمکه په ادنيزی کبني Acidic ده نو د دې پيچ ئے ورکړے دے جی چې دا چه دے خودا باقی که تاسو اوگورئ نو دا څه چې ده نو د چه نه په بره ده نو د چه نه پيچ بلاندي راخی نو دا Acidic ده خو چې په پورته راخی نو Alkaline ده نو چې دا Alkaline ده او دوی په مونږه باندي دغلته د چائے باغونه هم اولگوي نو دا خو زمونږه زمکے نورے هم تباہ و برباد کړئ، دويمه خبره دا ده جی چې دلته بله يوه خبره پکبني دا کوی چې زمونږه سره دا Organic matter چې دے دا په دې زمکه کبني %2.40 دے، دا جی چې چرته ډير زياته Hilly areas دی يا Thick forest دی نو هلته کبني دا زمکه %2.40 چې دے Organic matter کيدے شی خو زه حيران دايمه چې په ټول صوبه سرحد کبني زمکه %0.5 Organic matter دے، په ټول صوبه سرحد کبني زمکه %0.5 Organic matter ده او دوي ادنيزو کبني ماته اوبنائی چې %2.40 ده نو دا خو

بالکل----

جناب سپيکر: سپليمنټري کوئسچن پرے اوکړئ۔

ډاکټر ذاکر اللہ خان: دا سپليمنټري کوئسچن دے پرے جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپيکر صاحب! دا ممبر صاحب ډيره اهمه خبره کوي

تاسو لږ Silent شے----

ډاکټر ذاکر اللہ خان: دا سپليمنټري کوئسچن دے Fresh question خو نه دے۔

جناب عبدالاکبر خان: هغوي Proper arguments کوی د هغې Yield په دې Depend کوی چې زمیندار به خومره سره اوچوی کومه سره به اچوی دا خو ډیر Important question دے۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: دے سره به جی زه یوه خبره او کرم چې د یو ځائے نه Sample اغستے شوې دے او هغه د دوی ریسرچ سنتر ته تلے دے، بیا په هغې کبني، لکه درے Samples ے واغستل، یو زمیندار ته وائی چې ته به دے ته 80 بورئ سره اچوے، بل رپورت کبني وائی چې دیکبني به ته 50 بورئ اچوے، بل ته وائی چې په دې کبني به ته 120 بورئ اچوے نوزه حیران دا یمه، هغې سړی ورته او وئیل چې یره دا خو ما د یو ځائے نه راوړے ده خو درے سمپلے مے راوړے وے نو که دا نمونه حل وی نو بیا به مونږه د دې سره څه کوؤ چې د یو ځائے نه Simple اخلو او هغه مونږه ته درے مختلف رپورتونه را کوی؟ نو جی دا رپورت ے چې ورکړے دے، دا قطعاً غلط دے، زه وایمه چې دا منسټر صاحب د اکسان مونږه ته راوغواړی، دا خو مونږه د زمیندارو تباھی پسه دی۔

جناب سپیکر: جناب عبدالاکبر خان صاحب!

جناب حبیب الرحمان: جناب په دې باره کبني زما ضمنی سوال دے۔

جناب عبدالاکبر خان: په دې باره کبني زما سپلیمنټری کوئسچن دے۔

جناب سپیکر: جناب عبدالاکبر خان صاحب!

جناب عبدالاکبر خان: یو خو دا ده جی چې کله زمیندار ته Test کوی، Site testing څنگه چې دوی وئیلی دی په هغې کبني جی، په دې کبني خو نه د فاسفورس ذکر شته دے چې په دې زمکه کبني فاسفورس خومره دے؟ نه په کبني د پوتاش ذکر شته دے، نه پکبني د نائټروجن ذکر شوې دے، نو دا به آخر، دا چې د زمیندار له دا رپورت ورکړے دے نو هغه به په څه سوچ باندې په دې کارروائی کوی؟ مونږ خو په دې نه پوهیږو سپیکر صاحب چې د دې سوال کولو مطلب څه شولو، د دې مطلب څه شولو؟

جناب سپیکر: جناب حبیب الرحمان صاحب!

جناب حبیب الرحمن: زما جی پہ دے کبني دا ضمنی سوال دے، ڄمونڙه هلته ايگريکلچر والا چي دي، د دسترڪٽ ايگريکلچر والا، هغوي مونڙه ته هم دا وائي چي يره د مينگورے دا تحقيقاتی مرکز چي دے دا يوازے د يو خاص علاقے د پاره نه دے، مونڙه چونکه د ورجينا توييکو Growers يو، هلته کنبدا شه تاسوته معلومه ده چي 38 ارب روپي د ورجينا توييکو نه مرکز ته فائده ده نو مونڙه وائيو چي دا بونير د په ريسرچ دغه کبني هم Include کري، ځکه ڄمونڙه د زمکه، مونڙه خو غريبانان يو چي خصوصي سره مونڙه ته او بنائي که فاسفیت وي که سلفيت وي که نائيريت وي چي دهغي تجزيه او کري او زه منسٽر ته وایمه چي بونير ته هم تحقيقات شروع کري چي زمونڙه د خلقو بے ڄائے پيسے نه لگی۔

جناب سپيکر: منسٽر صاحب! ذاڪر الله خان سوال دے د عبدالاکبر خان سوال۔۔۔

قاري محمود (وزير زراعت): سوالونه خو ڊير زيات دي خو دوي به لږ گزاره هم کوي کنه۔

جناب سپيکر: او۔

وزير زراعت: عرض دا دے جي چي د دې د پاره چي کومه ليبارتري قائمه شوي ده مينگوره کبني نو په هغي باندي هم شايد د دوي اعتراض دے، چي يره سوات کبني ولے دا پکار ده، دا خو ڊويژن وائز پکار ده چي بونير هم د دې حصه ده او دا رنگے دير هم دهغي حصه ده، شانگله هم دهغي حصه ده خو چونکه دا مخکبني قائمه شوي ده مونڙه کوشش دا کوڙ چي په هره ضلعے کبني داسي ليبارتريانے او داسي ريسرچ سٽيشنے قائمے شي، نو د دې ليبارتريے دا فرض دي چي د هر يو ڄائے نه خاوره رااوچته کري او هغه Test کري، دا رنگے مختلف بوٽو باندي چي کوم کار کيري، هغه هم دغه ليبارتريے کبني دغه ريسرچ کيري، د دوي چي کوم سوال دے۔۔۔۔

جناب سپيکر: نه جي دوي وائي چي خاوره ئے د يو ڄائے نه اغسته ده او رپورٽ

چي کوم دے نو هغه مختلف Ratio باندي۔۔۔۔

وزیر زراعت: هغه به مونږه اوگورو که واقعی داسې خبره شوې وی نو دهغې تحقیق به اوکړو او د دوی د سوال مطابق به مونږه کوشش دا اوکړو چې آئنده داسې کار نه کوی۔

جناب سپیکر: جی ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: سپیکر صاحب! زه لږ غونډه دا کوم رپورټ چې دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: او د رپورټ د دې نه روستو جی، د دې نه روستو۔

جناب افتخار احمد خان جھگڑا: نه د دوی په حمایت کښې دا خبره کوم نو فائده ده

ور کښې۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: خه جی، جی۔

جناب افتخار احمد خان جھگڑا: دا کوم رپورټ چې دوی دلته کښې پیش کړے دے، دا Soil

analysis والا، دا صحیح دے، دے کښې خه دغه نه دے چې دا Incomplete

دے، دیکښې چې خه څیزونه پکار دی بحیثیت د یو زمیندار، مونږه ئے خپله هم

کوؤ نو هغه موجود دی، خو چې څو پورے د دوی دا خبره ده نو زما بذات خود

جهکړا کښې زمکه ده متینہ، متینہ وی کنه، هغه سره خاوره چې ورته مونږه وایو

نو ما Sample ورکړے وو، ماته چې زیزلټ راغے نو وائی چې دا ډیره شگلنه

ده، Sand دومره او فلانی دومره او فلانی دومره پاتے دلته Stress tool چې

دے PH د PH مطلب دا دے چې ته د چائیو کاشت پسه ځے چې 6% او دا نو

ځکه چائے خوتش نه دی د دې صوبے د پاره او آخر دے ملک کښې تاسو کومه

چائے کړئ؟ ما دے ټولو سوالونو کښې کتو، دا هم نشته دے چې دا کومه چائے

ده؟ دا Blending ده که دا کوم ده؟ تاسو ئے ایکسپورټ د پاره کړئ، ځان له

ئے کړئ، چې کومه چائے کیږی دا خو خورلے کیږی هم نه دلته، چې نن مانسپره

کښې کومه چائے ده، سوات کښې کومه ده، دا Blending د پاره ده، یعنی

اصلی چائیو کښې تاسو چائے Mix کوئ، یو خاص Say five percent,

We are mass producing, I نو percentage three percent, two percent

think چې سبا دهغې Marketing هم نشته او هیڅ ئے هم نشته دے نو د دوی دا

خبره تھیک ده، دوی وائی چھی اکثر دا Soil analysis دوی چھی واخلی نو  
 زما ریزلت عبدالاکبر خان له ورکری، د ده ریزلت مالہ را کری Otherwise I  
 think this is actually correct chart چھی کوم دوی Present کریده۔

جناب سپیکر: قاری محمود صاحب!

وزیر زراعت: د چائیو دا پروگرام جی پہ اولہ مرحلہ کبھی دے او دے بانڈی  
 کارروان دے، خکھ چھی وخت ئے کم شوې دے نو دابہ ان شاء اللہ چھی دغه به  
 شی، مانسہرہ کبھی دے پلانٹ چھی کومے شنکیاری کبھی دے پہ ہغھی د دوی  
 خبرہ، د معزز رکن خبرہ خو چونکہ ابتدائی مراحل دی چھی خہ وخت اوخی او د  
 چائے کاشت زیات شی، دہغھی د پارہ به پلانٹ اولگی او مختلف قسمونہ به  
 تیاریری چھی ہغہ به دملک د پارہ مفید وی، تھیک ده جی۔

Mr. Speaker: Next.

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: سپیکر صاحب! پہ دیکبھی، زہ خو حیران پہ دې یم چھی دا خنگہ  
 رپورٹ ئے را کرے دے؟ نوزہ خو پہ دې رپورٹ پورے انبنتے یم چھی دوی مونبرہ  
 تباہ کوی بالکل، زمونبرہ زمکے تباہ کوی، پہ دیکبھی دا یوہ خبرہ لیکھی چھی دا  
 سرہ چھی ده نو دا PBM بانڈی دوی دغه کوی، PBM خو زہ یوہ  
 Terminology ده چھی پہ 1986-85 کنبدا ختمہ شوې ده، ہغہ اوس Micro  
 gram, per gram دغه کیری، دوی اوس ہم ہغہ، د دوی خپل شے ټول غلط  
 دے، دے سرہ دا رپورٹ ټول غلط دے، نوزہ وایم چھی کم از کم ددغه کسانونہ  
 خو دا ټپوس او کرے شی کنہ، دا خو یواھے ادینزی نہ تباہ کوی، ټول ضلع دیر او  
 صوبہ سرحد تباہ کوی، چھی دا غلط رپورٹونہ راخی خونہ خمونبرہ بوتی جوگہ  
 کیدے شی ہلتہ او نہ زمونبرہ فصلونہ تھیک کیدے شی، زمونبرہ ایگریکلچر لینڈ  
 دے، ټول دارومدار پہ دې بانڈی دے، دا خمونبرہ تباہی طرف تہ بیائی پکار  
 ده چھی منسٹر صاحب د دې کسانونہ بازپرس او کړی، دا کمیٹی تہ را او غواړی،  
 دے پسے انکوائری او کړی چھی دا ولے دومرہ غلط رپورٹ ئے اسمبلی تہ  
 ورکړے دے؟

وزیر زراعت: جناب سپیکر صاحب! ددوی خبرہ زہ ورته غلطہ او صحیح خکھ نہ  
 شم وائیله خو تحقیق به مونبرہ او کړو کہ چرے واقعی دا غلطہ وی نو مونبرہ به

دھغی معلومات او کپرو او دھغی حل کولو بہ مونزہ کوشش او کپرو او آئندہ د پارہ بہ بیا صحیح رپورٹنگ کوی او دارنگے بہ صحیح تجزئے کوی۔

جناب سپیکر: د دوی مطلب دا دے چہ قاری صاحب وائی چہ ہسہ نہ لکہ دوی خپل پلاٹ پریردی او زمیندار سرہ خبرہ او کپری او زمیندار پلاٹ دغہ کپری او کاغذ ترے چا پیرہ کپری، دغہ پرے اولگوی چہ او وائی چہ دا زمونزہ پلاٹ دے کنہ، نو وائی چہ بہ بہر حال پہ دغے خبرو لبز نظر او ساتہ، سوال نمبر 153 جناب فرید خان صاحب، Not present۔ سوال نمبر 154 ڈاکٹر ڈاکر اللہ خان صاحب۔

\*154۔ ڈاکٹر ڈاکر اللہ خان: کیا وزیر زراعت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ملاکنڈ ڈویژن میں چائے کی کاشت کو تجربہ کامیاب رہا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ کاشتکاروں نے چائے کی کاشت شروع کی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کیا حکومت مقامی کاشتکاروں سے چائے کی پیداوار خریدنے اور پراسینگ کے لئے اقدامات کر رہی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

قاری محمود (وزیر زراعت): (الف) ہاں یہ درست ہے کہ ملاکنڈ ڈویژن میں ضلع سوات، شانگلہ اور دیر کی زمین اور آب و ہوا چائے کی کاشت کے لئے موزوں ہے۔

(ب) ہاں یہ بھی درست ہے کہ کاشتکاروں نے چائے کی کاشت شروع کی ہے۔

(ج) چائے کا پودا لگانے کے چار سال بعد تقریباً % 45.55 اور پانچ سال کے بعد % 100 پیداوار دینا شروع کر دیتے ہیں، ملاکنڈ ڈویژن میں چائے کی کاشت سال 2000-1999 سے شروع ہوئی اور اب تک ضلع سوات میں تقریباً بیس ایکڑ، ضلع شانگلہ میں ایک ایکڑ، اور ضلع دیر میں پانچ یا چھ ایکڑ رقبے پر چائے کے باغات لگائے گئے ہیں، ان باغات میں تقریباً چار تا پانچ ایکڑ چائے کے باغات اس سال سے چائے پیدا کرنے کے قابل ہو گئے ہیں، جبکہ باقی بیس ایکڑ سال 2004 سے پیداوار دینے لگیں گے، حکومت اس تجویز پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے کہ مختلف علاقوں میں چائے کے بنانے کے چھوٹے چھوٹے یونٹ / کارخانے قائم کرے، لیکن چونکہ اس وقت چائے کا زیر کاشت رقبہ بہت کم ہے، کیونکہ ایک کارخانے کے لئے کم از کم پانچ سو ایکڑ چائے کے باغات ہونے چاہیں، ملاکنڈ، ہزارہ ڈویژن اور قبائلی علاقہ جات میں چائے کی موزونیت

کی وجہ سے صوبائی حکومت نے جولائی 2000 میں ٹی ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ سیل بنانا ہے تاکہ چائے کی کاشت کو جلدی وسعت اور ترقی دے اور چائے بنانے والے کارخانے لگوائے جائیں تاکہ ملکی کثیر زر مبادلہ بچاسکے اور دوسری طرف ملائڈ، ہزارہ ڈویژن اور قبائلی علاقہ جات کے دور آفتادہ اور پسماندہ علاقے چائے کے کاشت اور کارخانوں سے مستفید اور خوشحال ہو سکیں۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب! پہ دے کنبخو ڍیرہ غتہ خبرہ نشته، جھگرا صاحب ہم پہ دے خبرہ او کپہ خوزه دا وایم چے یرہ دوی د چائے د پارہ دغه خائے منتخب کرے وو، دوی د (ج) پہ جواب کنبے وائی چے مونبرہ دغلته پہ یو بیس ایگر باندبد چائے باغات لگولے دی خوزه دا وایم چے یرہ Sunflower دلته راوتو او بیا د هغے د پارہ د Marketing انتظام نه وو او هغه دلته ناکامه شو، دغه شان پہ بیس ایگر خو کار نه کیبری خکه چے خلور کاله یا پینخه کاله پس به دا د پیداوار قابل کیبری نو دا بیس ایگر او دوی دلته وائی چے د پانچ سو ایگر پورے مونبرہ باغات نه وی لگولے نو مونبرہ ورته پلانٹ نه شو لگولے، د بیس ایگر نه چے کوم Production اوخی نو د هغے د پارہ منسٹر صاحب خه داسے انتظام کرے دے چے یرہ دغه خلقو ته خه لبر غوندے ریلیف ملاؤ شی او هغه نور خلق هم ددغه نه خه ایزده کرے او هغوی هم باغات اولگوی او دے صوبے ته خه فائده ملاؤ شی؟

جناب سپیکر: جناب قاری صاحب!

وزیر زراعت: جناب سپیکر صاحب! دا بیس ایگر پہ حواله سره چے خه پورے د کاشت پیداوار سیوا شوے نه وی نو غت پلانٹ، د هغے نه وړاندے خمونبره سره مانسهره کنبے یو وړوکه پلانٹ دے، په هغے مونبره خبره کرے ده چے هغه به مونبره را او غوار و او په هغے به کار شروع شی خو چے لبر پیداوار، کال دوه کاله پیداوار ورکول شروع کرے، د هغے نه روستوان شاء الله۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: زما سوال دا دے چے کله دا پیداوار شروع شی نو دا به زمیندار

مانسهره ته رسوی کنه؟ منسٹر صاحب به ددوی ډیپارٹمنٹ به۔۔۔۔



وزیر زراعت: نہ ان شاء اللہ مونبرہ د دہی ذمہ واری اغستے دہ، د پپار تمننت د دہی ذمہ وار دے، چہ کلہ پپداوار کامل شی او حدتہ اور سپری او پپداوار ورکول شروع کری د ہغہی د پارہ بہ د پلانٹ بندوبست او کرے شی۔  
ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: دیرہ مہربانی۔

جناب سپیکر: Next سوال نمبر 161 جناب ڈاکٹر ذاکر اللہ خان، زما پہ خیال پہ فارست بانڈی او پہ ایگریکلچر بانڈی جوڑے لگیدلے یئی۔

\*161۔ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر زراعت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ سرحد میں کمرشل پرائیویٹ نرسریاں کاشتکاروں کو باغات وغیرہ کے لئے قیمتاً پودہ جات فراہم کرتے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پرائیویٹ نرسریوں پر حکومت کا کوئی کنٹرول نہ ہونے کی وجہ سے مخصوص قسم کے پودہ جات حاصل کرنے کے لئے کوئی گارنٹی نہیں دی جاتی؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ غلط اقسام کے پودہ جات لگوانے سے کاشتکاروں کے سالوں کی محنت راہگاہ چلی جاتی ہے اور انکونا قابل تلافی نقصان پہنچتا ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت کاشتکاروں کو باغات لگوانے کے لئے مخصوص قسم کے پودے گارنٹی کے ساتھ فراہم کرنے کے لئے پرائیویٹ نرسریوں پر کنٹرول کے لئے

اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

قاری محمود (وزیر زراعت): (الف) ہاں یہ بالکل درست ہے کہ صوبہ سرحد میں کمرشل پرائیویٹ نرسریاں کام کرتے ہیں، کاشتکاروں کو باغات لگانے کے لئے قیمتاً پھلدار پودے فراہم کرتے ہیں۔

(ب) یہ بھی بالکل درست ہے کہ پرائیویٹ نرسریوں پر حکومت کا کوئی کنٹرول نہیں ہے، اس لئے پھلدار پودوں کی کوئی گارنٹی نہیں، کیونکہ زیادہ تر پرائیویٹ نرسریوں کے ساتھ مادری پودوں کے باغات نہیں

ہوتے ہیں، جو بھی پودے ان کے ہاتھ آجائے لگا کر فروخت کرتے ہیں۔

(ج) ہاں یہ بھی درست ہے کہ غلط پودوں کی اقسام لگانے سے کاشتکاروں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچتا ہے اور اسکی سالوں سال محنت بھی راہگاہ جاتی ہے اور کاشتکاروں کی حوصلہ شکنی بھی ہوتی ہے۔

(د) حکومت کاشتکاروں کو باغات لگوانے کے لئے مخصوص قسم کے پودے گارنٹی کے ساتھ فراہم کرنے کے لئے پرائیویٹ نرسریوں پر کنٹرول کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔  
باغات کی سرٹیفیکیشن (تصدیقی) سکیم۔

تجارتی پیمانے پر باغات لگانے کے لئے اعلیٰ کوالٹی کے صحت مند پودہ جات کی سپلائی انتہائی ضروری ہے، کیونکہ یہ یکساں اور اچھی قسم کے پھل کے حصول کے ساتھ باغات کی پیداواری صلاحیت کو بھی بڑھاتی ہے، ہمارے ملک میں بد قسمتی سے یہ پودے کسی ایسے عمل سے گزارے نہیں جاتے، جس سے انکی اصلیت (Trueness) اور بیماریوں حفاظت یقینی بنائی جاسکیں، اس وجہ سے نہ ہمارے پھلوں کی صنعت میں کمی آئی ہے، بلکہ ہم اپنی فن باغبانی کو صحیح طور پر استعمال کرنے سے بھی پیچھے رہ گئے ہیں، یہ امر تقاضا کرتی ہے کہ ہم پھلدار پودہ جات کی ایک ایسی تصدیقی سکیم کا آغاز کریں جو کاشتکار بھائیوں کے لئے نقائص سے پاک لیبل شدہ اور اعلیٰ نسل کے پودوں تک رسائی ممکن بنائے۔  
موجودہ صورتحال:

پودہ جات کی موجودہ سپلائی سسٹم کو چشمہ (Bud) پیوند (Graft) اور روٹ سٹاک (Rootstock) جیسے ضروری مواد کے انتخاب اور ادارک نہیں، نرسری سٹاک کے اس ظالمانہ پیداواری اور تقسیم نے فروٹ سیلٹر کو بڑا نقصان پہنچایا ہے، یہ بات مشاہدے میں آئی ہے کہ کاشتکار مقامی نرسریوں سے ایسے پیوند شدہ پودے خریدتے ہیں، جو کئی سال گزرنے کے بعد پھل توڑتے وقت معلوم ہو جاتے ہیں کہ یہ اصل قسم نہیں ہے، اسکے علاوہ ان نرسریوں کے پودے نہ صرف بیمار زدہ، بلکہ خراب قسم کے بھی ہوتے ہیں۔  
پھلدار پودہ جات کی تصدیقی سکیم کا آغاز:

فروٹ نرسری کو موجودہ حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے فیڈرل سیڈ سرٹیفیکیشن اینڈ رجسٹریشن دیپارٹمنٹ نے زرعی تحقیقاتی مرکز مینگورہ اور پاک / سونس پراجیکٹ فارہار لیگلچرل پروموشن کے تعاون سے ملک میں پہلی بار 1996 میں (پھلدار پودہ جات کی تصدیقی سکیم) کا آغاز کیا، اس سکیم کی بنیاد جدید سائنسی تحقیق پر رکھی گئی ہے اور اسکا مقصد پبلک اور پرائیویٹ سیلٹرز کے اشتراک سے کاشتکاروں کو بیماریوں سے پاک اعلیٰ نسل کے معیاری پودے مہیا کرنا ہے، یہ سکیم خریدار کو کوالٹی کی ضمانت فراہم کرنے اور نرسری گرووز کے

مفادات کے تحفظ یقینی بنانا ہے، فروٹ انڈسٹری کی ترقی کے اس ابتدائی منصوبے کی کامیابی کو مد نظر رکھتے ہوئے اسے صوبے کے باقی حصوں تک پھیلا یا گیا اور اب زرعی تحقیقاتی ادارہ ترناب اور ڈیرہ اسماعیل خان میں بھی پھلدار پودوں کی سرٹیفیکیشن (تصدیقی) سکیم پر پراجیکٹ کے تعاون سے کام شروع کیا ہے، چونکہ PHP پراجیکٹ ختم ہونے والا ہے، اس لئے اس کام کی ذمہ داری شعبہ زرعی تحقیق اور FSCRD کے سر ہوگی۔

سرٹیفیکیشن سکیم کے مقاصد:

یہ تصدیقی سکیم نجی شعبہ کے زسری کوسیب، ناشپاتی، چیری، الوچہ، خوبانی، امردو، لوکاٹ، پلچی، کھجور، بیر، فالسہ اور مالٹے کے خاص طور پر لیبل شدہ اور تصدیق شدہ پودہ جات کی پیداوار اور تقسیم کے قابل بنائیں گی، منصوبہ کے اہم مقاصد یہ ہیں۔

- \* منتخب سائن اور روٹ سٹاک کی رجسٹریشن۔
- \* تصدیق شدہ پودہ جات کی پیداوار اور تقسیم کے لئے زسریوں کی رجسٹریشن۔
- \* شعبہ زرعی تحقیق (ARS) کی وساطت سے فاؤنڈیشن اور ملٹیفیکیشن (Multiplication) بلاکس کا قیام۔

\* سکیم کے رکن زسری گورز کے ساتھ تکنیکی اور ریگولیٹری تعاون۔

سکیم کی عملدرآمد کی حکمت عملی:

سرٹیفیکیشن سکیم باہمی تعاون کا پروگرام ہے، جس میں شامل ادارے یہ ہیں۔

\* ایگریکلچرل ریسرچ سسٹم (ARS)۔

\* فیڈرل سیڈ سرٹیفیکیشن اینڈ رجسٹریشن دیپارٹمنٹ (FSCRD)۔

\* نجی شعبہ کی رجسٹرڈ زسریاں۔

اس سکیم کے تحت اچھی کوالٹی کے اعلیٰ نسل کے پودے (ضمانت کے ساتھ) بیاکن، مٹھ، سوات، شیرخانہ ملاکنڈ ایجنسی اور کزنڈانی ڈیرہ اسماعیل خان کے فاؤنڈیشن (مدد) اور ملٹیفیکیشن (تقسیمی) بلاکس میں لگائے گئے ہیں، ایگریکلچرل ریسرچ سسٹم اسکی دیکھ بھال کا ذمہ دار ہوگا، مورثی خاصیتوں کو برقرار رکھنے اور بیماریوں

سے بچاؤ کے لئے ان پودوں کا خاص خیال رکھا جائے گا، یہ بلاکس مکمل پودوں کی پیداوار کے لئے رجسٹرڈ نرسریوں کو سائن (Scion) اور روٹ سٹاک (Rootstock) کی فراہمی کا ذریعہ ہونگے، رجسٹرڈ نرسریاں آگے سے کاشتکاروں کو پودے فراہم کریں گے، یہ تمام چیزیں بشمول فاؤنڈیشن بلاک، Mortification بلاک اور مکمل درختیں FSCRD اور ARS کے زیر نگرانی تیار ہوں گی۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: ایگریکلچر سرہ سرہ صحیح دہ خودا جدا خبرہ دہ چہ زہ پہ دہی ستومانہ نہ یم، شکر پرے ادا کوم چہ ما ایم بی بی ایس کہے دے خو ورسرہ ورسرہ زہ Basically یعنی بنیادی طور یو زمیندار یم زما د ایگریکلچر او فارسٹ سرہ پخپلہ باندہی یرزیات شوق دے نوپہ دہی وجہ باندہی زہ پہ دیکنبہی یرہ دلچسپی اخلم، زہ دا کوم سوالونہ چہ دقاری صاحب نہ کوم نو دا کومے نرسری چہ دی نوپہ ضلع یر کنبہی نہ، بلکہ پہ صوبہ سرحد کنبہی ٲول باغونہ چہ ٲومرہ لگی نو د دہی پرائیویٹ نرسرونہ لگی، دوئی د ٲولو جوابونہ مالہ راکری دہی، "جی ہاں یہ بالکل درست ہے"، "ہاں یہ بالکل درست ہے" دا ٲول چہ خہ ورتہ ما وئی لے دہی، وائی چہ دا ٲول درست درست وی، نو چہ دا ٲول ہر خہ درست دہی، لکہ زہ ورتہ وایم چہ یرہ دا غلط بوتہی راعی، ہغہ چہ کلہ زمیندار پرے خواری اوکری، پہ ہغہی باندہی خرچہ اوکری، پہ ہغہی باندہی دہغہ یر زیات وخت ضائع شی، پنخہ کال پس ہغہ د پیداوار قابل شی، چہ د پیداوار قابل شی نو ہغہ بیا ہغہ Type نہ وی، لکہ چہ کوم سہری اوہے وی دلته د نرسرونہ، نوپہ دہی نرسرو باندہی Check ولے نشتہ؟ زہ وایم چہ د دوئی پہ دہی نرسرو باندہی خہ Check وے چہ زمیندار و تہ ٲہیک بوتہی ملاؤیدے، دہغوی وخت بہ ہم نہ ضائع کیدو، دا د دہی ملک او قوم فائدہ دہ، ٲہیک دہ چہ ذاکر اللہ پکنبہی ذاتی طور ہم دغہ فائدہ وی چہ زمیندار دے او چرتہ یو باغ بہ خان لہ لگوی خو زہ وایم چہ یرہ دا غلط بوتہی ورکول، دا خو انتہائی ظلم دے، پہ 1993 کنبہی سپیکر صاحب دا کونسنجن ما کہے وو چہ پہ دہی نرسرو باندہی تاسو Check ساتی بہ او کہ نہ؟ پہ ہغہ ٲائم کنبہی ہم ماتہ یقین دہانی ملاؤ شوہی وہ چہ یرہ دے باندہی بہ مونہر۔ Check ساتو، خو ترننہ پورے Check نشتہ او اوس بیا وائی چہ مونہر۔ ورتہ دلته پہ کمیٹی جوہر وو او پہ ہغہی بہ عمل درآمد کوؤ، نو دا خود دہی صوبے خبرہ دہ

او د دوئی په وس کښې ده نو پکار ده چې په دې نرسرو باندې یو Strict check د پاره څه کارروائی او کړئ۔

جناب سپیکر: جی قاری صاحب!

وزیر زراعت: جناب سپیکر صاحب! دا ډاکټر صاحب خبره۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس مطالبه ئه او کړه او تاسو۔۔۔۔۔

وزیر زراعت: او مطالبه ئه او کړه او انشاء الله منظور پری به د Check ساتلو د پاره۔

جناب سپیکر: تهپیک ده، بس صحیح شو، Check به ساتی ان شاء الله۔

جناب قربان علی خان: سپیکر صاحب! زه د ډاکټر صاحب حمایت کوم ځکه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: قربان خان!

جناب قربان علی خان: زه د خپل کلی یو زمیندار یم او ریسرچ دغه کښې مونږه ته هډو څه وی نه، مونږه د پرائیویټ نرسریانو نه هر څه اخلو او د ریسرچ نه ما یو ځل غلطی کړې وه، ماته ئه یو سیوراکړه وو، شل جریبه مے کرلے وو، لس کاله پس NRC راته اووے چې دا په اسرائیل کښې ډیر بنه کیږی، دلته زمونږه یو منسټر وو د نوبنار، هغه دا دغه کړئ وو نو شل کاله پس ماته پته اولگیده چې هغه سیو څه هغه ماته هغه کاغذیان هم اونکړل۔

جناب سپیکر: قاری صاحب وائی چې اوس به داسې غلطیانے نه کیږی۔

جناب قربان علی خان: نو قاری صاحب دے اوس راغلی دی، هغه دوی په خپل نوټس کښې اغسته دی نو مونږه به دا خواست کوؤ چې دوی د په دیکښې ډیر زیات کوشش او کړئ، ځکه چې مونږ زمیندار گورئے تباہ یو۔

جناب حمشید خان: زما یو ضمنی سوال دے په دې باره کښې۔

جناب سپیکر: حاجی صاحب!

جناب حمشید خان: زما دا عرض دے چې څنگه په دې فارست کښې زمیندار نرسری لگوی او فارست ډیپارټمنټ ورسره تعاون کوی نو په ایگریکلچرل کښې داسې

نه شي کيدے چي دا کوم ميوه دار بوتی دی، زميندار د دي نرسري اولگوي او  
د زراعت محکمه ورسره تعاون او کري؟

وزير زراعت: جي زميندار ورسره خودا محکمه تعاون دا کوي----

جناب سپيکر: تجويز راغے، تجويز راغے، غور به پريے او کري۔

وزير زراعت: نه تعاون ورسره کوؤ جي، Concession rate باندي ورله بوتی  
ورکوي، ريت ورله کم ورکوي۔

جناب افتخار احمد خان جھگڑا: جناب دے د پارہ دا Fruit and Vegetable

Development Board، جور شوې وو، دنيا چي ترقي کوي کنه، دلته کبني  
ايگريکلچرل کبني انجنيئرنگ ختم شو Fruit and Vegetable Development  
Board ختم شو، ADA ختم شول او وائي چي دا زمونږه Back bone دے او  
Budgetary allocation ئے خه دے؟ چي کوم شل کاله مخکبني وو، دهغي لسمه  
حصه هم نه دے، مونږه ئے کم کوؤ، زما خيال کبني Back bone نه مونږه Tail  
bone ته شو نو مهرباني دے او کولے شي چي %90 نه سيوا خلقو دارو مدار په  
ايگريکلچرل باندي دے، دے راتلونکي بجت کبني د منسٽر صاحب، چيف  
منسٽر صاحب د حکومت ديکبني به ئے مونږه پوره پوره حمايت کوؤ، چي  
ايگريکلچرل سيکٽر باندي----

جناب سپيکر: د جهگرا صاحب----

جناب افتخار خان جھگڑا: Out lay زيات کري او دا ډيپارٽمنٽ ئے چي کوم ختم کړو نو  
پخوا به يو سرجن ډاکټر وو، هغه به آپريشن کولو او يو به فزيشن وو، اوس د  
سترگے بيل دے، د ENT بيل دے، د خرمنے بيل دے، دوي واپس لارل چي نه يو  
به سرجن او يو به فزيشن وي، يعني هغه Specialized fields ئے ايگريکلچرل  
کبني ټول ختم کړل، نو زما دا ریکونست دے ستاسو په وساطت سره، د ايوان په  
وساطت سره حکومت ته چي دے راتلونکي بجت کبني خدائے د پارہ تاسو دا  
Consider کړي، دے باندي خان مه خوشحالي چي مونږه تائيفان شروع کړو نو  
نيم مونږه هغه خوا لارو او نيم ديخوا پاتے شو، نه ادھر کے رھے نه ادھر کے رھے،

زمیندار د دې صوبے تباہ و برباد شو نو منسٹر صاحب چپي دے I think he will use his good offices Insha'Allah مونږ ته پته ده، دے به ان شاء الله دیکښې کار کوی او مرنږه به ورسره مدد کوؤ که لار ورته بیوروکریټ نه بنائې نو مونږه به ورته بنایو دا هوم ورک به ورله کوؤ خو دوی دے مخکښې توره اووهی، په کیښت کښې د څه لاره جوړه کړی۔

جناب سپیکر: سراج الحق صاحب۔

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر): بسم الله الرحمن الرحيم! د زراعت د حوالے سره ښه کافی سوالات او شو او دا د دې خبرې ښه هم ده چې مونږه په ممبرانو کښې اکثریت دوه شعبے سره تعلق لری او قاری محمود صاحب زمونږه وزیر زراعت خپله باندې هم پوښه زمیندار دے او د سوات۔۔۔۔

جناب سپیکر: منږه ده۔

سینیئر وزیر: سره تعلق لری، او د منږو خو دے پخپله سپشیلست دے نو محترم رکن چپي کوم د منږو په باره کښې کوم شکات پیش کړو او په دومره لویه زمکه باندې تاسو منږے کرلے دی، نو هسې که تاسو د سوات د خلقو سره په دې کښې دا خپل تجربات Share کړئ نو بیا به انشاء الله تعالیٰ دا دغه نه کیری، او دویمه د دوی د طرف نه چې ماته کوم خبره رارسیدلے ده هغه ده چې قاری محمود صاحب ولے په دې چائے باندې غټه توجه ورکړې ده او هم د هزارے د چائیو باغاتو د فعال کولو د پاره خو پخپله په ملاکنډ دویژن کښې ئے ډیرے علاقے دوی د چائیو د کاشت د پاره منتخب کړی دی او زمونږه د زرمبادلې یو لویه حصه دا د دې چائیو نذر کیری، مخکښې هم یوه سروے شوې وه، دهغې مطابق په پاکستان کښې روزانه خلق د یو ارب روپو چائے استعمالوی او مسلسل زمونږه نه دا زرمبادلې بهر ته روانه ده نو دا به صوبه سرحد د پاره څنگه چې پرون محترم بلور صاحب هم وئیلے وو چې الله پاک صوبه سرحد ته یو ډیر لوی دولت ورکړے دے او دا د دې خبرې ښه ده، چې خدائے په مونږه مهربانه دے، د زمکه نه بلاندې خدائے پاک دولت را کړے دے او زمکه هم زمونږه زرخیزه ده، موسم ډیر ښه دے او اوبه هم ډیرے دی، لهدا که مونږ صلاحیت او صالحیت

د دې دواړو صحیح استعمال او کړو نو کیدے شی خدائے پاک مونږه د پردی غمونہ او د دې پردو چائیونہ او د درآمد نہ خلاص کړی، انشاء اللہ قاری محمود صاحب به زمونږه دارمان پوره کړی۔

جناب سپیکر: Next سوال نمبر 185 جناب پیر محمد خان صاحب۔

\*185۔ جناب پیر محمد خان: کیا وزیر زراعت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے زراعت کے فروغ اور زمینداروں کو سہولت باہم پہنچانے کے لئے ایک سکیم، جس میں زرعی زمینوں کو کام میں لانے کے لئے بلڈوزروں کی فراہمی کی جاتی تھی، شروع کی تھی؟

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکیم کو اب بند کر دیا گیا ہے

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کیا مذکورہ سکیم کو حکومت دوبارہ جاری کرنے کے لئے تیار ہے، نیز ضلع سوات، شانگلہ، بونیر، دیر، چترال اور ملاکنڈ ایجنسی میں موجود بلڈوزروں کی تعداد بمعہ سٹاف کی تفصیل فراہم کی جائے؟

قاری محمود (وزیر زراعت): (الف) جی ہاں، سال 1954 میں ناقابل کاشت زرعی اراضی کو ہموار کر کے زیر کاشت لانے کا ایک منصوبہ شروع کیا گیا تھا، آغاز کار میں اس مقصد کے لئے ٹریکٹر استعمال کئے گئے، تاہم 1954 میں اور بعد ازاں یہ کام بلڈوزروں کے ذریعے کیا جاتا رہا، جو کہ مالک زمین کو کرائے پر فراہم کئے جاتے تھے۔

(ب) مالی سال 2000-01 کے دوران زرعی انجینئرنگ کی تنظیم کرتے ہوئے صوبائی حکومت نے محکمہ ہذا کے دو دفاتر بمقام ترناب (پشاور) اور ڈیرہ اسماعیل خان کے علاوہ دیگر تمام دفاتر اور ورکشاپیں بند کر دی ہیں، اس طرح مذکورہ دو مقامات کے سوا صوبے کے دیگر اضلاع میں محکمہ ہذا کی وساطت سے بلڈوزروں کی فراہمی بند ہو چکی ہے۔

(ج) جی نہیں، مذکورہ اضلاع میں شعبہ زرعی انجینئرنگ کا کوئی بلڈوزر موجود نہیں ہے، تاہم وہاں کی ضلعی حکومتوں کو جولائی، اگست 2001 میں جو بلڈوزر اور عملے زرعی انجینئرنگ سے منتقل کیا گیا تھا، اسکی تفصیل درج ذیل ہے۔



نمبر شمار	نام ضلع	تعداد بلڈوزر	تعداد عملہ
1-	سوات	3	8
2-	شانگلہ	-	-
3-	بونیر	3	8
4-	دیر	3	8
5-	چترال	3	8
6-	ملاکنڈ	3	8

جناب پیر محمد خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، سپیکر صاحب! دوی ورسره پہ دہی بل Page two باندہی، پہ Page two باندہی یو لسٹ ورکریے دے، د زرعی مشینری بارہ کبھی ترے تپوس کرے دے نو اول کبھی خود دوی دا وائی چہ یرہ دا مشینری ختمے شوہی دی او صرف پہ ترناہ کبھی او پہ دہی آئی خان کبھی شتہ او نور خایونو نہ مونبرہ ختمے کرئی دی، لکہ خنگہ چہ ہغہ ذکر او شو، ہغہ تفصیل کبھی خونہ عم خو کم از کم دا خبرہ دہ چہ پہ دہی صوبہ کبھی %70 زمینداری، پہ تہول ملک کبھی او پہ دہی صوبہ کبھی مونبرہ زیات زمیندار یو، خکے زمونبرہ د آمدن ذریعے نورے شتہ نہ او کارخانے ہم نشتہ، مخصوص لہ خلق دی چہ دہغوی کارخانے دی، نو دوی وائی چہ د بلڈوزر ولسٹ ورکریے دے نو پہ شانگلہ کبھی یو بلڈوزر ہم نشتہ، تا سو پہ دہی بل Page او گورے یو خودا دہ چہ زمونبرہ د شانگلہ خہ جرم خوماتہ نہ بنکاری، صرف دا پسماندگی کہ زمونبرہ جرم وی چہ مونبرہ پسماندہ یو نو دا خو بیلہ خبرہ دہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شانگلہ کبھی وائی چہ یو بلڈوزر ہم نشتہ۔

جناب پیر محمد خان: گنی نو پکار خودا دہ چہ مونبرہ تہ دے ہم بلڈوزرے راکری، نو زما دا سوال دے چہ آیا دوی شانگلے تہ بلڈوزر کبھی خہ ورکولو تہ تیار دی؟ او کوم ورکشاپونہ چہ بند شوہی دی، دے راتلونکی بجت کبھی دا بہ دوبارہ بیا کھلاؤ کرئی چہ زمینداری ترقی او کرئی؟

جناب سپیکر: جناب قاری محمود صاحب۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب! زما ضمنی سوال دے پہ دے بارہ کبھی، دوئی ورکھے دی چہ پہ دیر کبھی درے بلڈوزے دے آیا دوی دا وائیلے شی چہ ہغہ درے بلڈوزے اوس روغے دی، پہ Function کبھی دی او کنہ؟ زما د معلوماتو مطابق خو ہغہ پہ Function کبھی نہ دی او ہغہ خرابے دی، نو دہغی د تھیک کولو د پارہ د دوئی خہ حکمت عملی او خہ پروگرام شتہ او کہ نہ؟

جناب سپیکر: قاری محمود صاحب!

جناب شاہرازاخان: جناب سپیکر صاحب! دغہ معاملہ د ملاکنڈ ہم دہ، د ملاکنڈ د پارہ ئے درے بلڈوزے لیکلٹی دی، نو ہغہ درے بلڈوزے ہم پہ ورکنگ حالت کبھی نہ دی، نو چہ د دہی ہم منسٹر صاحب خہ لہر وضاحت او کړی او د دہی د پارہ د فنڈز اعلان ہم او کړی۔

قاری محمد عبداللہ: جناب سپیکر! ضمنی سوال زما دا دے، چترال، ملاکنڈ او پہ دیر کبھی خو درے درے بلڈوزے دی او زمونہ د ضلع ہنگو پکبھی نوم قدرے نشتہ، زما دا درخواست دے چہ جناب منسٹر صاحب د ضلع ہنگو د پارہ ہم کم از کم دوہ دوہ وو بلڈوزو اعلان دے او کړی۔

جناب سپیکر: زما پہ خیال دا سوال چہ کوم وو نو دا د ملاکنڈ ڈویژن پہ بارہ کبھی وو او خکہ ہغوی جواب د ملاکنڈ پہ بارہ کبھی ورکھے دے۔

جناب حبیب الرحمان: جناب سپیکر صاحب! دا انجینئرنگ سیل د محکمہ زراعت سرہ وو او دا د وړاندے نہ ختم کړے شوے دے او مونہہ دا عرض کړے دے چہ د دہی پہ مختلفو ضلعو کبھی بلڈوزے نشتہ، سیوا پہ دہی ترناب او پی آئی خان کبھی ہلتہ چہ کومے بلڈوزے پہ دہی جواب کبھی ورکړی دی، نو ہغہ د ضلعی حکومتونو سرہ دی، او دغہ شان د محکمے سرہ دغہ بلڈوزے نشتہ او ہغہ ہم خراب حالت کبھی دی۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب! دا جواب خو تسلی بخش خکہ نہ شو۔

جناب سپیکر: پیر محمد خان صاحب!

جناب پير محمد خان: لکه څنگه چې ما او وئيل چې د شانگله ضلعي د زراعت د پاره دوی بله وزره ورکولو ته تيار دي، نو په دې د څه ډسکشن او کړئ۔

جناب سپيکر: منسټر صاحب وائي وضاحت ئے کومه۔

قاري محمود (وزير زراعت): زه دا وضاحت کول غواړمه چې د دې محکمه د بحال کولو د پاره، چې کوم ځائے دا ختمه شوې وه، دے باره کښې مونږه يوه سمري تيار کړې ده، ان شاء الله په هغې باندې به غور کيږي او دا انجینئرنگ سيل به دوباره بحال شي او زمونږد زميندارو ورونيو چې کوم مشکلات دي، ناهموارے زمکے هموارول غواړي او زمونږه زراعت ته ترقي ورکول غواړو، ان شاء الله په دې کار روان دے، ځکه چې دے ته ډير زيات ضرورت دے۔

جناب سپيکر: که د ايوان د تعاون ضرورت راغے۔

وزير آپاشي: او جي ان شاء الله۔

جناب پير محمد خان: سپيکر صاحب دے سره يو نقصان هم دے۔۔۔۔۔

جناب حبيب الرحمن: د ايگريکلچر انجینئرنگ د محکمه د بحال کولو د پاره دهغوي خيال دے ايگريکلچر انجینئرنگ د محکمه د بحال کولو۔

جناب سپيکر: جی، پير محمد خان صاحب!

جناب پير محمد خان: زه يو تپوس کومه مونږ ته اکثر د زراعت د محکمه د غنمو په وخت باندې، نو د دوی هغه تخمونه چې دے نو هغه جعلی دي، یعنی دلته کښې ئے دوی د زميندارونه واخلی، لکه افتخار خان يا داسې افتخار خان مومند او عبدالرحمن خان کافو ډهيري شو، داسې غټو زميندارو چې کوم څه فصل وی نو هغه ترينه واخلی او بيا ورله څه رنگ منگ ورکړئ او بيا ئے په زميندارو په گران قيمت خرڅوی او وائي چې دا زمونږه هغه High Bread دی او فلانے ډينگے دے، د دوی په ډيپارټمنټ کښې ماته دا پټ حال چا وائيلے دے چې مونږ د زميندارونه په سل روپئی بوري واخلو او په زر روپئی بوري بيا په تاسو خرڅوو، آیا د دې د تدارک د پاره دوی تيار دي چې آیا دوی به د دې روک تھام او کړئ؟

وزیر زراعت: پیر محمد خان صاحب چچی کومے خبرہ اوکڑہ، دھغی خہ ثبوت کہ  
دوئی فراہم کولے شی، مونوبہ دھغی خلاف انکوائری اوکڑو، چچی داسپی ولے  
کیبری؟

جناب سپیکر: Next سوال نمبر 11 جناب انور کمال خان صاحب۔

\*11- جناب انور کمال خان: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ایم پی اے ہاسٹل کو احتساب کے دفتر اور تھانہ (سب جیل) میں تبدیل کیا گیا  
ہے

(ب) اگر (الف) جواب اثبات میں ہوں تو مذکورہ ہاسٹل کو احتساب کے دفتر اور سب جیل کو تبدیل  
کرنے پر کتنی رقم خرچ کی گئی؟ تفصیل فراہم کی جائے

(ج) اب جبکہ ایم پی اے ہاسٹل کو دوبارہ بحال کیا جا رہا ہے تو اس پر کل کتنی لاگت کا تخمینہ لگایا گیا ہے؟  
تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکرم خان درانی (وزیر اعلیٰ): (الف) ہاں۔

(ب) رقم مبلغ = 1,07,77,757 روپے خرچ کی گئی ہے۔

(ج) رقم مبلغ = 69,58,000 کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

جناب انور کمال خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب یہ سوال Basically ایم پی ایز ہاسٹل کے بارے میں ہے  
جو کہ عرصہ تین سال 1999 سے لیکر سال 2002 تک نیب اور ریپ اسکو بطور سب جیل استعمال کرتے  
رہے ہیں، میرا Basic سوال یہ ہے کہ ایم پی ایز ہاسٹل کیا ہماری اور اسمبلی کی پراپرٹی ہے؟ اگر وہ ہماری  
پراپرٹی ہے تو جہاں تک آپ ایم پی ایز سے کمروں کا ماہانہ کرایہ وصول کرتے ہیں تو برائے مہربانی یہ بتایا جائے  
کہ کیا اس تین سالہ عرصہ میں جتنے بھی کمرے ہیں، ان کی تعداد بتائی جائے اور یہ بتایا جائے کہ ان کا ماہانہ  
کرایہ کتنا بنتا ہے، سال کا کرایہ کتنا بنتا ہے اور تین سال کا کرایہ کتنا بنتا ہے؟ یہ بتائیں کہ کیا ان سے کرایہ  
وصول کیا گیا ہے یا بخش دیا گیا ہے؟

وزیر قانون: پوائنٹ آف آرڈر! اسکے لئے تو پھر یہ کوئی نیا سوال لائیں اس میں جو سوالات پوچھے گئے ہیں، اس میں تو یہ ہے کہ یہ سب جیل میں تبدیل کیا گیا تھا اور اس پر کتنی رقم خرچ ہوئی تھی اور اسکی تخمیناً لاگت کتنی آئی ہے۔

جناب سپیکر: انور کمال خان صاحب منسٹر صاحب مطلب دا دے چي خه نوي انفارميشن دے کنه۔۔۔۔۔

جناب انور کمال خان: زه په انگريزي، اردو او په پښتو هم پوهيږيم۔

جناب سپیکر: جی؟

جناب انور کمال خان: ما خه بله ژبه کښې سوال نه دے کړے، زما ضمنی سوال دے۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب انور کمال خان: خالی که دوی دے ته محدودہ کوی چي زه ترينه تپوس او کړمه، چي خومره پیسے پرے اولگیدلے او دا خودوی ماته جواب را کړے دے خو زه دا تپوس ترينه کومه، چي آیا تاسو ترے کرایه وصوله کړے ده او که نه ده؟ که چرته کښې Supplementary کوئسچن نه وی، خو زه به معافی او غواړمه کیښنم او سپلیمنٹری کوئسچن وی او زما حق وی چي زه ترينه تپوس او کړم او زما اندازه دا ده چي هر یو ممبر به دا غواړی چي هغه دا تپوس تری او کړی، ما ځکه دا سوال په تفصیل کښې او کړو چي د دې کرایه په باره کښې او بنائی۔۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب!

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! په دې باره کښې ما هم ډیر مخکښې یو کوئسچن ورکړے دے تر اوسه پورے د هغې جواب رانعلو چي په هغې کښې ما دا ټول تفصیل غوښتے دے، معلومیږی دا چي دهغې تفصیل پټولو د پاره زما هغه سوال ترننه پیش نه شو، ځکه چي ما تفصیل غوښتے دے چي خومره خرچې پرے شوې ده، بیا ئے آمدن خومره دے او دا خومره وخت چي ددوی سره وو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا خوبه اسمبلی سیکرٹریٹ باندی عدم اعتماد دی، ان شاء اللہ دا خوبه داسی نہ وی۔

جناب انور کمال خان: د دی نہ نیب اوریب والا اوس تلی دی، د دوی نہ د ویریدو خطرہ اوس نشته او کہ ویریریم نوزہ بہ ترے ویریریم خکہ چي ما سوال کرے دے، دوی ولے ترینہ ویریری چي دوی جواب را کری؟

(تالیاں)

جناب سپیکر: ملک ظفر اعظم صاحب!

جناب حبیب الرحمان: پہ دی زما یو معمولی غوندے ضمنی سوال دے۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب انور کمال خان: طمانچے خوتا سو پتے کری دی۔

جناب حبیب الرحمان: پہ دی موجودہ وقت کبھی د دی ہاسٹیل د پارہ چي کوم تفصیل تاسو ور کرے دے، نوزہ ستاسو پہ وساطت د دوی نہ دا تپوس کول غوارمہ چي پہ دی موجودہ وقت کبھی ایم پی ایز تہ تیلی فون ڊیر لوئے تکلیف دے او پہ دوہ نیمے گھنٹے کبھی مونبرہ خیل کلے ملاوؤ، نو دا زہ مبالغہ نہ وایم بالکل فکس پہ دوہ، دوہ نیمے گھنٹے کبھی مونبرہ تہ خیل تیلی فون نہ ملاؤیری، آیا پہ دی Digital Exchange Estimated Cost کبھی دا Digital Provision شته او کہ نہ؟ چي د دی دوی مونبرہ تہ وضاحت او کری او کہ چرے وی نو فوری طور د زما دا مسئلہ حل کری۔

جناب انور کمال خان: جناب سپیکر صاحب! زہ دا خواست کومہ چي اول زما د دوی نہ دا سپلیمنٹری کوئسچن دے چي دوی ماتہ د دریو خبرو جواب را کری، نو د هغی نہ پس بہ بیا زہ سپلیمنٹری کوئسچن کومہ۔

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب!

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر): محترم سپیکر صاحب د جناب انور کمال خان چي کوم سوال وو نو د هغی جواب شوې دے، چي پہ دی ورنوتلو چي دا ہاسٹیل ئے پہ جیل کبھی بدل کرو، نو پہ دی باندی ایک کروڑ سات لاکھ ستتر ہزار روپی

خرچ شوې دی او بنااسته خبره دا ده چې دوباره ئے دا یم پی ایز د پاره قابل استعمال شروع کرو، نو په دې باندې انستېه لاکه روپئ خرچ شوې دی۔  
جناب سپیکر: یعنی دوه کروړه روپئ اولگیدلے۔

سینیئر وزیر: مونږه تپوس او کروچې د دې پخوانی دور کرایه، نو زما خیال دا دے چې اول دا سوال چې کوم انور کمال خان کرے دے نو دا د جمهوریت برکت دے چې د وئ د کرایه تپوس کولے شی، نو چې کله په یو ملک کبني جمهوریت نه وی، نو هلته کبني نه د کرایه، نه د حق، او نه د خپل بل څه معمولاً تو تپوس کیدے شی، اوس چونکه جمهوري حکومت قائم شوې دے نو مونږه د خپل یو یو څیز په باره کبني، د موجوده حکومت د هر یو د بیا رتمنت نه هم او دا زور چې کوم سسټم پاتے شوې دے د هغې په باره کبني هم تپوس کوؤ۔

جناب انور کمال خان: زما صاحبه دا سوال نه دے چې تاسو ترے پیسے ولے نه دی اغستې، ما خالی سوال دا کرے دے چې آیا دا زمونږه دا اسمبلی پراپرټی ده؟ او آیا دا زمونږه حق جوړیږی، چې د وئ به مونږه ته د دې کرایه را کولے؟ ما تاسو ته قطعاً وینا نه ده کرے، چې تاسو ترے کرایه ولے نه ده اغستې نه په هغې وخت کبني تاسو په حکومت کبني وئ او نه زه تاسو باندې دا الزام لگومه، خالی زه دا تصدیق کول غواړمه چې آیا زمونږه دا حق جوړیږی چې په کوم ځائے کبني مونږه د خپل ایم پی ایز نه کرایه اخلو، دا هم د حکومت یوه اداره ده او چې زما پراپرټی د وئ استعمالوی او داسې طریقے سره یئے استعمالوی چې زما د پاره د هغې د یو Existing property چې په هغې کبني نن 124 کسان اوسیری او د هغې محض سب جیل جوړولو د پاره د هغې تخمینه او د هغې جیل جوړول او بیا ستاسو د پاره واپس جوړول، د وئ د یو کروړ خبره او کرله، د هغې په جوړولو او وړانولو کبني -/1,77,35,757 روپئ دوی پرے لگولی دی، دا صاحبه د کوم ځائے انصاف دے چې ته په پاؤ کم دوه کروړه روپو باندې زما د پاره جیل جوړ وے او زه بیا دا هم ترے تپوس کولے شم چې په دې جیل کبني زما څومره روڼه پراته و او د وئ څومره عمله پکبني پرته وه او د وئ کوم کار پکبني کرے دے، نو زه اول خالی د وئ نه دا اوریدل غواړمه چې آیا دا زمونږه حق شته I wanted to bring it on record چې دا څیز زمونږه حق شته ځکه چې د نن نه پینځه کاله

پس به خدائے دے نہ کری بیبا به دا عمل مونبره سره کیبری، دا مونبره وینو، گورو لگیا یو I want to place this thing on record چي کوم الزامات په مونبره باندې لگی چي کم از کم Black and white کبني چو دوي سره هم پراته وي، مونبره ئے په جيلونو کبني په خه باندې اچولے وو، مونبره کومه نا کرده گناه کړې وه چي مونبره ئے مندلی وو؟ هم دغه وړے وړے غوندې خبرې وے، چاته دے تهیکه ورکړې ده، چرته کبني دے پوستنگ شوې دے دا زمونبره بهر خواره خور ناسته ده، د دې والد محترم نن هم د Transfer په پاداش کبني په جيل کبني پروت دے، هغه چرته سرونه نه دی واخلي، د چا کورونه ئے نه دی روان کړي هم دا وړے وړے خبرې وے نو خالی زه دا تپوس کول غواړمه چي آیا دا زمونبره حق جوړیدو او که نه جوړیدو؟ د دې خبرې جواب دے را کړئ۔

جناب سپیکر: جی بشیر احمد بلور صاحب!

جناب بشیر احمد بلور: ما هم دا عرض کولو۔۔۔۔۔

جناب نور کمال خان: دا صاحب د دې جواب به را کوی که نه۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: د دې سره Connected خبره زه کومه چي دوی هاسٹیل ژاړی او شور کوی، او دا ستاسو دا اسمبلی چي ده نو دلته کبني ريب والا راغلي وو او دلته کبني ئے عدالت جوړولو نو دهغه وخت مونبره Stand واغستو او بیگم نسیم ولی خان پریس ته ورکړل چي دا یوه جمهوری اداره ده او دلته کبني مونبره د جمهوریت خبرې کوؤ او دوي به مونبره کله هم نه پریردو چي دلته کبني عدالت جوړ شی او په ډیر مشکل او ډیر زیات جدوجهد مو او کړو، نو ستاسو د هاؤس دا حال چي دے دا مونبره د عدالت نه بچ کړو، زما به په دې کبني ضمنی کوئسچن دا وي چي مونبره دا نه وایو، چي "آیا حکومت اراده رکھتی ہے کہ ان سے اپنا کرایہ وصول کریں گے کہ نہیں؟" دا د خالی جواب را کړی۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی مولانا مان اللہ حقانی صاحب!



مولانا مان اللہ: زہ جی دا یو پینتنہ کول غوارمہ چہ اوس نیب تہ پہ حیات آباد کنبہ کوم بلڈنگ ملاؤ شوہی دے نو یوہ لویہ قلعه ئے ترے جوڑہ کپہ دہ، دھغہ خہ تفصیل او ریکارڈ مونبرہ تہ فراہم شی چہ دا بلڈنگ دوی تہ پہ خہ بنیاد باندہی ملاؤ شوہی دے؟ دھغہ مونبرہ تفصیل غوارو۔

جناب سپیکر: دا خو جی New question دے New information دے، جی سراج الحق صاحب خو دا وائی چہ دا کیس دفیڈرل گورنمنٹ سرہ یا Concerned quarter سرہ Tackle کوئی یا مو Tackle کرے دے کہ نہ مو دے کرے، چہ یرہ دوی دغہ دی۔۔۔۔۔

جناب انور کمال خان: جناب سپیکر صاحب! زما د سوال پہ جواب کنبہ دے راتہ معمولی سراو خوئی، نور دے ہیخ ہم نہ کوئی۔

جناب سپیکر: خہ جی۔۔۔۔۔

(تہتہ)

جناب انور کمال خان: دومرہ دے راتہ او وائی چہ حق یئے جوڑیری کہ حق یئے جوڑیری؟

(تالیاں)

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر): زہ د پیر محمد خان صاحب تہ موقع ور کومہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تاسو کینے جی۔۔۔۔۔

جناب مظفر سید: نہ، پہ دہی ضمنی کوئسچن دے، نو بیا بہ سراج الحق پہ یو خائے جواب او کپہ۔

جناب سپیکر: یرہ دومرہ ضمنی کوئسچن د Supplementary questions rules تاسو او گوری، دا یو دغہ خبرہ دہ۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر! زہ صرف د دہی ہا ستیل پہ بارہ کنبہ۔۔۔۔۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب، نہ دا خود دوہ کروڑہ روپو خبرہ دہ، دوہ کروڑہ روپئی پرے خرچ شوہی دی، معمولی خبرہ خونہ دہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نو بیا پرے نوٹس ورکری نو بحث پرے اوکری د 48 بلاندي نوٹس ورکری۔۔۔۔۔

جناب پیر محمد خان: بحث نہ، معمولی یوہ خبرہ، پہ سوال جواب کبھی حل کیدے شی کہ نہ۔

جناب سپیکر: صحیح شوہ (مداخلت) نو مسئلہ ختمہ شوہ۔

جناب پیر محمد خان: د رول 48 بلاندي۔۔۔۔۔

جناب انور کمال خان: یو منت، بیا داسی نہ وی چي روستو عبدالاکبر خان تختیدلے وی کہ نوٹس ورکوی خو ورٹے کرہ، چي بیا دے باندي بحث اوکرو، او کہ نہ داسی نہ وی۔۔۔۔۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب! د هاستیل د تیلی فون پہ بارہ کبھی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Next سوال نمبر 85۔

جناب انور کمال خان: نہ صاحبہ، زمونرہ دا سوال خہ او شو جی؟۔۔۔۔۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: زمونرہ خو جواب پاتے شو صاحب، جواب غوارو۔

جناب سپیکر: نہ چي جواب غواری نو مطلب دا دے چي بیا نوٹس تہ حاجت نشته۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: زہ عرض دا کومہ جی۔۔۔۔۔

ناب انور کمال خان: نہ فیصلہ خہ او شوہ صاحب؟

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: عبدالاکبر خان صاحب! عبدالاکبر خان صاحب۔۔۔۔۔

جناب حبیب الرحمان: د هاستیل د تیلی فون مسئلہ ډیرہ اهمہ دہ۔

Mr. Speaker: Please, please.

جناب انور کمال: هان جی، یو منت۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: زہ تا تہ خطاب کوم، زما د پرونی سوال جواب ترینہ ہم او غوارئی، چي ماتہ ہم پکار دی۔

جناب انور کمال خان: او ہم پکار دی، صاحبہ فیصلہ خہ او شوہ۔۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: کہ تاسو ته سراج الحق صاحب جواب در کوئی خوتا سوخه وائی چھی مونبره پرے ڊسکشن کول غواړو؟

ملک ظفر اعظم (وزیر قانون): نه نه، ڊسکشن پرے نه کوئی۔

جناب سپیکر: ڊسکشن پرے نه کوئی؟

جناب انور کمال خان: نه صاحبه مونبره ئے اورډول نه غواړو، مونبره ته جواب را کړئ، نه ئے اورډو۔

جناب سپیکر: سراج الحق صاحب، سراج الحق صاحب!

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر): انور کمال خان زما مسئله ډیره آسانه کړې ده۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: دا مائیک آن کړئ که نه، چھی ریکارډ شی۔۔۔۔

(تہتہ)

جناب سپیکر: آن دے، بند دې کړو۔

سینیئر وزیر: په دې کبني هم دچا لاس بنکاری، انور کمال خان زما مسئله ډیره حل کړې ده او هغه دا وائی چھی دے د صرف سراوځووی، نو چھی ستاسو غوندے او د دې ټول هاؤس د ممبرانو حمایت زمونبره سره په شاوی ان شاء اللہ دا وړکوټے خبره ده، د دې نه به د غټو غټو خبرو هم ټپوس او کړے شو۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی Next سوال نمبر 85 مولانا محمد عصمت اللہ صاحب، Absent سوال نمبر 88 مولانا

عصمت اللہ صاحب رکن اسمبلی، Absent سوال نمبر 34 جناب بشیر احمد بلور صاحب -

\*34- جناب بشیر احمد بلور: کیا وزیر خوراک ازراہ کرم ارشاد فرمائی گے کہ:

(الف) صوبہ سرحد میں کل کتنی فلور ملیں موجود ہیں؛

(ب) ان میں کتنی ملیں چل رہی ہیں اور کتنی بند ہیں اور بند ہونے کی وجوہات کیا ہیں؛

(ج) آیا بند ملوں کو چلانے کے لئے حکومت کوئی انتظام کر رہی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب فضل ربانی (وزیر خوراک): (الف) صوبہ سرحد میں اس وقت فلور ملوں کی تعداد مندرجہ ذیل ہے۔

(1) بندوبستی علاقہ = 237 فلور ملیں۔

(2) قبائلی علاقہ جات = 06۔

ٹوٹل = 243۔

مندرجہ بالا فلور ملیں ہر حالت میں مکمل ہیں اور چلنے کے قابل ہیں۔

(ب) صوبہ سرحد میں موجودہ وقت 19 فروری 2003 تک 98 فلور ملیں چل رہی ہیں، جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

(1) فلور ملیں جو بندوبستی علاقہ میں چل رہی ہیں۔ 93۔

(2) فلور ملیں جو فائنا میں چل رہی ہیں۔ 05۔

کل 98۔

فلور ملیں بند ہونے کے وجوہات مندرجہ ذیل ہیں۔

(1) صوبائی محکمہ صنعت کی طرف سے این اوسی کی شرط ختم ہونے کے بعد صوبہ سرحد میں فلور ملز بنانے کا رجحان بڑھ گیا ہے اور 1999 تک فلور ملوں کی تعداد صوبہ کے آٹے کے ضروریات سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے، موجودہ (243) فلور ملوں کی چھ ہاڈیز فی فلور مل کے حساب سے صوبہ سرحد میں گندم کی پسائی کی گنجائش 29160 میٹرک ٹن یومیہ ہے، اس حساب سے صوبہ سرحد میں فلور ملوں کی موجودہ گنجائش کا (1/5) حصہ صوبہ سرحد کی گندم کی پسائی کی ضرورت کے لئے کافی ہے، جبکہ بقایا (1/5) حصہ گندم کی پسائی کی گنجائش فالتو ہے اور زیر استعمال نہیں ہے، اس طرح ہر ضلع میں فلور ملوں کے حصہ میں گندم کا کوٹہ کم آتا ہے اور فلور ملیں زیادہ تعداد ہونے کی وجہ سے بہت تھوڑی دیر کے لئے چل سکتی ہیں، جو کہ حکومت کے لئے باعث تشوہش ہے، آٹے کی پیداواری لاگت بھی بہت زیادہ آجاتی ہے جو کہ فلور ملوں کے لئے منافع بخش نہیں ہے۔

(2) 2000 سے وفاقی حکومت کے حکم پر حکومت پنجاب نے گندم اور آٹا کی بین الصوبائی نقل و حرکت پر پابندی ہٹائی، جس سے صوبہ سرحد کی فلور ملیں بحران کا شکار ہو گئیں، کیونکہ پنجاب میں گندم کی پیداوار زیادہ ہونے کی وجہ سے گندم ارزاں نرخوں پر ہر سال ماہ مئی سے ستمبر تک دستیاب ہوتی ہے، جس سے پنجاب کے فلور ملز مالکان فائدہ اٹھاتے ہیں اور ارزاں نرخوں پر گندم خرید کر اور پیس کر ارزاں نرخوں پر آنا ضرورت کے مطابق ملک بھر کے صارفین کو مہیا کرتے ہیں، چونکہ صوبہ سرحد کے فلور ملز بار برداری، زیادہ اخراجات اور پرائیویٹ طور پر ذخیرہ کی گنجائش نہ رکھنے کی وجہ سے اس سہولت سے خاطر خواہ فائدہ نہیں اٹھاسکے علاوہ ازیں دیگر فلور ملوں کی بندش کے کچھ دیگر وجوہات مندرجہ ذیل ہیں۔

جناب فضل ربانی (وزیر خوراک): (الف) ویسٹ پاکستان پیور فوڈ آرڈیننس مجریہ 1960 جو کہ بنیادی طور پر صحت کا جاری کردہ قانون ہے کے مطابق زیر دفعہ 16 حکومت (محکمہ صحت) فوڈ انسپکٹر مقرر کرتی ہے، جو کہ ایشیاء خورد و نوش کے نمونہ جات لیکر پبلک انالسٹ کو برائے تجزیہ بھیجتے ہیں، فوڈ انسپکٹر محکمہ صحت، لوکل گورنمنٹ اتھارٹیز، سینٹری انسپکٹر زاور محکمہ خوراک کے افسران پر مشتمل ہوتے ہیں، جہاں تک محکمہ خوراک کا تعلق ہے تو محکمہ کے ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر اور راشنگ کنٹرولر صاحبان کو فوڈ انسپکٹر کے اضافی اختیارات بذریعہ محکمہ صحت کے نوٹیفیکیشن نمبر 62-1/71-(F&N)-1190 مورخہ 20-05-1963 تفویض کئے گئے ہیں، جسکی رو سے محکمہ مندرجہ بالا افسران اپنے اپنے ضلع یا دائرہ کار میں ایشیاء خوردنی / خصوصاً گندم و آٹا کے نمونہ جات لیکر ہر ماہ پبلک انالسٹ کو برائے تجزیہ بھجواتے ہیں۔

(ب) سماج دشمن عناصر کی طرف سے غذا میں ملاوٹ کو چیک کرنے کے لئے ایشیاء خوردنی کے نمونہ جات لئے جاتے ہیں اور اگر ایشیاء خورد و نوش کا نمونہ لیبارٹری میں تجزیہ کے بعد غیر معیاری پایا جاتا ہے تو متعلقہ افراد کے خلاف زیر دفعہ 23 حسب ضابطہ قانونی کارروائی کی جاتی ہے اور جرم ثابت ہونے پر عدالت جرمانہ اور قید کی سزائیں دے سکتی ہے۔

(ج) جی ہاں، فوڈ انسپکٹر کی ذمہ داری میں شامل ہیں کہ اگر ایشیاء خورد و نوش کا حاصل کردہ نمونہ تجزیہ کے بعد غیر معیاری پایا جائے تو اس ایشیاء خوردنی کے تیار کنندگان یا فروخت کنندگان کے خلاف پولیس میں زیر دفعہ 23 ویسٹ پاکستان پیور فوڈ آرڈیننس مجریہ 1960 کیس درج کرے۔

(د) اگرچہ ویسٹ پاکستان پیور فوڈ آرڈیننس مجریہ 1960 بنیادی طور پر محکمہ صحت سے متعلق ہے، جس کے تحت صحت فوڈ انسپکٹر مقرر کرتا ہے اور محکمہ خوراک کے ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر/رائٹنگ کنٹرولر کو بطور-EX) OFFICIO فوڈ انسپکٹر کے اختیارات تفویض کئے گئے ہیں، اس سلسلے میں عرض ہے کہ محکمہ خوراک دیر نے 157 سیپل گندم، آٹا کے لئے ہیں، جن میں سے صرف دو آٹے کے نمونے فیل ہوئے جو بیکجوڑہ فلور ملز تیمر گرہ اور چکدرہ سے لئے گئے تھے، بعد میں ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ کی ہدایات پر ان نمونہ جات کو رائے زنی کے لئے کیمیکل ایگزامنز لاہور کو برائے تجزیہ بھیجا گیا، کیمیکل ایگزامنز کی رپورٹ کی رو سے یہ نمونہ جات معیاری پائے گئے اور اس وجہ سے ان کے خلاف کارروائی عمل میں نہیں لائی گئی۔

(i) صوبہ سرحد میں بیشتر فلور ملز بنکوں سے قرضہ لیکر بنائی گئی ہیں، وہ اتنی مالی استطاعت نہیں رکھتے کہ بنکوں کا سود بھی ادا کرتی رہیں اور ساتھ ساتھ پنجاب سے گندم خرید کر لائیں، اسے ذخیرہ کرنے کے لئے نجی طور پر گودام بنوائیں اور مارکیٹ میں آٹا ڈیلروں کو قرضہ (CREDIT) پر سپلائی کریں، اس طرح گندم و آٹا کے کاروباری سرمایہ (WORKING CAPITAL) کی ضرورت پڑتی ہے، جو کہ عام طور پر صوبہ سرحد کے نئے فلور ملز مالکان کی استطاعت سے باہر ہے، جبکہ پنجاب کے فلور ملوں کو گندم زیادہ مقدار میں ذخیرہ کرنے اور نسبتاً درواز علاقوں سے گندم ٹرانسپورٹ کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی، اسکے علاوہ پنجاب کے فلور ملز صوبہ سرحد کے بڑے آٹا ڈیلروں کو قرض پر بھی آٹا دیتے ہیں، اس لئے سرحد آٹا ڈیلران پنجاب سے آٹا خریدنے کو ترجیح دیتے ہیں۔

(ii) این ایف سی ایوارڈ کے بعد آٹے پر سبسڈی صوبائی حکومت پنجاب سے گندم خرید کر برداشت کر رہی ہے اور بار برداری پر مزید خرچہ بھی آتا ہے، اس لئے سبسڈی کی رقم بہت بڑھ جاتی ہے اس پر بوجھ کو کم کرنے کے لئے صوبہ سرحد کی حکومت نے بندوبستی علاقے کے لئے گندم کے اجراء کی قیمت -/8600 روپے فی ٹن مقرر کی ہے۔

(ج) حکومت صوبہ سرحد کو فلور ملوں کی ان مشکلات کا اندازہ ہے اور فلور ملوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کو روکنے کے لئے حکومت نے مختلف کوششیں کیں کہ فلور ملوں کی تعداد صوبہ کے ضروریات سے زیادہ نہ بڑھنے پائے، کیونکہ حکومت کو خدشہ تھا کہ فلور ملوں کی تعداد بڑھ جانے کی وجہ سے فی مل گندم کا کوٹہ گھٹ

جائیگا، جس کی وجہ سے پیداواری لاگت میں اضافہ ہو جائیگا اور مالکان کے لئے کاروبار منافع بخش نہ ہونے کی وجہ سے بہت سی فلور ملیں بند ہو جائیں گی، لیکن مالکان نے صوبے کی ضروریات سے کہیں زیادہ فلور ملیں لگائیں جنکو اب "کھلی منڈی کے اصولوں" پر چلانا مالکان کے لئے ناممکن ہے، اس سلسلے میں آخری کوشش 1999 میں کی گئی، جبکہ اس وقت کی حکومت نے نئی فلور ملوں پر پابندی عائد کرتے ہوئے ایک آرڈیننس جاری کیا جو کہ پشاور ہائی کورٹ نے غیر آئینی قرار دے دیا ہے۔

(1) اس وقت صوبہ سرحد کی فلور ملوں کا مطالبہ ہے کہ وفاقی سطح پر سارے ملک میں یکساں گندم کی قیمت مقرر کی جائے اور صوبائی حکومتیں اس میں ترمیم نہ کر سکیں اس سبسڈی میں جو اضافہ ہو وہ وفاقی حکومت برداشت کرے، جیسا کہ این ایف سی ایوارڈ سے پہلے تھا۔

(2) اس کے علاوہ اگر ممکن ہو تو وفاقی حکومت افغانستان سے گفت و شنید کر کے ایسا بندوبست کرے کہ افغانستان حکومت کی گندم کی ضروریات کی پسائی صوبہ سرحد کی فلور ملوں سے ہو، اس طرح صوبہ سرحد کی فلور ملوں کی پسائی کی فالتوا استطاعت زیر استعمال آجائے گی، فلور ملز کے ان مطالبات صوبائی حکومت غور کر رہی ہے اور وفاقی حکومت سے گفت و شنید کرنے کے بعد اقدامات کئے جائیں گے، باوجود ان حالات کے صوبہ سرحد کی حکومت اپنے محدود وسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے سرحد کی فلور ملوں کو چالو رکھنے کے لئے تقریباً سو ملوں کو 210 بوری گندم فی مل یومیہ کے حساب سے پسائی کے لئے دے رہی ہے، جو کہ یومیہ تقریباً 1450 ٹن بنتی ہے اور اس پر روزانہ حکومت 40,549,10 روپے سبسڈی کی مد میں برداشت کر رہی ہے، یہ یاد رہے کہ موجودہ حکومت فلور ملز ایسوسی ایشن کے ساتھ مسلسل رابطے میں ہے اور اس حکومت کے برسر اقتدار آنے سے صوبہ بھر میں صرف 71 ملیں چل رہی تھیں اور سرکاری گوداموں سے گندم کا اجراء تقریباً 700 ٹن روزانہ تھا، اب یہی تعداد 98 ہو گئی ہے اور گندم کا اجراء 1450 ٹن تک بڑھا دیا گیا ہے۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! پہ دہی کنبہی زما یو ضمنی کوٹسچن دا دے چہی زمونبرہ منستیر صاحب چہی کلہ نہ رغلی دے نو د ملونو کو تہ بیئے دو مرہ زیاتہ کپڑی دہ، دوئی مہربانی کپڑی دہ چہی مخکنبہی بہ زما خیال دے پچاس بوری وے۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Order please.

جناب بشرا احمد بلور: اوس ایک سو پچاس بورئ دوئ زیاتے کړی دی، خوزه صرف دا تپوس د منسټر صاحب نه کوم چې ماته د دومره Calculation او بنائئ چې آیا 150 bags سره یو مل چلیدے شی؟ بله دا چې زمونږه دے صوبه کبني واحد دا انډسټري ده چې هغې کبني 300 انډسټري بند دی په دې وخت کبني، باقی دا صوبه ما مخکبني هم تاسو ته عرض کړے وو په دې فلور آف دی هاؤس چې مونږ د بندرگاه نه ډیر لرے پراته یو، Raw Material هم راغواړو نو بهر نه راځي نو Transportation پرے کيږي او دلته نه چې واپس کوؤ مارکیت ته نو هم پرے Transportation کيږي، بل زمونږ سره جخت قبائلی علاقه ده، افغانستان نه ترانزېت مال هم راځي، دلته خرڅيږي نو دلته کارخانه نه شی چلیدے، واحد دا فلور ملز چې دی، دا د خلقو روزگار ذریعه وه، دے نه حکومت ته ټیکسونه حصولیدل او زمونږ بدقسمتی دا ده چې پنجاب چې دے هغه خپل Rate Subsiding کوئ او خپل ملونو ته ورکوئ او د پنجاب ټول اوږه چې دی، هغه زمونږ صوبے ته راځي، او دلته ملونه بنه دی، مونږ پنجاب ته وایو چې مونږه ته دے غنم را کړئ، اوږه دے نه را کوی، نو هغوې اوږه په دې ورکوی چې هغوې خپل ملونه اچلوی، نو زما دا ریکویسټ به وی حکومت ته او وزیر صاحب ته چې مهربانی دے او کړے شی چې د دې Calculation دے را کړے شی چې آیا 150 bags سره یو مل چې هغه په لکھونو او کروړونو روپو باندې لگیدلے وی او بیا هغې کبني ډیر زیات لیبر وی نو هغه څنگه به چلیږي؟ یو خود دوی دا هم لوظ دے چې مونږه به بے روزگاری ختموؤ نو بے روزگاری هله ختمویږي چې کارخانه او چلیږي، نو دا واحد انډسټري ده زمونږه دے صوبه کبني چې هغه ورسره زیاته ده او هغې باندې لکھونو او اربونو روپئ د خلقو او د خلقو څه دی هغه هم د حکومت پیسے دی، د عوامو پیسے دی، اربونو روپئ پرے بند دی او کارخانه داسې، تاسو ته به پته وی او ټول هاؤس ته به پته وی چې دا ټولے علاقه چې دی هلته ملونه هم دغه شانتې بنه ولاړ دی، پکار دا دی چې حکومت مهربانی او کړئ او د پنجاب په شانتې څنگه چې پنجاب حکومت خپل ملونو ته سبسډی ورکوئ، دوی د هم ورکړی او دلته اوږو باندې یا د داسې او کړئ



چې پنجاب نہ چې کوم اوږہ راځی، په هغې دے یو ټیکس اولگوی، حکومت ته د فائده شی چې دلته دے ملونه او چلیبری او د هغوی کار اوشی۔

جناب سپیکر: جناب آئرئیل منسٹر فار فوڈ، فضل ربانی صاحب!

وزیر خوراک: زه د معزز رکن بشیر احمد بلور شکر یہ ادا کوم چې هغه د دې خبرې اقرار او کړو چې موجوده حکومت د خوراک په محکمے کبني د فلور ملز ایسوسی ایشن سره په رابطہ، په مشورہ، د عوامو د مفادو ہم خیال ساتلے دے، زه دا خواست کوم چې دا هغه میاشته وے چې په دې میاشته کبني به خلقو لا تهی چارج کوؤ، خلقو به خلق نیول، په هغې کبني به مری کیدل، مونږه به هغه دومره په حکمت سره Tackle کړل چې د الله فضل سره د ستر ملونو په ځائے سو ملونه روان دی او دا هغه زاړه پالیسی و، مونږه ان شاء الله چې نوے پالیسی راولو، فلور ملز ایسوسی ایشن سره زمونږه رابطہ ده او زمونږه د عوامو د مفادو ہم خیال ساتو، د اوپن بارډر انټر پراونشل پالیسی ته ټول پاکستان کبني هر طرف ته غنم او اوږه خلق اوږے شی، زمونږه د بے روزگاری د ختمولو د پاره دا زمونږه یو ارمان دے چې ټول ملونه روان دی، خو زمونږ وسائل د دې خبرې اجازت نه ورکوی او په زړه پالیسی کبني زمونږه هغه سبسیدی دومره جوړیږی چې هغه زمونږه د صوبے وسائل نه شی برداشت کولے، زه معزز رکن ته ان شاء الله یقین د هانی ورکوم چې د نوے پالیسی تحت به مونږه ان شاء الله د هغه اخراجات او دغه مکمل چې هغه باندي مونږه مجبوره کړے شوې وو، هغه په مونږه باندي ایبنودی شوې دی، هغه کوم وو او ان شاء الله مونږه به د فلور ملز والا هم خیال ساتو، د کوالٹی به هم خیال ساتو او د عوامو به هم ان شاء الله خیال ساتو۔

جناب سپیکر: Next سوال نمبر 123 ڈاکٹر ذاکر الله خان صاحب۔

جناب زرگل خان: جناب سپیکر صاحب! ځما۔۔۔۔

جناب سپیکر: د دې نه روستو۔

\*123۔ ڈاکٹر ذاکر الله خان: کیا وزیر خوراک ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ہر ضلع میں ملاوٹ پر کڑی نظر رکھنے اور اشیاء خورد و نوش کے متعلق چھان بین کے لئے فوڈ انسپکٹر مقرر کئے گئے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مارکیٹ میں غذائی خورد و نوش کی اجناس میں ملاوٹ روز کا معمول ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ فوڈ انسپکٹر کی ذمہ داری میں ایسے لوگوں کے خلاف کارروائی کرنا شامل ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ضلع دیر (لوئر) میں فوڈ انسپکٹر ز/کنٹرولر نے جن لوگوں کے خلاف کارروائی کی ہے، انکی مکمل تفصیل فراہم کریں؟

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: محترم سپیکر دہی سوال نہ خود اظہار پیری چہی پہ تیر نہہ، لسو کالو کبہنی خو نہ چرتہ ملاوٹ شوہی دے، نہ پکبہنی غیر معیاری آتا چرتہ خرخہ شوہی دہ او پہ دہی وجہ باندہی دوئ دفعہ 23 تحت خہ ایکشن نہ دے اخسستے، نوزہ د منسٹر صاحب نہ لہر دا تپوس کوم چہی کہ د دہی سوالونو جواب سرہ پخپلہ اتفاق کوی چہی یرہ دا قسمہ خہ ملاوٹ نہ دے شوہی، غیر معیاری آتا نہ دہ خرخہ شوہی، پہ چا باندہی دوہ درے کالہ مخکبہنی چو کر نہ دی خورلے شی نو دے ترے مطمئن وی نو بیا خوترے زہ مطمئن یم۔

وزیر خوراک: زہ دہا کتہر ذاکر اللہ صاحب دے توجہ شکریہ ادا کوم او زہ دا خبرہ کوم صاحب، دا بعض زمونہرہ خپل ملگری پاسی نو ہغوہی تہ خوزہ دا وایم چہی۔

دیکھا جو تیر کھا کے کمین گاہ کی طرف اپنے ہی دوستوں سے ملاقات ہو گئی

(تحسین ہائے آفریں)

بعض ملگری داسہی دی چہی ہغوہی د تیر شوہی پینخو، شپرو، لسو کالو ہغہ تہول گند مونہرہ پسے راو باسی، ہغوہی تہ دا وایم چہی۔

دیوار کیا گری پرے کچے مکان کی یاروں نے میرے سخن میں راستے بنا لئے

(تہتہے)

مونہرہ ان شاء اللہ د چیکنگ د پارہ داسہی یوہ منصوبہ جوہرہ کپیدہ او مونہرہ چہی کوم جواب ورکیرے دے، ہغہ دا دے چہی پہ پینخو کالو کبہنی 150 یا 158 Samples اغستے شوہی دی او ہغہ بیا زمونہرہ لیبارتہری نہ دہ د ہیلتہ لیبارتہری دہ، ہغہی تہ مونہرہ لیبرو پاکستان کبہنی د بدقسمتی نہ لیبارتہری تہ یوشے لیبرل کہ

ہغی پسة شوک عی نو هغه به تههیک خیزی او که هغی پسة شوک نه عی نو هغه به خراب خیزی، په دې وجه باندې مونږه ان شاء الله د لیبارترو دا نظام تههیک کوؤ او At once په دوه درے میاشتنو کبې هغه ټول خیزونه تههیک کول، کومه خبرې دلته راروان دی، زمونږه هغی ته توجه ده خودغه ټولے خبرې چې هغه مونږه د کومه مخے راخلو، نو هغه دا ټول وسائل هغی یو مخے ته کوؤ نو دا نورے به عائے اودرپری او هغه به حل نه شی، انشاء الله زمونږه دے ته توجه ده، کوالتی چیکنگ او د بازار چیکنگ دا خپله عمله فعال کول او زمونږه انشاء الله د هغی نه روستو، دیر دسترکت ناظم مونږه ته یو لیتر رالیبرلے دے چې تاسو دا Sample اغستو دا چیکنگ داشے لږ Slow کړئ، دیر تیزی سره روان دے، دا انشاء الله د دې خبرې منل دی چې زمونږ د مخکبې کارروائی او کارکردگی تیزه ده۔

جناب سپیکر: مهربانی جناب زرگل خان صاحب!

جناب زرگل خان: جناب! دا تاج الامین جبل صاحب زما خواته راغلو، دے وائی چې زه شرمیږم، وائی ته ورته او وایه چې د ممبرانو دا تنخواه گانے زیاتوئی کنه نه، څه پلاټ ملاټ ورکوئی او که نه؟

(تالیاں)

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

10- قاضی محمد اسد خان: کیا وزیر زراعت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے زراعت کی ترقی کے لئے ایک محکمہ بنایا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ہر ضلع میں اس مقصد کے لئے دفاتر، سٹاف اور مشینری موجود ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ہر ضلع میں موجود دفاتر، عملہ اور مشینری کی تفصیل

فراہم کی جائے؟

حافظ اختر علی (وزیر زراعت): (الف) ہاں۔

(ب) ہاں۔

(ج) تفصیل اسمبلی لا بھری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

ضمنی مواد: سوال نمبر 10۔

قاضی محمد اسد صاحب مشینری کی تعریف:

انسانی استطاعت سے بنائے ہوئے مختلف پرزہ جات کا وہ مربوط مجموعہ جن کو اس طرح سے جوڑا گیا ہو کہ وہ زرعی کام کو بذریعہ طاقت (Force) مربوط طریقے سے انجام دے سکے، اس ضمن میں زرعی مشینری کی تعریف میں ٹریکٹر، بلڈوزر اور کمبائنڈ ہاروسٹر آئے۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 52 ڈاکٹر ذاکر اللہ خان۔

52۔ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر زراعت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع دیر بالا چائے کے باغات کے لئے موزوں مقام ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع دیر بالا میں آف سیزن سبزیاں اگائی جاسکتی ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت آف سیزن سبزیاں اگانے کے سلسلے میں کاشتکاروں کی مدد اور چائے کے باغات کی ترقی کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے، نیز محکمہ زراعت کا ضلع دیر بالا میں کل کتنا عملہ تعینات ہے؟ مقام تعیناتی و ڈومیسائل کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر زراعت: (الف) زرعی تحقیقاتی مرکز بینگورہ، سوات نے دیر بالا کی زمینوں کے نمونے لئے ہیں، جن کے زرعی تجزیے سے ظاہر ہے کہ زیادہ زمینوں کی زمینی تعامل (Soil PH) تیزابی ہے، جو کہ چائے کی کاشت کے لئے ضروری اور موافق ہے، نیز دوسری ضروریات جیسے کہ بارش کی مقدار درجہ حرارت وغیرہ کی موزونیت جاننے کے لئے بینگورہ، ریسرچ سٹیشن نے دیر میں مختلف مقامات پر چائے کے تجرباتی پلاٹ لگائے ہیں، جن کے نتائج کافی حوصلہ افزا ہیں۔

(ب) ہاں یہ درست ہے کہ دیر بالا میں بے موسمی سبزیاں (Off-season) اگائی جاسکتی ہے، آف سیزن سبزیاں پر کی گئی، تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ دیر بالا میں بھی آف سیزن سبزیات کی کاشت کامیابی سے ہو سکتی ہے، دیر بالا میں دیر ایریا سپورٹ پراجیکٹ (DASP) کے تعاون سے زرعی تحقیقی و توسیعی

شعبہ جات زمینداروں کے کھیتوں میں ٹماٹر، مٹر، بھنڈی، گو بھی اور شلغم کے نمائشی پلاٹ لگائے ہیں اور زمینداروں کو ان فصلات سے متعلق معلومات بھی فراہم کرتے ہیں۔

چائے کے لئے وہ زمین تیزابیت 4.5 سے 6.5 تک ہو موزوں ہوتی ہے، ایسی زمینیں بالائی دیر میں بھی پائی جاتی ہیں، زرعی تحقیقاتی مرکز سوات چائے کے پودے تیار کر کے موزوں زمین والے زمینداروں کو مفت مہیا کرتا ہے اور دیر ایریا سپورٹ پراجیکٹ کے تعاون سے دیر میں مختلف مقامات پر تجرباتی پلاٹ لگائی ہیں، پچھلے دو سالوں کے دوران دیر میں مندرجہ ذیل مقامات پر چائے کے تجرباتی پلاٹ لگائے گئے ہیں۔

فہرست برائے چائے تجرباتی پلاٹس

نمبر شمار	زمیندار کا نام	گاؤں کا نام	ضلع
1-	محمد ایوب خان	تکر کوٹ	دیر بالا۔
2-	محمد ایاز	پنا کوٹ	دیر بالا۔
3-	مفتاح الدین	پنا کوٹ	دیر بالا۔
4-	حبیب الرحمان	پنا کوٹ	دیر بالا۔
5-	ہمایون خان	قلانڈی	دیر بالا۔
6-	محمد زکریا	قلانڈی	دیر بالا۔
7-	شریف الدین	بیسوڑ	دیر بالا۔
8-	افتخار	گنڈیگار	دیر بالا۔
9-	دواخان	چکیا تنڑ	دیر بالا۔
10-	محمد پرویز	بانڈی خوڑ	دیر بالا۔
1-	نقیب احمد	شمر باغ	دیر پائین۔
2-	محمد ایوب	شمر باغ	دیر پائین۔
3-	شیر زمان	شمر باغ	دیر پائین۔
4-	کریم خان	رانڈی	دیر پائین۔

5-	گل زادہ	جنگی	دیر پائین۔
6-	حاجی گل شیر	تالاش	دیر پائین۔
7-	امیر عباس خان	تالاش	دیر پائین۔
8-	اکبر خان	بیرور حیم آباد	دیر پائین۔

85۔ مولانا محمد عصمت اللہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے کے مختلف محکموں میں بعض اہم عہدوں پر باہر سے ملازمین کنٹریکٹ بنیادوں پر تعینات ہیں:

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(1) مذکورہ محکموں میں تجربہ کار افسران کے ہوتے ہوئے باہر سے کنٹریکٹ کی بنیاد پر تعینات کرنے کی ضرورت کیوں محسوس کی گئی:

(2) مذکورہ افسران کی تنخواہ اور دیگر ماہانہ اخراجات کی تاحال محکمہ وار تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکرم خان درانی (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں، ان کی محکمہ وار تفصیل آخر میں دی گئی ہے۔

(ب) (1) اس تفصیل کے مطابق بعض افسران کی تقرری ناگزیر تھی، خطہ کی مخصوص جغرافیائی صورت حال کو پیش نظر رکھتے ہوئے بعض محکموں میں یہ تقرریاں کی گئی ہیں، ان میں محکمہ داخلہ، محکمہ ورکس اور کمشنر افغان مہاجرین شامل ہیں، بعض دوسرے محکموں میں تجربہ کار افسران کی عدم دستیابی کو مد نظر رکھتے ہوئے تقرریاں کی گئیں تاکہ انکے وسیع تجربہ سے فائدہ اٹھایا جاسکے، ان میں اے آئی جی (بم ڈسپوزل) اور کمانڈنٹ، ملاکنڈ لیویز شامل ہیں۔

بعض محکموں میں تکنیکی بنیاد پر تقرریاں کی گئیں ہیں اور انہیں مخصوص پراجیکٹ دیئے گئے ہیں، جن کی تکمیل مقررہ مدت میں پوری کرنی تھی، ان میں گورنر معائنہ ٹیم محکمہ آبپاشی وغیرہ شامل ہیں، چونکہ ان افسران کی تقرریاں مخصوص مدت کے لئے کی گئی ہیں، لہذا جو نہی انکی مدت ملازمت پوری ہوگی انہیں فارغ کر دیا جائے گا اور انکی ملازمت کی کوئی توسیع نہیں کی جائے گی۔

(1) مذکورہ افسران کی تنخواہ کی تفصیل محکمہ درج ذیل ہے۔

LIST OF OFFICERS EMPLOYED ON CONTRACT AS ON 1/2/2003.

S. No.	Name of Officer/BPS	Present posting	Period of contract employment	Monthly emoluments
1.	Brig (R) Safdar Hessian (BS-20)	Secretary W&S Deptt	Two years from 1.8.2001 to 31/7/2003	Rs. 29,340/-
2.	Brig.(R) Mahmood Shah (BS20)	Secretary Home & TAS Deptt	Two years from 11.9.2002 to 10.9.2004.	Rs. 32,405/-
3.	Brig.(R) Javed Abbas Chaudhry (BS20)	Managing Director Abaseen Construction corporation	Two years from 29.11.02 to 28/11/04. His terms & condition are under process in Finance Deptt.by Works & Services Deptt	Not yet decided
4.	Brig (R) Mushtaq Ahamd Alizai (BS20)	Commissioner Afghan Refugees NWFP	Two Years from 23.01.2002 to 22.01.04	Rs. 29,340/-
5.	Col (R) Marwat Khan (BS19)	Addl Secretary W&S Deptt	Two years from 01.10.2001 to 30.9.03	Rs. 25,000/-
6.	Lt.Col.(R) Said Rasool (BS-19)	Commandant, Malakand Levies.	Two years from 05.11.02 to 4.11.04. His terms & condition are under process in Finance Deptt. Sent by Home & TAS Deptt.	Not yet decided.
7.	Mr. Abdul Latif Gandapur (BS-19)	Member Governor Inspection Team	Two years from 7.03.02 to 6.03.04	Rs. 14,983/-
8.	Lt.Col (R) Rukhnuz Zaman (BS-18)	Deputy Secretary W&S Deptt.	Two years from 1.10.02 to 6.03.04.	Rs. 14,983/-
9.	Maj.(R) Arif Muneer (BS-18)	AIG Bomb Disposal Squad	Two years from 30.3.2002 to 29.03.04	Rs. 21,754/-
10.	Maj.(R) Abuds Salam (BS-18)	District Administer, Afhan Refugees, Haripur	He was an employee of the defunct RTB. No record of his contract appointment exists in E&A Deptt. He has filed a writ petition in the Peshawar High Court Circuit Branch,	Rs. 16,717/-

			Abbottabad, His case therefore, Subjdice	
11.	Lt.Col.(R) Maqsood Ali Khan (BS-19)	Project Director Hazara University	Two years w.e.f 15.9.2001.Terms & Conditions have been settled by Sec Higher Ed.Deptt.	Rs. 17,123/-
12.	Mr. Raqib Khan	Director General, Small Dams, Organization	Two years w.e.f 14.12.02 Terms & condition are under process by Irrigation Power Deptt.	Rs. 60000/-
13.	Mr. Muhammad Younis Marwat	Managing Director SHYDO	From 26.12.02 to 27.3.04. His Terms & conditions are under process in Finance Depts.	Rs. 33,134/-

88۔ مولانا عصمت اللہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ نئے بلدیاتی نظام کے تحت ڈپٹی کمشنر اور اسسٹنٹ کمشنر کی آسامیاں ختم کر دی گئی ہیں

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ سابقہ ڈپٹی کمشنر اور اسسٹنٹ کمشنرز کے پاس کافی مراعات تھیں، مثلاً گاڑیاں، دفاتر، رہائش گاہیں اور فرنیچر وغیرہ

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو موجودہ نئے نظام کے تحت قانون مذکورہ مراعات اگر کسی کو حاصل ہیں تو ضلع کوہستان کی تحصیل پٹن اور داسو کی گاڑیاں تاحال کس کس کے زیر استعمال ہیں / تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکرم خان درانی (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ج) ضلع کوہستان کی تحصیل پٹن اور داسو کی گاڑیوں کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

1۔ ضلع ناظم کوہستان	KH-1001	پہچرو قابل استعمال۔
2۔ ضلع نائب ناظم کوہستان	KH-4676	لینڈ کروز قابل استعمال۔
3۔ ڈسٹرکٹ کوارڈینیٹیشن آفیسر	KH-2002	موٹر کار قابل استعمال۔



موٹر کار قابل استعمال۔	KH-1004	4۔ ڈسٹرکٹ کوارڈینیٹیشن آفیسر
	سپیشل ڈیوٹی	
بحیرہ قابل استعمال۔	SW-5832	5۔ تحصیل ناظم داسو
ڈبل کمین قابل استعمال۔	KH-1028	6۔ تحصیل ناظم پٹن
ڈبل کمین قابل	KHA-1023	7۔ تحصیل ناظم پالس
		استعمال۔
قابل استعمال۔	KH-1022	8۔ اے ڈی اوصحت کوہستان
قابل استعمال۔	PRA-1766	9۔ ایضاً
قابل استعمال۔	KH-12186	10۔ ایضاً
قابل استعمال۔	IDC-2613	11۔ ایضاً
قابل استعمال۔	KH-1024	12۔ ایضاً
قابل استعمال۔	1022	13۔ ای ڈی اوزراعت کوہستان کے ایچ 1022
قابل استعمال۔	DNA-144	14۔ ایضاً
قابل استعمال۔	KH-1030	15۔ ای ڈی او فنانس، پلاننگ کوہستان
نا قابل استعمال۔	X-68-2424	16۔ ای ڈی او ایجوکیشن کوہستان
سوزکی چیپ قابل استعمال۔	SW-38	17۔ ای ڈی او ورکس اینڈ سروسز کوہستان
سوزکی چیپ قابل استعمال۔	KH-1024	18۔ ایضاً
ڈبل کیب قابل استعمال۔	KH-1008	19۔ ڈی ایف او کوہستان
ڈبل کیب قابل استعمال۔	KH-1024	20۔ ڈپٹی ڈائریکٹر ورکس کوہستان

### اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: Next اراکین کی رخصت، جن معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں، بغرض منظوری یون کے سامنے پیش کرتا ہوں، اسمائے گرامی ہیں، جناب حسین احمد

کانجو، منسٹر صاحب، آج کے لئے، جناب عبدالماجد خان، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب قلندر خان لودھی صاحب، ایم پی اے، 30/4/2003 تا 4/5/2003 کے لئے، جناب سید قلب حسن صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، بغرض منظوری ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں، Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

تعییناتیوں و تبادلوں سے متعلق خصوصی کمیٹی کی تشکیل

Mr. Speaker: A Special Committee Consisting of the following Members, is hereby constituted under rule 194 of the Provincial Assembly of the NWFP Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, to examine whether or not the postings and Transfers made recently in various Government Departments, particularly in Education and Health Departments, wherein conformity with rules and regulations, the Committee should submit its report to the House as early as possible:-

- |                                            |          |
|--------------------------------------------|----------|
| 1. Mr. Akramullah Shahid, Deputy Speaker.  | Chairman |
| 2. Mr. Siraj ul Haq, Minister for Finance. | Member   |
| 3. Mr. Zafar Azam, Minister for Law.       | Member   |
| 4. Maulana Amanullah Haqqani, MPA.         | Member   |
| 5. Mr. Anawr Kamal Khan Marwat, MPA.       | Member   |
| 6. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA.              | Member   |
| 7. Shahzada Muhammad Gustasip Khan, MPA.   | Member   |
| 8. Syed Murid Kazim Shah, MPA.             | Member   |
| 9. Mr. Bashir Ahmad Bilour, MPA.           | Member   |
| 10. Mr. Muzaffar Said, MPA.                | Member   |
| 11. Mr. Habib-ur-Rehman Khan, MPA.         | Member   |
| 12. Mr. Hafeezullah Khan Alizai, MPA.      | Member   |
| 13. Maulana Mohammad Asmatullah, MPA.      | Member   |

The Ministers concerned of the Departments will be ex-officio Members of the Committee.

Mrs. Riffat Akbar Swati: Mr. Speaker sir, Thank you very much for not including anybody from our side.

(Applause)

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ کی یہ بات بجا ہے، لیکن جتنے بھی پارلیمنٹری لیڈرز ہیں، ان سب کو Accommodate کیا ہے۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: اب ہمیں کچھ ایسا سلسلہ کرنا پڑیگا کہ ہم جو خواتین بیٹھی ہیں، ہم اپنے پارلیمنٹری For and Against کے دو لیڈرز بنالیں تاکہ ہماری بھی کوئی حیثیت ہو۔

جناب سپیکر: بالکل یہ حق آپ کو حاصل ہے۔۔۔۔

(تہقہے)

محترمہ صابرہ شاکر: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ صابرہ شاکر: میں آپکی توسط سے سپیشل پریس والوں سے ایک ریکویسٹ کرنا چاہتی ہوں کہ یہ آج کل مسلسل خاصکر یہ پینٹ شرٹ کے بارے میں جو قرارداد پاس ہوئی تھی، اسکا مقصد سراج الحق صاحب نے بالکل بیان کیا تھا، اس کا مقصد یہ تھا کہ اسکی وجہ سے Inferior complex جو بچوں میں پیدا ہو رہا ہے، اسکو ختم کیا جائے اور کیونکہ شلوار قمیض جو ہے، وہ ہمارا مشرقی لباس ہے اس لئے اسکو رائج کیا جائے، لیکن یہاں پر لوگوں کے ذہنوں میں وہ چیز اتنی غلط گئی اور آج کے اخبار میں آیا ہے کہ پردے کے متعلق ایک قرارداد پاس ہوگئی تو آپ سوچئے آپکا تو حق ہے کہ آپ لوگوں میں آسانیاں پھلائیں، یہ تو نفاذ شریعت سے پہلے ہی لوگوں کو ڈر یا جا رہا ہے تو اس سے اسلام کو نقصان پہنچ رہا ہے۔۔۔۔

(تالیاں)

محترمہ صابرہ شاکر: ہمارا کچھ نہیں جاتا، وہ کہتے ہیں نا، ایم ایم اے حکومت کا کچھ نہیں ہوتا، لیکن پلیز یہ آپ ایسا نہ کریں۔

تحریر: التواء

جناب سپیکر: جی، جی، Next - Mr. Anwar Kamal Khan, MPA, Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, Mr. Iqbal, MPA, and Shahzada Muhammad

Gustasip Khan, MPA, to please move their joint Adjournment motion No. 5, and Mr. Pir Muhammad Khan, MPA, may also move his similar adjournment motion No. 88, on the same subject.

جناب اسرار اللہ خان: جناب سپیکر صاحب! پروں جناب سردار صاحب ایڈجنرنمنٹ موش پیش کرے وو، ہغہ باندی قرارداد پاتے دے جی، زہ وایم چہی دا قرارداد۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ان شاء اللہ دتی بریک نہ پس بہ واخلو، دتی بریک نہ پس۔  
محترمہ صابرہ شاکر: سپیکر صاحب ایک بات یہ ہے کہ میں قرارداد کی بات نہیں کر رہی، میں کہہ رہی ہوں کہ پریس والی اسکو غلط تشہیر نہ کریں۔

جناب سپیکر: انہوں نے نوٹ کر لیا ہے، مسٹر انور کمال خان، ایم پی اے۔  
جناب انور کمال خان: جناب سپیکر! زہ مشکور یمہ، دا یو ایڈجنرنمنٹ موشن کہ تاسو تہ یاد وی، نوپہ دی تیر سیشن کبھی ما او عبدالاکبر خان او زمونہ نورو ملگرو دا ایڈجنرنمنٹ موشن پیش کرے وو، چہی کوم دا سمبلی دا بلڈنگ دلتہ جویری لگیا دے، ددی پہ سلسلہ کبھی تاسو حکم مطابق دلتہ یو بریفنگ دے اسمبلی ممبرانوتہ ورکرے شوہی وو، چہی ہغہ کبھی اکثریت۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: موشن خو واوروہ کنہ، تاسو سرہ کاپی نشتہ؟  
جناب انور کمال: ماتہ ئے دہغہ کاپی نہ دہ را کرے۔  
جناب سپیکر: کاپی نشتہ؟

جناب انور کمال خان: او جی زہ پہ زبانی درتہ تیر کرم جناب، جناب عالی! "اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم اور فوری نوعیت کے عوامی مسئلے پر بحث اور تحقیقات کی اجازت دی جائے جو کہ موجودہ صوبائی اسمبلی کی بلڈنگ کے توسیعی منصوبے کے ٹینڈر اور جگہ کے معاملات کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے اور جس میں کافی حد تک بے قاعدگیاں کی گئی ہیں، اس مسئلے پر عوام میں بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے، بحث کی اجازت دی جائے" نو جناب والا! خہ وخت کبھی چہی ہغہ بریفنگ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: زما خیال دے خودا تھول Movers چھی دی، Number by number  
دغہ پیش کھری نو بیا دھغی نہ پس عبدالاکبر خان، ایم پی اے۔  
جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! کاپی تو ہمیں بھی نہیں ملی۔

جناب سپیکر: اچھا۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی  
جائے، جو اسمبلی کی بلڈنگ بنانے کے سلسلے میں۔۔۔۔۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب، زبانی نہ شی پیش کولے، دے بہ اول  
Written لولی۔۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب عبدالاکبر خان: ما خان سرہ لیکلئی دی خودا خیال دے تہ نہ وینے، تاتہ خو  
ئے نہ شم بنود لے، ما خان سرہ لیکلئی دی۔

جناب پیر محمد خان: نہ تہ زبانی لگیا ئے، اول بہ کاپی ستا خیل پید۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: کاپی ما سرہ دہ کنہ، تہ نہ وینے۔

جناب پیر محمد خان: نہ According to the rules تہ۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: دغہ نہ دہ۔

جناب پیر محمد خان: نہ جی، رولز تالہ اجازت نہ در کوی۔

جناب عبدالاکبر خان: ماتہ اووایہ پہ کوم خائے کنبی ئے لیکلی دی؟

جناب پیر محمد خان: رول نمبر 206 دے جی، رول 206 دے اول اولولی۔

جناب سپیکر: جناب عبدالاکبر خان صاحب!

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! اسمبلی کی کارروائی روک کر فوری اور مفاد عامہ کے مسئلے پر بحث اور  
تحقیق کی اجازت دی جائے، جو کہ موجودہ اسمبلی کی بلڈنگ کے توسیعی منصوبے کے ٹینڈر اور جگہ کے

معاملات کی وجہ سے پیدا ہوا ہے اور جس میں کافی حد تک بے قاعدگیاں کی گئی ہیں، اس مسئلے پر عوام میں بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے، اس لئے اس پر بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: مسٹر حامد اقبال ایم پی اے، (Absent) شہزادہ محمد گستاپ خان، ایم پی اے۔

شہزادہ محمد گستاپ خان: تھینک یوسر، جناب عالی! اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم اور فوری نوعیت کے عوامی مسئلے پر بحث اور تحقیقات کی اجازت دی جائے، جو کہ موجودہ صوبائی اسمبلی کی بلڈنگ کے توسیعی منصوبے کے ٹینڈر اور جگہ کے معاملات کی وجہ سے پیدا ہوا ہے اور جس میں کافی حد تک بے قاعدگیاں کی گئی ہیں، اس مسئلے پر عوام میں بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے، لہذا بحث کی اجازت دی جائے، تھینک یو۔

Mr. Speaker: Mr. Pir Muhammad Khan, MPA, also move his adjournment motion No. 88, on the same subject.

جناب پیر محمد خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب! بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ محترم جناب سپیکر صاحب! میں آپ کی توجہ ایک انتہائی اہم معاملے کی طرف مبذول کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ صوبہ سرحد اسمبلی کے ممبران بالکل ناک نیچے کروڑوں روپے کی خرد برد جاری ہے اور ہم ممبران اسمبلی اپنی آنکھوں سے یہ تماشا دیکھ کر حیران اور انگشت بہ دندان ہیں، اسمبلی کے لئے نئی منظور شدہ بلڈنگ کے جاری کام پر کتنے کروڑوں روپوں کی خرد برد کی جا رہی ہے اور جس پر پراجیکٹ کی منظوری سے چیف انجینئر نے خود بھی انکار کیا تھا، منظوری سے چار ماہ قبل یعنی پیشگی کام شروع کیا گیا، چنانچہ کروڑوں کے اس خرد برد پر بحث کر کے ایک سپیشل کمیٹی کے ذریعے تحقیقات کی جائے، شکریہ۔

Mr. Abdul Akbar Khan: Mr. Speaker! I am on a point of order.

جناب سپیکر: جی۔

جناب عبدالاکبر خان: دائر اہم پوائنٹ آف آرڈر پہ دے دی، دے پہ دارولز تقریباً تقریباً خہ نہ خہ مونبرہ تاسوتہ ہم زر زر پہ گوتہ کہو او کہ مویاد شی مونبرہم دغہ شان یاد کړی دی، ممبر صاحب زما ایڈجنرمنٹ موشن اورولو بانڈی پوائنٹ آف آرڈر Raise کہو او ہغہ د رول 206 حوالہ ور کہلہ نو 206 وائی، "A motion or amendment shall not be moved in a form different from that in which it appears on the notice paper unless the speaker, in his

discretion, permits it to be moved in any altered form”

اولگیدہ چہی Different form کبہی زہ پیش کومہ؟

جناب سپیکر: ہاں، ہاں۔

جناب عبدالاکبر خان: دا خو ہغہ سرہ تعلق ساتی، چہی ما پیش کیری یو شان۔۔۔۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب دے نوٹس کبہی بہ دا لیکلی چہی کوم شکل کبہی

نوٹس ور کوئی۔۔۔۔

Mr. Speaker: The point raised by honourable Pir Mohammad Khan, was not relevant.

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you, Sir.

جناب انور کمال خان: اجازت بہ وی سر۔

جناب سپیکر: جی، انور کمال خان!

جناب انور کمال خان: جناب سپیکر، زہ مشکوریمہ، دا ایڈجنرنمنٹ موشن، ما عرض

کولو چہی تا سو یو بریفنگ دلته Arrange کرے وو او ہغہ بریفنگ کبہی زمونبرہ

دے اسمبلی او د مختلف، Sorry میں معافی چاہتا ہوں میں اردو میں بات کروں گا تو اسی سلسلے میں

ایک میٹنگ بلائی گئی تھی اور اس میں بریفنگ دی گئی تھی، جبکہ سیکرٹری ہیلتھ اس وقت بریگیڈیئر صفدر اعوان

نے ہمیں بریفنگ دی تو وہ جو Slides ہمیں دکھا رہے تھے، ان Slides سے یہ پتہ چلا کہ جو طریقہ کار

ٹینڈر کا یا کام کی نوعیت کا، شروع کرنے کا ہوتا ہے وہ یہ تمام اراکین اسمبلی اس سے بخوبی واقف ہیں کہ جب

آپ کوئی کام کرتے ہیں تو سب سے پہلے اسکے ٹینڈر Float کئے جاتے ہیں، جس میں مختلف کنٹریکٹرز جو کہ

کو ایفالی کرتے ہیں، وہ آتے ہیں اور اپنی اپنی Bids دیتے ہیں، جو کو ایفائیڈ ہوتے ہیں، جب انکے وہ ٹینڈر

کھولے جاتے ہیں اسکے بعد جس کا سب سے Lowest tender ہوتا ہے وہ Accept کیا جاتا ہے اور جب

ٹینڈر Accept کر لئے جاتے ہیں تو اسکے بعد انکو ورک آرڈر ایشو کیا جاتا ہے اور ورک آرڈر ایشو کرنے کے

بعد انکو اجازت ملتی ہے کہ وہ اس پر کام شروع کریں، یہی طریقہ کار تمام عمر سے رائج ہے اور وہ یہی طریقہ کار

ہونا چاہیئے، لیکن جب وہ بریفنگ ہمیں دے رہے تھے تو اس سے یہ پتہ چلا کہ اگست 2002 میں انہوں نے

سب سے پہلے یہاں پر کام شروع کیا، ہمارے محترم گورنر صاحب یہاں پہ آئے اور انہوں نے Ground

breaking ceremony کے ذریعے انکوائزٹ دی اور کام شروع کیا گسٹ میں، پھر جا کر کام شروع کرنے کے بعد اور اجازت دینے کے بعد، ابھی یہ بھی پتہ نہیں ہے کہ اسکا ٹھیکیدار کون ہوگا، کس کے کھاتے میں یہ ٹھیکہ جائے گا، لیکن ستمبر کے مہینے میں ٹینڈر Float ہو رہے ہیں اور پھر جا کر ستمبر یا اکتوبر میں کہیں وہ ٹینڈر منظور ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر: انور کمال خان! زما خپل خیال کہ شارٹ غوندے خبری او کړی خکه چي خلور پینځه موورز دی۔

جناب انور کمال خان: راخلم ئے د سر نه دا اور سیدم۔

جناب سپیکر: دا پروسیجر دے یا خود Admission د پارہ دے، مطلب دا دے۔

جناب انور کمال خان: زه بس آخیرنی خبره دلته کومه۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس صحیح شوه Shortly۔

جناب انور کمال خان: کار پرے شروع شو او ورک آرڈر ئے پہ نومبر کبھی پرے ورکے دے، اوس مونبرہ دا وایو چي یو طرف ته خود چیف انجینئر دا رپورٹ دے چي دا خائے فت نه دے او هغې د پارہ چه بیس کروړ روپو پراجیکٹ دے نو بیا ئے Revised estimates د تین کروړ روپو مزید ورکړو، مونبره د امحسوسوؤ، مونبره د محسوسوؤ چي دا د عوامو پیسه ده دا د خوارانو، غریبانو پیسه ده، د دې تپوس کولو ز مونبره حق شته، لہذا مہربانی او کړی، دا کمیٹی ته حوالہ کړی چي د دې تحقیقات او کړی او رپورٹ په اسمبلی کبھی پیش کړی۔

جناب سپیکر: منشر صاحب۔

ملک ظفر اعظم (وزیر قانون): میں آپکی وساطت سے عبدالاکبر خان صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ ایڈجرمنٹ موشن کے زمرے میں آتا ہے؟ ٹھیک ہے آپ نے ایڈمٹ کیا ہوا ہے، لیکن کیا یہ ایڈجرمنٹ موشن بن سکتا ہے؟

جناب انور کمال خان: اسکو تو میرے خیال میں زیر بحث بھی نہیں لانا چاہیئے، یہ تو آپکی اتھارٹی کو چیلنج کرنے کے مترادف ہے، ایک دفعہ آتی ہے تو وہ اسکا مطلب ہے کہ بن گئی ہے بن کر آئی ہے۔



جناب سپیکر: ہاں۔

جناب عبدالاکبر خان: اگر نہ ہوتی تو نہ آتی۔

جناب انور کمال خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: انور کمال خان صاحب!

جناب انور کمال خان: جناب سپیکر This has become the property of the House

آپ نے اسکو Accept کر لیا ہے اور آج کے ایجنڈا یہ ہے، اس پر بحث نہ کریں۔

Mr. Speaker: That stage is over.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے، آپ کی بات صحیح ہے کہ اگر اسکو ایڈمٹ کرتے ہیں یا کمیٹی کے پاس بھیجے ہیں تو دوسری سٹیج ہے، اس وقت میں اس پر دو چار باتیں کرنا چاہتا ہوں، ایک تو یہ کہ اس اسمبلی کے لئے جناب سپیکر Hundred کنال کی زمین حیات آباد میں لی گئی اور وہ صرف اسمبلی کے نام پر لی گئی ہے اور خریدی گئی ہے کہ وہاں پر سارا سیکرٹریٹ بنے گا اور اسکے لئے 1988 میں بھی، 1990 میں نقشے بھی بنے اور سب کو کچھ ہوا، اب یہاں پر I don't know کہ ضرورت محسوس ہوئی، لیکن اس وقت کا جو چیف انجینئر تھا، جو اس صوبے کا خاصکر ور کس میں سب سے اعلیٰ ٹیکنکل آدمی ہوتا ہے، اس نے اسکو ٹیکنکل گراؤنڈ یہ Oppose کیا Technically this soil is not feasible اتنا لوڈ یہ Soil نہیں لے سکتی، یہ جگہ غلط ہے نہ صرف اسکی Soil اتنا لوڈ لے سکتی ہے، بلکہ جو آئندہ پچاس سالوں کے لئے آپ بنا رہے ہیں اور اتنا Congestion ہو جائے گا، پچاس سالوں میں کہ یہ جگہ Feasible نہیں ہے، اسکو او ایس ڈی بنا دیا گیا اور جناب سپیکر جب Per-qualification ہو رہی تھی، کیونکہ یہ جو ٹینڈر کا طریقہ کار ہے اس میں پہلے Pre-qualification ہوتی ہے پھر جو Pre-qualify ہوتے ہیں پھر وہ Competition میں آتے ہیں تو ستاون کنٹرکٹرز نے پری کوالیفیکیشن کے لئے درخواست دے دی، چیف انجینئر جو ٹیکنکل آدمی ہے وہ اسکو غلط ثابت، پھر جب لیبارٹری کو بھیجا گیا تو Soil اتنی کمزور تھی کہ وہ اس بلڈنگ کے لوڈ کو برداشت نہیں کر سکتی تھی تو پھر انکے Rates enhance کر دیئے کہ نیچے آپ سریاڈالیں اور سیمنٹ ڈالیں تو دو ڈھائی تین کروڑ روپے اس طرح اس پر Cost آگئی اور میں ایک بات اور بتاؤں، ہم نے جو اس وقت حساب لگایا جناب سپیکر، تقریباً میرے خیال میں بائیس سو روپے Per

square feet، بائیس سو روپے Per square feet میرے خیال میں امریکہ میں ریٹ ہو تو ہوگا، پاکستان میں تو بائیس سو روپے Per square feet، کیونکہ حیات آباد میں آپ کو Fresh بلڈنگ بائیس سو روپے، پانچ سو، چھ سو سے زیادہ نہیں آتا اور اس بائیس سو میں کار پارک بھی بائیس سو روپے Per square feet آپ نے ٹھیکہ دار کو دیا ہے، میرے خیال میں اس سے زیادہ ظلم، ایک طرف تو آپ کہتے ہیں کہ یہ صوبہ غریب ہے، لوگوں کو نکال رہے ہیں، پنشن نہیں دے رہے ہیں، کنٹریکٹ پہ لوگ لے رہے ہیں اور دوسری طرف بائیس، چھبیس کروڑ روپے، آپ پانی میں پھینک رہے ہیں اور صرف ایک ٹھیکہ دار کو خوش کرنے کے لئے تو جناب میری ریکویسٹ ہے کہ اسکو کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، شہزادہ گتاسپ خان صاحب!

شہزادہ محمد گتاسپ خان: سر، اس پر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ زریں خیالات سے اس ایوان کو مطلع فرمائیں۔

شہزادہ محمد گتاسپ خان: سر! اس ضمن میں انور کمال خان صاحب اور عبدالاکبر خان صاحب کافی چیزیں آپ کے نوٹس میں لے آئے ہیں، میں زیادہ اس بات کو Repeat نہیں کرنا چاہتا ہوں گا، میں اس میں صرف یہ کہوں گا کہ صوبائی اسمبلی کی اپنی Credibility کا سوال ہے اس لئے کہ جس طرح پیر محمد خان صاحب کی تحریک التواء کی تحریک آئی کہ صوبائی اسمبلی کے ممبران کی ناک کے نیچے ایک بڑی بے قاعدگی عمل میں آرہی ہے اور اگر ہم اسے چیک نہیں کر سکتے، اس کی پیش بندی نہیں کر سکتے تو میرا خیال ہے لوگ ہم سے مایوس ہو جائیں گے تو میرے خیال میں سر، میری یہ رائے ہے کہ اس پہ آپ سپیشل کمیٹی بنائیں اور یہ معاملہ اس کے حوالے کریں، تاکہ ساری باتیں سامنے آسکیں کہ اس میں کیا بے قاعدگی ہوئی ہے؟ اگر سچائی ہوگی، وہ بھی سامنے آجائے گی اور اگر کوئی غلطی ہوگی، وہ بھی سامنے آجائے گی۔

جناب سپیکر: بشیر احمد بلور صاحب!

جناب بشیر احمد بلور: دیرہ مہربانی سپیکر صاحب، تاسو دا ٲول او گورئ نو دے ایڈجرنمنٹ موشن کنہی دوئ دا Clear cut لیکلٹی دی چہ "ٹینڈر اور جگہ کے معاملات کے وجہ سے پیدا ہوا اور جس چیز میں کافی حد تک بے قاعدگی کی گئیں" تینڈر بارہ کنہی

دے، دے کبني هڊو خه خبره نشته او خنگه چي تاسو ته عبدالاکبر خان هم خبره اوکره چي بدقسمتي دا ده چي دے کبني زمونره صوبے نه يو تهیکيدار هم نشته، دوه تهیکيداران چي دي، هغه اسلام آباد نه دي او شپري تهیکيداران چي دي هغه دلاهور نه دي، نو هم هغوي پکبني کواليفائيدي دي، باقي زمونره صوبه کبني دا دومره لوئے لوئے تهیکيداران دي، هغبد پاره هيخ جواز نه وو چي هغوي ته خه تيندر ملاؤ شي، بيا داسي نه چي تاسو هغه وخت نه، دا بريفنگ ستاسو مهرباني سره شوې وو هغې کبني مونره داریکويست اوکرو چي دا دلته بلڊنگ جوړيدل دومره زياته دے، دومره زيات Congested علاقه ده چي دا خومره شل کاله يا سل کاله به تيريدے چي دلته دا اسمبلي او دا مونره اوس چي راځو نو دومره دلته بهيرے وي چي نيمه نيمه گهنته روڊ بند وي نو دے پاره مخکبني حکومتونو سل کناله دوه سوه کناله زمکه حيات آباد کبني آغسته ده اوپکار ده چي هلته دا جوړ شوې وے خو اوس خير تاسو دا وائيل چي يره دے باندې دومره اولگيدے، د حکومت پيسے پرے ضائع کيري نو مهرباني اوکري چي دا د کميتي ته حواله شي او دا خه تيندرے چي شوې دي، دا خنگه چي عبدالاکبر خان او وائيل دغه شانتے ما سره هم دا ریکارډ پروت دے چي بائيس سو روپے Per square feet باندې په دنيا کبني چرته داسي ريت نشته خاصکر پاکستان کبني، نو دا دے کميتي ته حواله شي، هلته د Thrash out شي چي زياته شوې دے نو د عوامو پيسے دي يا په هغې باندې ډسکشن اوشي۔

جناب سپيکر: سراج الحق صاحب۔

جناب سراج الحق (سينيئر وزير): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپيکر صاحب! مونره دا غوارو چي تمام معاملات بالکل صاف او شفاف وي او د عوامو نه او بيا خاصکر د اسمبلي د ممبرانو نه هيخ شے پت او پناه نه دے پکار او اوس چي، چونکه جمهوريت بحال دے او عوامي نمائندگان د ډي وطن په هر اهم معامله کبني شريک دي، د ډي وجه نه مونره د ډي خبري حمايت کوؤ چي دا دے کميتي ته حواله شي او د قوم په مخکبني دے هره خبره راوړلے شي۔

جناب سپيکر: دا ايډمشن د پاره مطلب دا دے چي۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: زما خیال دے هغوہی خو وائی چہی کمیٹی ته په حواله شی نو د Admission ضرورت خو نشته، The motion should be referred to the Special Committee Constituted by Speaker.

جناب سپیکر: نه سپیشل نه، ور کس ایند سروسز Concerned کمیٹی ده۔

The adjournment motion moved by honorable Members is to be referred to the Standing Committee concerned. Is it the desire of the House that the motion moved by honorable Members may be referred to the concerned Standing Committee? Those who are infavour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The motion is referred to the concerned Standing Committee. Next Maulana Amanullah Haqqani, MPA, to please move his adjournment No. 140. Maulana Amanullah Haqqani, MPA, Please.

مولانا امان اللہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اسمبلی کی کارروائی روک کر ایک اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے اور وہ یہ کہ ایک مصلحت کے تحت یونیورسٹی کے ایک انتہائی جوئیئر شخص کو قواعد و ضوابط کے برعکس پشاور یونیورسٹی کے وائس چانسلر کے اہم منصب پر تعینات کیا گیا ہے، جس کی وجہ سے موصوف دیدہ دلیری سے باقاعدگیوں اور اقرباء پروری پر عمل پیرا ہے، چونکہ موصوف نظریاتی طور پر ایک مخصوص طبقے سے تعلق رکھتا ہے اور طلباء کی اکثریت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے کھلے عام پرچار کر رہا ہے، جس سے طلباء میں شدید بے چینی پائی جاتی ہے، جس کی وجہ سے کسی بھی وقت ناخوشگوار صورتحال پیدا ہو سکتی ہے، اس لئے ان حالات کا تدارک کرنے کے لئے کوئی جامع حل تلاش کریں اور اس اہم منصب کے شایان شان ایک قابل اور اچھی شہریت کے حامل شخص کو تعینات کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی!

مولانا امان اللہ: جناب سپیکر صاحب دا کوم ایڈجرنمنٹ موشن چہی ما بیان کرو، د دی متعلق زہ مختصراً یو خو خبری کول غوارم، ز مونر د پیسنور یونیورسٹی وی، سی چہی کوم شخصیت دے، هغه د دی علاقے تولو خلقو ته معلومه ده، چہی په پیسنور یونیورسٹی کنبی هغه کوم بے قاعدگیانے کوی، انتظامی عہدو بانڈی

چي کومے طريقي سره خلق راولي، پيڻور يونيورسٽي د پاره د 1974 ايڪٽ نافذ العمل دے، هغه 13 دهغه يوه دفعه ده، هغه هر وخت په عمل کښي راولي، حالانکه دا د هنگامي بنيادونو د پاره دغه دفعه ده او هغه په هغي باندې خپل من پسند افراد بهرتي کوي او بيا سينډيڪٽ نه د هغوي منظوري هم نه آخلي او جناب سپيکر صاحب! زه دے معزز ايوان ته درخواست کوم چي دوي په دې اهم مسئله باندې غوراو کړي او چي کوم کړتوونه د پيڻور يونيورسٽي وي سي کوي او مالي بے قاعدگيانے په يونيورسٽي کښي کولے شوې دي، هغه ټول يونيورسٽي ته پته ده، ټولو خلقو ته پته ده، دهغي تحقيقات دے اوشي، هغه يو خپل رسته دار له د کيبل د تنصيب د پاره تهپيکه ورکړي ده او په ايس تي سي هال کښي ئے هغه ته باقاعده دفتر هم الات کړے دے، دغه رنگے د UK نه ستره لاکه روپے هغه راوړے او د منصوبے په نوم باندې ئے راوړے، دهغي هيڅ ريکارډ بالکل نشته دے۔

جناب عبدالاکبر خان: ستره لاکه۔

مولانا امام الله حقاني: دهغي تحقيقات به جي، دا بيا د ايوان ذمه داري ده چي دهغي تحقيقات او کړي، د پراس پريکټس، دائے بحت کښي Allocate کړے دے چي پراس پريکټس نه کوي آمدني راخي، دهغي کومے پيسے راخي، دهغي هيڅ ذکر نشته، کيلنډرے ئے په يونيورسٽي کښي شائع کړے دي، هغه په ډيپارنټونو باندې په زور باندې خړ شوي او دهغه پيسو هيڅ حساب کتاب نشته دے، نوزه دا وایم چي دغه ايوان په دې باندې غوراو کړي چي د ډېڅه اوشي۔

جناب سپيکر: مولانا فضل علي صاحب، مسټر فاراډيډو کيشن۔

مولانا فضل علي (وزير تعليم): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

جناب شاه راز خان: جناب زه هم لږه خبره کول غواړم، نو که ماته اجازت راکوي نو۔۔۔۔

جناب سپيکر: چي منسټر صاحب جواب ورکړي، نو مطلب دا دے چي ډير څوک به پرے وائيل غواړي ځکه چي دا کوم صورت حال بيان شولو نو۔۔۔۔

جناب شاہ راز خان: خہ جی۔

وزیر تعلیم: زمونہ معزز رکن چي کومہ خبرہ مخے تہ راوہے دہ، انتہائی اہمہ دہ او پکار دہ چي مونہہ پہ ہغی باندي یو فیصلہ او کرو او بیا داسي خبرو کبني چي زمونہہ جناب عبدالاکبر خان صاحب او اوہ شامل شی نورہ ہم بیا خوند او کړئ ہغہ خبرہ جی (تہقے) ہغہ خبرہ نورہ ہم اہمیت اختیار کړی جی، طریقہ کار دا جی چي د یونیورسٹی او د بورڈ، دا زمونہہ ټول ایوان تہ معلومہ دہ، د دې تقرری چي کوم کبړی د وائس چانسلر د 1974 د ایکٹ د بلاندي د یونیورسٹی د ہغی سمری باقاعدہ گورنر صاحب تہ ځی او ہغوي تہ یو پینل لار شی نومونو او بیا ہغوي پہ ہغی کبند یو سري تقرری او کړئ او د ہغی تعیناتی او کړئ، دا ذوالفقار حسین گیلانی دے، 12/12/2000 کبني دوی تقرر شوې وو جی او دے دسمبر کبني د دوی وخت ہم آئندہ ختمیږی، خو کومہ خبرہ چي زمونہہ معزز رکن راوچتہ کړې دہ چي څومرہ زمونہہ نہ کیدے شی پہ ہغی باندي بہ باقاعدہ ایکشن اخلو او پہ دې باندي دوی تہ وایم چي گورنر صاحب سرہ بہ زہ پہ دې باندي خبرہ او کرم او چي کومے بے قاعدگی وی یا څہ وی نو باقاعدہ بہ مونہہ د ہغی نوټس اخلو او داسي بہ دا خبرہ نہ پریږدو۔

جناب سپیکر: جی، مظفر سید صاحب!

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب! پہ دې باندي ما ہم یو توجہ دلاؤ نوټس جمع کړے وو خو بہر حال دا ډیرہ بنہ دہ چي مولانا حقانی صاحب، ہغوي مخکبني شو۔ هر ورځ پہ یونیورسٹی کبني جلسے وی، جلوسونو دی، ہنگامے دی، د یونیورسٹی ماډل ایکٹ پہ شکل طالب علمان ہم د ہغی مخالفت کبني راوتی دی، اساتذہ ہم د ہغی خلاف راوتی دی، ټول پروفیسرز ہم د ہغی خلاف راوتی دی نوزہ ہم پہ فلور باندي مختصر دا مطالبہ کوم چي د یونیورسٹی ماډل ایکٹ ټولو خلقو مسترد کړے دے۔ دا ہم د یو فرد واحد د سوچ او د فکر نتیجہ دہ۔ دے وجہ نہ مونہہ د یونیورسٹی ماډل ایکٹ خلاف ہم پہ دې فلور باندي خبرہ کول غوارو او د منسټر صاحب او د دې ټول ایوان توجہ دے تہ راگر ځول غوارو چي پہ یونیورسٹی کبني دا کومہ بے چینی دہ پہ طالب علمانو کبني، پروفیسر

حضرات کبني، نو د هغې اثر ټول ډائريکټ مونږه باندي دے۔ دے وجه نه په سختی د دې خلاف نوټس واغستے شی۔ شکريه۔

جناب سپيکر: شاهراخان۔

جناب شاهراخان: جناب سپيکر! بسم الله الرحمن الرحيم! زما گزارش دا دے جی چې ما سره دا يو خط دے د پروگریسو ټیچرز ایسوسی ایشن یونیورسټی آف پشاور، دیکبني هغوې پورا تفصیلات لیکلنی دی چې زمونږه د وائس چانسلر صاحب مالی بدعنوانی او دپاکستان د بنیادی نظریئے خلاف چې دهغه کوم جزبات دی او کوم فری تی وی والا ځی او هغوې له انټریوگانے ورکوی او پته نشته هغه دین اکبری خیز جوړول غواړی په اسلامک سنټر کبني چې هغې کبني مونږه دا ټول مزهبنه یو ځائے کوؤ، څه نوے نوے شیونہ هغه سړی راولی په دغه Intellectual Institute کبني، زما گزارش دا دے چې که فرض کره دلته کبني عبدالاکبر خان صاحب او دا مشران نور ناست دی، کوم چې په دې بزنس زمونږه زیات بڼه پوهیږی۔ دلته او وائیلے شو چې دا دگورنر صاحب په اختیار کبني ده نو زما گزارش دا دے چې مونږه یو قرارداد دلته کبني پیش کوؤ د دې اسمبلی نه چې د پیسنور یونیورسټی جمله معاملات سره د دې وائس چانسلر چې کوم حرکتونه او کوم مالی بدعنوانی یا د نظریه پاکستان او داسلام خلاف چې د ده کوم خبرې او کوم Activities دی چې دهغې خلاف هم یوانکوائری او یو فیصلے ته ورباندي مونږه اورسو او گورنر صاحب په خدمت کبني مونږه یو قرارداد چې هغه د دې ځائے نه لار شی چې بهی د دې خیز هغوې غوراو کړی ځکه چې هغه چانسلر دیونیورسټی دے او داسرے لری کړی د دغه یونیورسټی نه ځکه چې دا زمونږه ټول صوبه سرحد طالب علما او زمونږه ماشومان او زمونږه سټوډنټس هلته کبني سبق وائی۔

(شور)

Mr.Speake: Order please.

جناب شاهراخان: دهغوې نظریه او عقیده هم خرابوی او مالی بدعنوانی هم کوی او ډیر لوائے لسټ دے دلته چې بعض پروفیسران چې پی۔ ایچ۔ دی ډاکټران وو

هغوې د دې وجه نه د يونيورسټي نه اووتل - بعض داسې خلق چې هغه Non-Competent خلق او بالکل ، هغه راغلل او په يونيورسټي باندې قابض شو۔

جناب سپيکر: آرډر پليز، امان الله حقاني صاحب!

مولانا امان الله: جناب سپيکر صاحب! شاه راز خان چونکه د سنډيڪټ ممبر هم دی ، دوی ته تفصيلات به نور هم معلوم وی خو دوی دا اختصار نه کار واغستو۔زه وایم چې دا مسئله ډیره حساس ده او د دې فوری یو حل پکار دے۔ دا معزز محترم منسټر صاحب خو خبره اوکره خوزه د دېنه مطمئن نه یم چې گورنر ته دغه کړی ، بیا دا معزز یوان د خه د پاره دے ، دیووی۔سی۔علاج دوی نه شی کولے ؟

جناب سپيکر: یا خودا ده چې دلته کبني د House Standing Committee ده۔ په ایجوکیشن باندې ، څنگه تاسو غوره کوی۔ هغه ته به دا ریفر کرو د

Securitization د پاره هغوې به اوگوری چې یعنی خه الزامات دی کوم۔۔

Mr. Abdul Akbar Khan: Sir! Basically he is the appointee of the Governor. He is Chancellor if the University.

څنگه چې منسټر صاحب او وائیل چې مونږ به گورنر صاحب ته اولیکو ددے اسمبلی د ټولو ممبرانو دا جزبات به هم ورسره پکبني شامل کړی چې یره د دې سړی چې کوم کوم پوائنټس دی ، داتول به هغوې ته اولیبری که فرض کړه هغې کبني خه کارروائی اونه کړه نو بیا زما خیال داسې راځی چې He cannot take any action under the law against the Vice Chancellor as such.

شوه PAC کبني یا دغه کبني تاسو هغې سره هر خه کولے شی خو Administratively خودوی به گورنر ته کوی۔ گورنر ته د دې ټولے اسمبلی جزبات لار شی۔ زما خیال دے چې گورنر صاحب خو به هم داسې نه کوی چې د ټولے اسمبلی مخالفت به کوی۔

جناب سپيکر: نو ستاسو مطلب دادے چې دریزلیوشن په شکل کبني لار شی یا خه چل اوشی؟

جناب عبدالاکبر خان: دوی دے گورنر صاحب سره خبره اوکړی کنه۔۔۔



جناب شاہ راز خان: جناب سپیکر صاحب! زما گزارش خودا دے چي کہ قرارداد پہ

شکل کبني کہ دا خيز لار شي نو۔۔

جناب سپیکر: دوی دا وائی چي منسٹر به گورنر سره خبره اوکری او خه

Amicable حل به ئے راو باسی۔

وزیر تعلیم: آو جی۔ تفصیلات د دوی ماتہ راکری جی، پہ هغی باندي به خبره

او کرم جی۔

جناب سپیکر: صحیح ده جی Not pressed بنه جی۔ دا دجمعه ورخ صرف یوه

راخی په دغه کبني، نو ستا سو خه خیال دے درے ورخے۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جناب عبدالاکبر خان صاحب!

Mr. Abdul Akbar Khan: Janab Speaker Thursday is a private Member day.

تههیک شوه جی۔ Thursday باندي اوس Un fortunately لکه چهتی ده دلته

کبني۔

جناب سپیکر: بالکل Monday به Private Member day وی۔

Mr. Abdul Akbar Khan: In lieu of Thursday?

Mr. Speaker: Yes in lieu of Thursday.

جناب عبدالاکبر خان: تههیک شو جی۔ خنگه چي تاسو وائی۔

جناب لیاقت خٹک: پوائنٹ آف آرڈر۔ د ما وائیل جی سباله هم چهتی ده کنه جی۔

جناب سپیکر: آو جی۔

جناب لیاقت خٹک: او جمعه ورخ پکبني صرف سیشن راخی، بیا هفته او اتوار هم

چهتی ده خکه د جمعه دا ورخ هم تاسو چهتی راوستله۔۔

جناب سپیکر: نوزه خودا تاسو نه تپوس کوم که نه چي۔۔۔۔

جناب لیاقت خٹک: کلی وال خلق لکه مونبره چي کوم۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: د جمعے ایجنڈا بہ بیا پہ Monday باندی اخلو جی (شور) ہغہ  
Private Member day دہ کنہ۔ Private Member day دے۔ مطلب دا دے چہ  
پہ جمعے ایجنڈا اغستے وہ Already عبدالاکبر خان او مونر د رولز لبر ڈیر دغہ  
کرمے دے چہ تہ بہ پہ دہ خبرہ پاسے۔ دا مونر تہ احساس وو۔ نو ستا ہغہ خبرہ مو  
دغہ کرمے وہ۔ بس صحیح شوہ۔ د5 تاریخ د پارہ بہ ایجنڈا د جمعے ورخے کومہ  
ایجنڈا چہ دہ، دغہ پہ 5 تاریخ د پارہ ورکری۔

ملک ظفر اعظم (وزیر قانون): جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی۔

وزیر قانون: ستاسو پہ وساطت سرہ، عبدالاکبر خان سے میں بات پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس نے  
Unfortunately کل چھٹی ہے۔

Mr. Speaker: The House is adjourned for tea break.

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی چائے کے لئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب نادر شاہ: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: نادر شاہ صاحب!

جناب نادر شاہ: دا دتیرے ہفتے راسے پہ تحت بھائی کبھی دننہ پہ سٹی کبھی درے  
خلور ڈاکے اوشولے او بیگا یوہ ڈاکہ شوہ دہ چہ پہ ہغہ کبھی پہ کور کبھی  
د Resistance پہ وجہ باندی یوکس مر دے، یونوجوان او دہغہ مور او پلار  
زخمیان شوہ دی۔ د تخت بھائی د خلقونن دہغہ پہ احتجاج کبھی ملاکنہ مردان  
شاہراہ بلاک کرمے دے۔ چونکہ دا زمونرہ د پارہ ڈیر د افسوس خبرہ دہ۔ ڈیر د  
افسوس مقام دے چہ د پولیس سٹیشن د باندی پہ ہغہ کبھی دننہ دغہ شانتے  
ڈاکے پریوخی او پولیس د ہغہ پہ بارہ کبھی ہیخ ایکشن نہ اخلی۔ نہ خہ  
کارروائی کوی بلکہ زہ بہ یو مثال پیش کرم چہ اکثر خلق وائی چہ پاکستان  
پولیس تہ د واقعے د کیدونہ مخکبھی پتہ وی چہ دلنہ بہ دا واقعہ کیوی۔ نو د

دې نه مخکښې څلور پيرے خو بلکه هغه ځائے کښې خلق دوه پيرے نه رپورټ نه شی درج کولے۔ زه بیگا دغه شان یو کور چې د چا د کوره غلا شوې ده، هغوې ته ورغلی وومه۔ هغوې ته ما دا خبره اوکړه چې تاسو رپورټ ولے نه درج کوئ؟ هغوې دا خبره ماته په کوټه کړه چې بجائے د دې اوس چې زه رپورټ درج کوم، زما دا گاونډیان چې دا بڼه روغ خلق دی یا زما خپل رشتته دار، هغوې بڼه روغ خلق دی، هغوې به گرفتار یږی، هغوې به پرے خرابیږی نوکه داسې حالات وی دا زمونږه د پاره ډیر د بدنای سبب دے۔ چې قام د ملزمانو د نیولو پاره روډ ته رااوځی۔ لہذا زه د دې ایوان په فلور بانډې تاسو ته درخواست کوم چې هغه متعلقه خلقو ته تاسو هدايت ورکړئ چې په دې باره کښې به دريو ورځو کښې دننه دننه هغه خلق چې څوک په دے څیز کښې ملوث دی گرفتاره کړے شی۔  
شکریه۔

جناب اکرم اللہ شاہد (ڈپٹی سپیکر): سر! نادر شاہ صاحب چې کومه ژاړه او ژاړله د مردان د امن و امان باره کښې، په دې بانډې هغه بله ورځ مونږ یو سوال پیش کړے و او هغې نه دا ثابتہ وه چې په مردان کښې یرہ امن و امان شته نه جی۔

جناب سپیکر: دے بانډې خو په ایجنډیا کښې آتہم پروت دے۔ زما په خیال په ایجنډیا بانډې آتہم پروت دے کنه۔ وختی مانہ په Announcement کښې لږ، انسان یمہ میاں نثار گل صاحب ایم پی اے، ما هیر کړے وو، لہذا زه ایوان ته دا وایم چې میاں نثار گل صاحب ہم د دغه سپیشل کمیٹی ممبر دے۔۔۔

(تالیاں)

میاں نثار گل: جناب سپیکر! شکریہ جی۔

جناب بشیر احمد بلور: پوائنٹ آف آرڈر پلیز۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب بشیر احمد بلور: زه یو ریکویسټ کوم چې ستاسو سیکرټریټ د طرفنہ مونږ ته د ایو خط ملاؤ شوې دے، دیکښې څه آرډیننس دے، هغې کښې امندمنټ کول غواړی۔ The immovable property (Amendment) Bill دا د Amendment یو

آرڈیننس دے دا امندمنٹ کول غواری۔ مونر تہ اوریجنل راکرئی چہی مونر اوگورو چہی اوریجنل خہ دے؟ چہی اوریجنل نہ وی نو مونرہ دا نہ شو کولے۔ چہی مونر دا۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: بشیر خان چہی کوم Point raise کرو جی، د اڈیر اہم پوائنٹ دے۔۔

جناب بشیر احمد بلور: دا اوریجنل د راکرے شی۔

جناب عبدالاکبر خان: دا زما خیال دے اسمبلی کبھی مخکبھی نہ Traditions ہم راروان دی چہی کوم سیکشن کبھی امندمنٹ اورئی، ہغہ Principle ورسرہ ہم لگول پکار دی۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب زہ افسوس دا کوم چہی تاسو۔۔۔

جناب سپیکر: چہی دہ پیارنمنٹ نہ راشی نوان شاء اللہ تاسو تہ بہ ملاؤ شی۔

جناب بشیر احمد بلور: افسوس دا کوم چہی فلور تاسو ماتہ راکرے وو۔ زما خبرہ نیمہ پاتے شوہ او بیبا عبدالاکبر خان خبرہ او کرہ۔ خہ بس تھیک شوہ۔

جناب سپیکر: نہ نہ جی، نہ۔ بشیر احمد بلور صاحب۔

Mr. Bashir Ahmad Bilour: Thank you very much.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

جناب سپیکر: ان شاء اللہ لاء ہ پیارنمنٹ راوری نو تاسو تہ بہ کاپی درکرو۔

Next Basheer Ahmad Bilour, MPA, to please move his Call Attention Notice No.206-

جناب بشیر احمد بلور: ہیرہ مہربانی جناب سپیکر صاحب۔ میں آپکی توجہ اس اہم مسئلے کی طرف مبذول کرنا چاہتا ہوں کہ محکمہ ورکس اینڈ سروسز کے تقریباً سب انجینئر اضافی قرار دے کر سرپلس پول میں رکھے گئے ہیں۔ یہ تمام سب انجینئرز میں تین سالہ ڈپلومہ انجینئرنگ کے علاوہ گریجویٹ انجینئرز بھی ہیں۔ ان تمام کی سروس چودہ، پندرہ سال سے زیادہ ہے۔ Devaluation policy نافذ ہونے سے یہ تمام سب انجینئرز سرپلس کر دیئے گئے ہیں۔ پالیسی کے تحت سب ڈویژن دفاتر میں تین سب انجینئر تعینات

کئے گئے ہیں جو کہ کم ہیں، اس لئے تمام سب ڈویژنل دفاتر میں تین سب انجینئرز کے بجائے چار سب انجینئر تعینات کئے جائیں۔ ایک تو عوام کے مسائل کم ہونے کے ساتھ جلد حل ہوں اور دوسرا تقریباً تمام سب انجینئرز Adjust ہو جائیں گے۔ دیکھنے کی زما عرض دا دے سپیکر صاحب چہی دا کوم سب انجینئرز دی ، ددوئی خوارلس یا پینخلس کالہ سروس اوشو او Educated او ورسره ورسره Experienced خلق دی۔ زما دا ریکوئسٹ دے ، داسرپلس پول کنبہی چہی کوم خلق ناست دی ، حکومت پورا تنخواگانے ہم ورلہ ورکوی او مراعات ہم ورلہ ورکوی او دادرے کسان پہ یو ڈویژن کنبہی دی نو دا خلور خلور سب انجینئرز چہی دی نو ورک بہ ہم Quick شی او کار بہ ہم زیات طریقے سرہ کیری او د عوام مسائل بہ ہم زر حل کیری۔ اوس ہغوہی تنخواہ ہم اخلی نو بیا تاسو ولے ہغوہی سرپلس پول کنبہی ساتلے دی؟ پکار دی چہی ہغوہی دے خپل دیپارنمنٹ تہ دے ورکے شی او ہغوہی خپل کارونو بانڈی اولگی زما دا عرض دے۔

جناب سپیکر: ملک ظفر اعظم صاحب!

ملک ظفر اعظم (وزیر قانون): جناب سپیکر صاحب جس طرح ہمارے معزز رکن نے فرمایا کہ جو Devaluation کے تحت یہ سرپلس پول میں آچکے ہیں لیکن موجودہ گورنمنٹ کی کوشش ہے کہ انکو انکے اپنے محکموں میں کھپایا جائے۔ اسی بابت میں چالیس سب انجینئرز کھپائے جاچکے ہیں اور باقی جو رہتے ہیں، انکے متعلق بھی ہم نے سمری Move کی ہوئی ہے کہ انکو دیگر اضلاع میں بھیج دیا جائے اور تنخواہ سرپلس پول ہی سے لیتے رہیں لیکن کام وہاں سے کریں اور انکی جو مستقل تعیناتی ہے وہ انکی سنیاڑی کے مطابق ان شاء اللہ ہوتی جا رہی ہے۔

Mr. Speaker: Next. Mr Anwar Kamal Khan, MPA, to please move his Call Attention notice No.207.

جناب انور کمال خان: ماتہ خو صاحبہ پتہ نشتنہ چہی دا کوم شے دے؟

جناب سپیکر: نشتنہ دے دسرہ؟

جناب انور کمال خان: تاسو لڑ دے خپل سیکرٹریٹ تہ ہدایت ورکری چہی کوم کال اتھنیشن وی یا خہ ہغہ وی چہی مونر تہ کم از کم کاپی خورا کوی کنہ۔

جناب سپیکر: داد ہسپتال متعلق خبرہ دہ۔

جناب انور کمال خان: خہ خہ۔

جناب سپیکر: او۔

جناب انور کمال خان: بس دے ، بس زہ دا کال اپنشن ځکھ واپس اخلم چہ پہ دہ تیر و ورخو کبھی چیف منسٹر صاحب رغلہ و و او هغوہ دا اعلان پہ لکی کبھی او کرو چہ زہ د خیل طرف نہ او د دہ خیلو ملگرو د طرفنہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا پہ دہ وجہ باندہ تاسو تہ کاپی نہ دہ ملاؤ شوہ زما پہ خیال۔

جناب انور کمال خان: ہاں جی۔

جناب سپیکر: وایمہ چہ پہ دہ وجہ باندہ۔

جناب انور کمال خان: او او پہ دہ وجہ باندہ ، دوی تہ پتہ دہ چہ دا اعلان Already شوہ دے۔

Mr. Speaker: Next Syed Murid Kazim Shah,MPA, to please move his Call Attention notice No.208.

سید مرید کاظم شاہ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپکی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول دلاتا ہوں کہ محکمہ اریگیشن میں ایک ٹینڈر نیشنل ڈرنج پروگرام کا ڈیرہ اسماعیل خان میں ڈرین کی صفائی کا ہوا لیکن حکومت اور ٹھیکہ دار میں ریٹ پر جھگڑا کی وجہ سے منظور نہیں ہو رہا ہے جس سے ڈیرہ اسماعیل خان کانہری علاقہ سیم کی وجہ سے تباہ ہو رہا ہے جس سے پورے ڈیرہ اسماعیل خان کے عوام کو تشویش ہے۔ جناب والا! تھوڑی سی بات کر لوں اس پر؟

جناب سپیکر: جی میرے خیال میں منسٹر صاحب جواب دیں گے تو۔۔۔۔۔

سید مرید کاظم شاہ: سر اس میں تھوڑی سی بات اگر کر لوں تو منسٹر صاحب کو اس میں آسانی ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: ضرورت نہیں رہے گی پھر اگر۔۔۔۔۔

سید مرید کاظم شاہ: سر تھوڑی سی مجھے بات کرنے دیں جی۔

جناب سپیکر: ہاں۔

سید مرید کاظم شاہ: سر! عرض یہ ہے کہ یہ ڈی آئی خان میں سی آر پی سی کے تحت یہ ڈریز بنائے گئے ہیں اور تقریباً تین سال سے انکی صفائی نہیں ہوئی جس کی وجہ سے جو اسکا مقصد ہے وہ ختم ہو گیا ہے تقریباً مکان جتنا دس دس، بارہ بارہ، بیس بیس فٹ تھا اوپر وہ گھاس اس پر آگئی ہے جی۔ اسکا ٹینڈر ہوا جی جس میں 80% اینڈر ڈیولپمنٹ بینک ڈونر تھا اور 20% صرف این ڈیولپمنٹ پی کے شیئر تھے جی۔ لیکن بد قسمتی سے جب ٹینڈر ہوا تو وہ 26% Above پر چلا گیا۔ گورنمنٹ کی ایک Instruction ہے کہ 10% سے Above پر منظور نہیں کر سکتے ہیں۔ لیکن انہوں نے جب پی سی ون بنایا تو اس میں لکھا کہ مارکیٹ ریٹ پر یہ ٹینڈر ہے اب ڈونر کا حکم ہے کہ اسی پر Accept کیا جائے، مارکیٹ ریٹ پر، اور اس وجہ سے اب یہ پیسے Lapse ہو رہے ہیں۔ ختم ہو رہے ہیں۔ مردان کا بھی یہی پرالیم ہے اور ڈی آئی خان کا بھی پرالیم ہے۔ اگر یہ پیسے ایک مہینے کے اندر خرچ نہ کئے گئے تو یہ ہمارا علاقہ تباہ ہو جائے گا اور پورے ڈیرہ اسماعیل خان میں تحصیل ڈی آئی خان اور تحصیل پہاڑ پور یہ تمام Water log ہو رہے ہیں اور گورنمنٹ کا جو اتنا پراجیکٹ لگا ہوا ہے۔ اس کا کوئی فائدہ بھی نہیں ہے۔ تو میں اپیل کرتا ہوں کہ منسٹر صاحب اس کا فوری طور پر نوٹس لیں تاکہ یہ باہر کا 80% پیسہ جو ہے، یہ تو کم از کم نہ جائے۔ یہ تو ایک بہت بڑی زیادتی ہوگی صوبہ سرحد کے ساتھ۔

جناب حفیظ اللہ خان علی زئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جناب حافظ اختر علی صاحب۔

حافظ اختر علی (وزیر زراعت): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ میں معزز رکن کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ایک انتہائی اہم مسئلے کی طرف انہوں نے توجہ مبذول کرائی ہے۔ یہ جو پراجیکٹ کے حوالے سے این ڈی پی کا پروگرام ہے اور اسکا ٹینڈر ہوا تھا لیکن اس ٹینڈر کے مطابق، اس وقت 36 ملین روپے یعنی 3 کروڑ اور 64 لاکھ تقریباً اس کے لئے منظور کئے گئے تھے۔ پھر جو سب سے کم بولی اس پر آئی تھی 4 کروڑ 51 لاکھ یعنی تقریباً بہت فرق تھا 24% اس میں زیادتی تھی اور چونکہ انکو جو اجازت تھی، وہ 10% تک تھی۔ اس حوالے سے اس پر میٹنگ ہوئی ہے اور ابھی PDWP کے اجلاس میں وہ مسئلہ آرہا ہے۔ ہم نے ہدایات بھی جاری کی ہیں چونکہ ہمارے مردان، نوشہرہ اور صوابی کے حوالے سے بھی اس طرح کا مسئلہ زیر التواء ہے۔ اس کے

متعلق بھی ہم نے ہدایات جاری کی ہیں کہ جلد از جلد یہ مسئلہ تکمیل تک پہنچایا جائے تاکہ یہ سیم و تھور اور اعرابوں کی صفائی والا مسئلہ، تو میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ جو اجلاس ہے اور فنانس کے حوالے سے، ہم نے فنانس کے منسٹر سے بھی بات کی تھی کہ آپ انہیں اجازت دیدیں کہ اسی ریٹ پر وہ کریں کیونکہ کم پر وہ راضی نہیں تو بس اسی ریٹ پر وہ کریں تو انشاء اللہ میں اسے اطمینان دیتا ہوں کہ جلد از جلد اس پر عمل درآمد کیا جائے گا۔

سید مرید کاظم شاہ: شکر یہ جناب سپیکر صاحب! چونکہ یہ بہت اہم مسئلہ ہے کہ اس میں پیسے لپیس ہو رہے ہیں اور میرے خیال میں انہوں نے ایک مہینے کا نوٹس دیا ہے کہ اگر ایک مہینے میں یہ پیسے خرچ نہ ہوئے تو وہ ڈونر ایجنسیاں جو ہیں، وہ پیسے Withdraw کر لیں گی تو میں منسٹر صاحب سے یہ کہتا ہوں کہ اگر یہ کچھ ٹائم دیدیں ہمیں کہ پندرہ دن میں یہ فیصلہ ہو جائے گا، دس دن میں ہو جائے گا تاکہ یہ ہماری اتنی بڑی رقم سے کیونکہ %80 ڈونر کی ہے تو یہ ختم نہ ہو جائے۔

جناب سپیکر: حفیظ اللہ علیزئی صاحب!

جناب حفیظ اللہ خان علیزئی: جناب سپیکر! میں مخدوم صاحب کو بالکل Second کرتا ہوں جناب، اور میں تھوڑا سا اس میں آپ کو Ground realities پر بتانا چاہتا ہوں کہ دریائے انڈس میں طغیانی آتی ہے نہ جی، تو پانی کا لیول ڈی آئی خان میں بڑھ جاتا ہے اور جتنے بھی نالے ہیں سر، اگر انکی صفائی نہ ہو تو وہ بھر جاتے ہیں اور اس سے کئی Villages ایک Village نہیں سر، کئی Villages میں پانی چلا جاتا ہے۔ اس سے زمینوں کی بھی تباہی ہے اور سب سے زیادہ جو لوگوں کے گھر گرنا شروع ہو جاتے ہیں جناب۔ میں جناب منسٹر صاحب سے ریکوسٹ کروں گا کہ Expediently اس Issue کو لیں اور یہ سر، پیسہ دیں کیونکہ سارا ڈی آئی خان کا زمیندارہ جو ہے، زمینیں جو ہیں وہ ساری ڈرنج پر ہیں جو بھی فلڈ واٹر آتا ہے، وہ ڈرنیوں میں جاتا ہے جو نہر کا بقیہ پانی ہوتا ہے کہ وہ بھی ڈرنیوں میں جاتا ہے۔ تو میں منسٹر صاحب سے ریکوسٹ کروں گا کہ اس کام Expedite کریں کیونکہ ابھی فلڈ سیزن ہے ڈی آئی خان میں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!



وزیر آبپاشی: ان کی بات بالکل بجای ہے اور اس سلسلے میں ہم انشاء اللہ جلد از جلد اقدامات کریں گے اور اس سلسلے میں ہم ہاؤس سے بھی التماس کرتے ہیں کہ ہمارے ساتھ تعاون کریں کیونکہ فنانس کی طرف سے بعض مشکلات اس میں ہیں ضرور آپ کو پتہ ہے۔ تو آپ بھی ہمارے ساتھ تعاون کریں گے اور یہ مسئلہ انشاء اللہ حل ہوگا۔

سید مرید کاظم شاہ: سر۔ ہم اپیل کرتے ہیں جناب سراج الحق صاحب سے کہ وہ ہاؤس میں اعلان کریں کہ انشاء اللہ ہمارے منسٹر صاحب کی یہ تکلیف دور کریں گے۔

جناب سپیکر: انشاء اللہ جائز تعاون کریں گے۔

جناب حفیظ اللہ خان علیزئی: یہ فنانس منسٹر سے ریکوسٹ کرتے ہیں۔

Mr. Speaker: Next Haji Jamshaid Khan,MPA, to please move his Call Attention notice No.209.

جناب جمشید خان: شکریہ جناب سپیکر! بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ میں آپ کے توسط سے ایوان کی توجہ ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ صوبہ سرحد میں بالعموم اور پشاور شہر میں بالخصوص مختلف شاہراہوں اور بازاروں میں ملٹی نیشنل کمپنیوں نے کمپنی کے اشتہار کے لئے خواتین کی تصاویر والے بڑے بڑے سائن بورڈ لگائے ہیں جو کہ ایک اسلامی معاشرے کے اصول کے خلاف ہیں۔ جس سے لوگوں کو فحاشی اور غریبانی کی دعوت سرعام دی جاتی ہے۔ لہذا حکومت فوری طور پر ایسے سائن بورڈ کو ختم کرنے کے لئے اقدامات کرے اور اسلامی حکومت کا نمونہ پیش کرے اور ایسے اقدامات کرے تاکہ ہمارے معاشرے کے اصلاح ہو سکے۔

جناب سپیکر: تشریح کول ئے غواہی؟

جناب جمشید خان: تشریح کول ئے غواہم۔ خبرہ خوزما دغہ دہ۔

جناب سپیکر: او کھری جی۔

جناب جمشید خان: خبرہ دا دہ چہ دا دیر اہم کار دے۔ زمونہ خودا خیال وو چہ دا ایم۔ ایم۔ اے د حکومت راتلو سرہ سرہ بہ دا خبرہ مونہ نہ وینو نورہ خوزما پہ خیال پینخہ، شپہر میاشتے اوشوی او دا سائن بورڈ ونہ لرمے نہ شو۔ اوس دا درخواست دے چہ اوس ئے فوری طور لرمے کھری نو اصلاح بہ د معاشرے اوشی۔

جناب سپیکر: او داد آئین تقاضہ ہم دہ۔

جناب جمشید خان: آئین تقاضہ ہم دہ۔

جناب سپیکر: بالکل جی۔ جناب سراج الحق صاحب۔

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر): محترم سپیکر صاحب! جمشید خان چہی کومہ مسئلہ بیان کرہ، دائے انتہائی اہمہ مسئلہ بیان کرہ او پہ دہی سلسلہ کبھی مونہ پخپلہ دا محسوس کرے ہم دہ او دلته چہی د کومو کمپنیا نو دا سبلغر تصویر ونہ دی او زمونہ د کلچر سرہ، دا اسلام او د پبنتنولئی د کلچر سرہ چہی نہ بنائی نو د هغوہی سرہ مونہ رابطہ کرہی وہ او هغوہی تہ مو دا وائیلی دی چہی پہ خائے د دہی چہی تاسو پہ دہی د زنانہ استحصال کوئی او د هغہی تصویرد فروخت د پارہ استعمالوی نو پہ دہی باندہی یوہ بلہ مشتبہ نعرہ اولیکئی، لکہ د غریبانانو قدر او کرئی۔ یا د صفائی خیال اوساتی یا بل لہ اول نمبر ور کرئی یا پہ قطار کبھی اودریرئی یا د املاکو، مونہ ور تہ دا وائیلی دی چہی داسی بنائستہ فقرے پرے اولیکئی نو هغہ بہ ایجوکیشن ہم شی او ستا سواشتہارات بہ ہم شی۔

دغہ شان دلته یوہ کمپنی تہ ما وئیلی وو چہی تاسو سرہ، د د پورڈونو والونہ دلته دے پیسنور حکومت خہ پیسے اغستے دی او پہ هغہی بنیاد باندہ هغوہی خپل بورڈ لگولے دے، نو مونہ ور تہ وئیلی دی چہی ستا سو سرہ کہ حکومت د بورڈ اغستلو د پارہ معاہدہ کرے وی نو د دہی د پارہ ئے نہ وہ کرے چہی تاسو هلته د یوہ جنیئی یا د یو سہری پہ یو بنہ انداز نہ بلکہ پہ خراب انداز کبھی تصویر لگولے وی بلکہ د دے د پارہ کرہی وہ چہی تاسو دا خپل پیپسی بوتل یا وغیرہ وغیرہ، د دہی ایڈورٹائزمنٹ او کرئی۔ زہ بالکل ستا د دہی خبرہی چہی توجہ دہ، د دہی ملگرتیا کوم او متعلقہ ادارو تہ وایم چہی غریانے او فحاشی او زمونہ د کلچر د تباہی پہ خائے باندہی د خپلے کمپنی اشتہار او کرئی خو هغہ خیزونہ مہ استعمالوی چہی زمونہ آئین ہم د هغہی اجازت نہ ور کوئی، اسلام او پبنتو ہم د هغہی اجازت نہ ور کوی او مونہ د دہی کلکہ غندنہ کوؤ۔

جناب سپیکر: بشیر احمد بلور۔

جناب جمشید خان: کہ خہ Time limit دوی ور کرئی نو بنہ بہ وی۔

جناب بشیر احمد بلور: پہ پوائنٹ آرڈر باندی زہ دا تپوس کوم چي تاسو دا او فرمائیل چي آئین کبني نو د آئین پہ کوم شق کبني دا دہ چي پہ Advertisement کبني بہ دلیدیز فوتو نہ لگوي۔

جناب سپیکر: زما پہ خپل خیال Principles of policy نہ راوخلہ، آرٹیکل 29 نہ د آرٹیکل 39 پورے چرتہ زما پہ خپل خیال ملاؤ بہ شی درتہ کہ تاسو او رول۔

جناب بشیر احمد بلور: چي دا د آئین خبرہ وہ نو پکار دا وہ چي۔۔۔۔۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! دا پہ آئین کبني شتہ۔

جناب سپیکر: ہاں۔

جناب پیر محمد خان: دا پہ آرٹیکل 31 کبني ہم شتہ۔ د دې فوتو مطلب نہ دے ستیت اسلامک لاء ئے مطلب دے، اسلامک لاء، پہ دیکبني ہر شے، دا نہ دے چي پہ دې کبني بہ داسي فوتو پیردے کنہ پیردے۔

جناب بشیر احمد بلور: نہ پہ اسلامک لاء کبني دا Particular دا خبرہ وہ نو دا خو پہ ٲول پاکستان کبني داسي فوتو دی نو ہغہ پکار دہ چي د آئین خلاف ورزی کوي نو ٲول پاکستان کبني داوشی۔ پہ آئین کبني دا Particular خبرہ نشتہ۔

جناب سپیکر: تاسو آرٹیکل۔۔۔۔۔

جناب پیر محمد خان: آرٹیکل 31، Islamic way life۔

جناب سپیکر: جی، Way of life۔

جناب پیر محمد خان: چي ہغہ دوي اوگوری نو زما خیال دے چي دوي بہ مطمئن شی۔ دا داسلام متعلق خبرہ دہ۔

جناب بشیر احمد بلور: پہ ہغی کبني Particular دا خبرہ نشتہ چي دبنخے فوتو بہ نہ لگی۔

جناب سپیکر: بشیر احمد بلور صاحب! تاسو زما پہ خپل خیال د 29 آرٹیکل نہ راوخلہ تر 39 پورے اوگوری نو تاسو خپلہ باندی Principle of خودا د State It is a federating unit دے or organ of the state

جناب بشیر احمد بلور: نه ما عرض دادے چي په دې کښې Particular دا خبره نشته۔ په دې کښې دا اسلام خبره شته خو په دې کښې Particular دا خبره نشته چي دا د ليديز فوټو به تاسو نه لگوي۔ تاسو لږ زيات دا آرټيکل او گوري، په دې کښې دا خبره Particular نشته۔

جناب سپيکر: تاسو واورئ دا۔

جناب بشیر احمد بلور: تاسو هغه خپل Natural يا دا اسلامي نظريئے مطابق ، هغه بيله خبره ده، په دې کښې هغه خبره نشته۔

سينيئر وزير: يره جي زه بخښنه غواړم خو دا اسلامي نظرياتي کونسل سفارشات موجود دي او د آئين بالکل په اولني حصه کښې د دې خبرې چي حکومت د دې خبرې Bound دے چي خپلو عوامو ته به داسي ماحول مهيا کوي چي هغوي دا اسلام مطابق د ژوند تيرو لو جوگه شي۔ د دے وجه نه خبره د سري يا د بنځے د تصوير نه ده۔ تصوير يو جزوي خبره ده۔ بنيادي خبره چي کومے ته معزز رکن اشاره او کره هغه د عرياني او فحاشي خلاف هغه احتجاج او کرو۔

جناب پير محمد خان: سپيکر صاحب! په دې کښې زه يو عرض کوم۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: په دې کښې دا عرض کوم سپيکر صاحب ، چي چونکه دا د فحاشي او عرياني خبره ده نو هغوي دا او وائيل چي فوټو چي دے ، نو هغه دلرے کړئ۔ نو دهغي سره عرياني او فحاشي څه تعلق نه لري۔ دا آرټيکل 34 تاسو لږ او گوري ”Step shall be taken to ensure full participation of the women in all spheres of national life” نو په دې کښې خو مطلب دا دے چي هر يو نيشنل خبره کښې چي دے نو Women participations کولے شي۔ دا خو ستاسو دا آئين دے ، 34 آرټيکل تاسو او گوري او بله خبره دا ده چي۔۔۔۔۔

جناب پير محمد خان: زه يو عرض کوم۔ زما نه پس بيا ته کوه کنه، بل عرض دا کوم چي زموږه Honourable & respectable Minister for Finance دا اسلامي نظرياتي خبره او کرله خو په هغي باندي خومونږ هم دلته يو قرارداد پيش کړيدے چي دهغي اسلامي نظرياتي کونسل بلاندي چي کوم ټيکسونه دي نو

هغه معاف نه شو۔ Unanimously دا قرارداد هم پاس شوې دے۔ پکار ده چې حکومت دے هم Implement کړي او دا تاسو 34 اوگورئ په دې کبني داسې څه خبره نشته۔ په دې کبني دا دی چې Women should participate in all the activities دا به زه اولولم۔ ”Steps should be taken to ensure full participation of the women in all spheres of national life” National life کبني دادسري فوتو وی نو داد بنځے فوتو وی۔

جناب سپیکر: دا بشیر احمد بلور صاحب! آرٹیکل نمبر 37، آرٹیکل نمبر 37، (G) ”Present prostitution, gambling and taking of injurious drugs, printing, publication, circulation and display of obscene literature and advertisements”

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! دا خود Prostitution او دهغې ذکر دے۔ د فوتو خبره خو پکبني نشته۔

جناب سپیکر: نه جی تاسو پبلیکشن۔۔۔۔۔

Mr. Bashir Ahmad Bilour: We are talking only about a photograph of the women on the board.

جناب سپیکر: نه جی، تاسو 37 اوگورئ او دالبر Read out کړئ۔

Mr. Bashir Ahmad Bilour: Prevent prostitution, gambling and taking of injurious drugs, printing, publication, circulation and display of obscene literature. Obscene literature.

دے چې دهغې سره۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Absence literature and advertisements.

Mr. Bashir Ahmad Bilour: Pnsenity, something.

Mr. Speaker: In advertisement, in advertisement.

Mrs. Riffat Akbar Swati: Mr. Speaker sir, this is about the obscene literature.

اس طرح سے۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: In advertisement.

Mrs. Riffat Akbar Swati: In advertizement, basically when we  
-We are also to represent the Assembly .

جناب بشیر احمد بلور: ددے مطلب دا دے چي هغه چي عرباني پکبنې وي۔ په دې کبنې فحاشي وي ، تاسو چي دا خبره اوکره۔

جناب کاشف اعظم: جناب سپيکر صاحب! که بشير بلور صاحب غواړي چي لغړ تصويران د وي نو قرارداد اسمبلي ته راوړي چي پاس شي دلته۔

جناب کاشف اعظم: که دوي دا غواړي چي د پښتو کلچر خلاف خيزونه د وي او د اسلام خلاف د وي ، نو قرارداد دې راوړئ۔

جناب بشیر احمد بلور: زمونږه خپل په دې جی تې روډ باندي کلاب بناسپتي ئے ليکله دے نو په هغې کبنې صحيح څوک ، نه پکبنې مونږه Women چهپ کړې ده او نه پکبنې مونږه څه فوتو چهپ کړے دے ، خالي خپله خبره موکړې ده۔  
جناب سپيکر: هم دغه خبره ده۔ او۔

جناب بشیر احمد بلور: خو مونږ دا وايو چي په دې کبنې دا پابنديا ته مه لگوه۔ په آئين کبنې هيڅ پابندي نشته دے نو د خدائے د پاره دومره دا اسلام مه Minimize کوي چي خلق د اسلام نه متنفر شي۔ دا زه عرض کوم۔  
سينيئر وزير: جناب سپيکر صاحب زه دا عرض کوم۔

Mr. Speaker: Please address the Chair.

سينيئر وزير: پليز ، پليز ، جمشيد خان خبره چي ما په کومه طريقه باندي اوپيږندله نو هغه د تصوير په باره کبنې نه وه بلکه د هغه مطلب په دې بنار کبنېيا په بنارونو کبنې عرباني او دفحاشي وه Specific د تصوير خبره هغه بالکل نه ده کړے گني هغه ژوندے دے او هلته ناست دے۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپيکر! تاسو هغه ريکارډ اوگوري چي په هغه کبنې د ده تپ شوي وي ، هغوي دا وئيل چي دا کوم سائن بورډونه لگيدلي دي ، د افوتوان ترے نه لرے کړي۔ هغه دا خبره کړې وه۔

Mr. Speaker: That is advertisement.

جناب بشیر احمد بلور: د فوتو خلاف مونږه وايو چي هغه نه دے پکار۔

Mr. Speaker: Next Mr. Amirzada Khan MPA, to please move his Call Attention notice No.254.

جناب امیر زادہ: شکریہ جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے حکومت صوبہ سرحد کی توجہ اس اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ حکومت نے خشک سالی سے متاثرہ علاقوں کے لئے Emergency Relief Aid کے نام سے جو امدادی پروگرام شروع کیا ہے، اس میں کئی متاثرہ علاقوں کو شامل نہیں کیا گیا۔ مثال کے طور پر ضلع سوات کے غریب کاشتکاروں کو اس پروگرام سے یکسر محروم کیا گیا۔ حالانکہ خشک سالی سے یہاں کے ہزاروں لوگ براہ راست متاثر ہوئے ہیں اور اسے ملحقہ ضلعوں کے عوام کو ریلیف پروگرام میں شامل کیا گیا ہے۔ جبکہ یکسان جغرافیائی اور موسمی حالات سے دوچار ہونے والے ضلع سوات کے عوام کو اس پروگرام سے محروم رکھا گیا ہے۔ میری گزارش ہے کہ ضلع سوات کو بھی خشک سالی سے متاثرہ علاقہ قرار دیکر ریلیف پیکیج میں شامل کی جائے۔ جناب سپیکر! ہم ایک آسمان تلے رہتے ہیں۔ ضلع سوات اسی جغرافیائی علاقے میں شامل ہے۔ جس کے دوسرے ضلع اس پروگرام میں شامل کئے گئے ہیں۔ سوات کی آبادی سب سے زیادہ ہے۔ یہاں غریب بھی سب سے زیادہ ہے۔ ایک جیسے موسمی حالات کاشتکار ہے سوات بھی اور اس کے ساتھ جو ملحقہ ضلعے ہیں۔ یہ بہت بڑی نا انصافی ہے سوات کے عوام کے ساتھ کیونکہ وہاں کاشتکاروں کی ایک بہت بڑی اکثریت Rain field Areas پر Rain Depend کرتی ہے field Agriculture اور خشک سالی سے اسی طرح متاثر ہوئی ہے وہاں کی آبادی جس طرح دیگر اضلاع متاثر ہوئے ہیں۔ لیکن حیرانی کی بات یہ ہے کہ میں ابھی جو خشک سالی پیکیج میں سوات کو شامل کرنے کی بات کر رہا ہوں تو وہاں آج کل جو تباہی زیادہ بارشوں کی وجہ سے ہوئی ہے، شاید اگلے چند دن میں میرا وہ Call Attention notice بھی آجائے تو ابھی ہماری پرانی مصبت کا کوئی حل نہیں دیا گیا، کوئی ریلیف نہیں دی گئی، ہمارے سر پر ایک نئی مصبت آئی ہے۔ تو اس سلسلے میں میری ریکوسٹ ہے کہ حکومت اس طرف توجہ دے اور سوات کے عوام میں جو بے چینی پائی جاتی ہے اسکا ازالہ فرمائے۔

جناب سپیکر: سراج الحق صاحب!

جناب محمد امین: جناب سپیکر! زما ہم چونکہ علاقہ دہ سوات مہربانی ----

جناب سپیکر: محمد امین! بس د د سپورٹ کوئے کنہ؟

جناب محمد امین: ددے سپورٹ کومہ او زہ دا عرض کومہ چہی د سوات بارہ لاکھ آبادی دہ او پہ ہغہی کبہی شہر آبادی پہ غرونو کبہی اوسی او داتیر کال پہ مونبرہ دومرہ سخت تیر شوہی دے چینے اوچے وے، خناور مرہ دی او زنانہ د لس لس میلہ نہ منگی را دکوی پہ سرونو باندہی او د ڊیر زیات تکلیف او شدید مشکلاتو سرہ مونبرہ مخ یو، نوزہ دا گزارش کومہ چہی خنگہ نورے اضلاع پہ ہغہ Drought Programme کبہی شامل شوہی دی نو ہم د غسہی د سوات د پارہ Specifically خصوصی انتظامات اوشی۔

جناب سپیکر: جی سراج الحق صاحب!

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر): سپیکر صاحب! دا فنڈز بنیادی طور پر خشک سالی وو چہی کومے علاقے خشکی وھلی دی او کومے ضلعے د خشکی نہ متاثرہ شوہی دی نو دھغہی دپاہر پہ 2001 کبہی وفاقی حکومت یو تفصیلاً جائزہ واخستہ او خلوارلس اضلاع ئے پہ ہغہی کبہی شاملے کرل چہی ہغہی کبہی بونیر ہم شامل دے، بنوں ہم شامل دے، چترال، ڊی آئی خان، ڊیر لوئیر، ہری پور، ہنگو، کرک، کوہاٹ، کوستان، لکی مروت، ایبٹ آباد او تانک، د ضلع سوات مسئلہ د خشک سالی پہ خائے باندہی د باران سالی دہ۔ چہی ہلتہ کبہی بارانونہ ڊیر شوہی دی نو دھغہی دو جہ نہ لږ ڊیر مشکلات پیدا شوہی دی نو لہذا د سردرد یو شان علاج دے او د گیدے د درد بل شان علاج دے نو مونبرہ بہ ہغہ علاج اوس کوڑ چہی کوم د باران پہ وجہ د دوئ مسائل پیدا شوہی دی د خپلو وسائلو مطابق۔

جناب سپیکر: امیرزادہ خان صاحب زما پہ خیال خبرہ اوشوہ۔

جناب امیرزادہ: سر! مجھے تھوڑی اجازت دیں۔ اس پروگرام میں۔

جناب سپیکر: توجہ منسٹر صاحب واخستہ، انشاء اللہ کوشش کوی۔

جناب امیرزادہ: خہ نوی اضلاع ہم شامل شوہی دی۔ ہغہ پہ کوم Criteria شامل شوہی دی؟ او زہ تاسوتہ پہ دعویٰ دا وایم چہی د سوات د نیمے نہ زیاتہ پہ باران باندہی Depend کوی ہلتہ کبہی باران اونشی، خشک سالی خو پہ ٲول ملک کبہی راغلی وہ، بل دا دہ چہی ہغہ Casement Area دہ۔ مونبرہ چہی ڊیمونہ خپل ڊ کول غوارو بیا خو دغہ علاقوتہ گورو، سوات کاغان او پہ دغہ غریزہ علاقوتہ



گورو چي باران اوشي، واوړه اوشي او زمونږه ډيمونه ډک شي هغې ته خو خوشخاليږو۔

جناب سپيکر: صحيح شوه۔ منسټر صاحب۔

جناب اميرزاده: هغې ته خو خوشخاليږو نو چي سوکره راځي نو هلته کبني سوکره راغلي وي، هلته باران نه وي شوي، واوړه نه وي شوي نو ځکه په ملک کبني سوکره وي۔ نو چي هغه Casement Area تاسو محرومه کوي نو دا غټه نا انصافي ده جي۔

جناب سپيکر: ان شاء الله سکال خود یر بارانونه شوي دي۔ صحيح ده۔

مولانا نظام الدين: پوائنټ آف آرډر، جی!

جناب سپيکر: مولانا نظام الدين صاحب!

مولانا نظام الدين: د خشک سالی مطابق خود دوي او وائيل چي خشک سالی سوات کبني نشته، د هغوي سوال دا وو چي په سوات کبني خشک سالی ده او في الحال چي د دوي کوم نوي سوال راروان دے چي بارانونه شوي دي او دهغې په وجه نقصانات شوي دي نو مونږه سينيئر منسټر صاحب او وائيل چي مونږه په دې مداوه کوو نو په دې ايوان کبني دوي اعلان او کړي چي د څومره لکھو روپو دوي اعلان کوي، د څومره کروړو روپو دوي اعلان کوي او دوي څه قسمه تعاون کولے شي په دې کبنيز مونږ سره؟ په دې سلسله کبنيد مونږه له پورا يقين د هاني را کړي۔

جناب سپيکر: کوشش دے، کوشش دے، Next۔

جناب جاويد خان مہمند: پوائنټ آف آرډر۔ يو ضروري سوال ته ستاسو توجه را گرځوم!

جناب سپيکر: جاويد خان مہمند صاحب، څه سوال دے؟

جناب جاويد خان مہمند: دا چونکه د هيلته د کميټي دا رپورټ په انگلش کبني رغلي دے، زمونږه آئيني ژبه اردو ده۔ Rule 247، پکار دا وه چ۔ دوي دا رپورټ په اردو کبني کړے وے۔

جناب سپیکر: - تھیک دہ دارولز، دا پہ اردو کنبی ہم او کړئ۔

صحت کے بابت خصوصی کمیٹی کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Next Item No.8.Mr.Anwar Kamal Khan MPA.Chairman of the Special Committee on Health, to please present before the House the report of the Committee.Mr.Anwar Khamal Khan, MPA, Please.

Mr. Anwar Kamal: Thank you, Mr. Speaker, Mr. Speaker! I beg to present the report of the Special Committee on Health before the House and I seek your permission.

Mr. Speaker: The report of the Special Committee on Health Stands presented.Mr.Anwar Kamal Khan, MPA, please move for adaptation.

Mr.Anwar Kamal Khan: Mr. Speaker sir, I beg to move that the Report of the Special Committee on Health may please be adopted.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Report of the Special Committee on Health may be adopted. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Report Stands adopted as per majority.

جناب بشیر احمد بلور: دا تپوس خوا او کړو چې 'No' Why لږ ډسکس خوا او کړو کنه دا خو 'No' چې دا Unanimously نه وی۔ We want that it should be binding on the Government.

جناب امیرزادہ: سر! یہ رپورٹ ہمیں ابھی ملی ہے چند سیکنڈ پہلے ہم نے اسے پڑھا نہیں ہے۔ ہم اسکو کس طرح Adopt کریں گے؟

Shahzada Mohammad Gustasip Khan: Janab Speaker! The Report has been....

Mr.Speaker: Once the Report has been adopted. The House has already adopted the report unanimously. The report is adopted unanimously....

(Clapping)

جناب عنایت اللہ خان گنڈاپور صاحب نے کل ایک Adjournment Motion move کیا تھا، ہاؤس نے اسکوریزولوشن میں Convert کرنے کی اجازت دی ہے۔ اب میں ان سے استدعا کرتا ہوں کہ اب وہ اپنا ریزولوشن ایوان میں پیش کریں۔

### قرارداد

سردار عنایت اللہ خان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔! نحمدہ و نصلی علی رسولہ کریم! جناب سپیکر صاحب! میں آپکا اور آپکی وساطت سے تمام معزز ممبران صوبائی اسمبلی، بھائیوں اور بہنوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے میری شکایت کو سنجیدگی سے سنا اور میری معروضات پر توجہ دی اور یہی تجویز پاس ہوئی کہ ایک قرارداد پاس کی جائی اللہ کرے کہ یہ کامیاب ثابت ہو۔ ان شاء اللہ۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو جزائے خیر نصیب کرے"

یہ صوبائی اسمبلی کنڈ کے قریب کسٹم انٹی Smuggling کے عملہ راشد حبیب کلکٹر اور فیاض خان انسپکٹر کی اکرام اللہ خان گنڈاپور کے ساتھ توہین آمیز رویہ کی بھرپور مذمت کرتی ہے۔ مذکورہ بالا افسران نے جس طرح بندوقین تان کر ایک معزز شہری کی ہتک کی، اسکی مثال سرحد کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ یہ اسمبلی مزید سفارش کرتی ہے کہ مرکزی حکومت ان ہردو افسران کو معطل کر کے اگلے خلاف ایک ماہ کے اندر انکو آڑی کرے اور جرم ثابت ہونے پر کڑی سے کڑی سزا دی جائے۔"

(تالیاں)

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Resolution moved by the Honorable Member, Sardar Inyathullah khan Gandapur, May be passed unanimously.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Resolution is passed unanimously. Next Item discussion on Law and Order Situation.

خو زما پہ خیال دابہ ڊیر تائم غواړی د عبدالاکبر خان یو ایډجرنمنټ موشن ایډمټ شوے وو په کوآپریټویو بانډې نوچې څنگه تاسو وایټی کوم۔۔۔۔

جناب نادر شاہ: یرہ جی پہ ډې خو خبره ځکه کول پکار دی۔ تاسو په مخکېنې ما وختی هم خبره اوکړله۔ زمونږه په تحت بهائی کبني خلقو په سرک بانډې لاش

ایبنودے دے ، اوس ہم پروت دے او احتجاج کوی او د هغوې دغه نه کبیری نو  
په دې باندې د خبر با و کرے شی۔

جناب مظفر سید: په دې کو آپریتویو باندې د خبره او کرے شی ، خلق ډیر بے چینہ  
دے۔ په دے کو آپریتو باندې ئے د خبره ضرور اوشی۔

جناب جاوید خان مہمند: ورسره د دې پی سی ہوتل په ملازمینو باندہ ہم۔

جناب سپیکر: بنه په لاء ایند اړد ر باندې به بیا۔ د حکومت په نوٹس کنبې خبره رغلې  
دہ نادر شاہ خان۔

سید مرید کاظم شاہ: آج کو آپریٹو پر بحث ہو جائے اور امن وامان کے لئے پورا دن رکھیں۔

جناب سپیکر: بس تھیک دہ جی۔

جناب نادر شاہ: زما خیال دے په ډیره اسماعیل خان کنبې امن امان دے۔۔۔

کو آپریٹو بنک کے ملازمین سے متعلق تحریک التواء پر بحث

Mr. Speaker: Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, and Mr. Alamzeb Umarzai MPA, to please start discussion. Mr. Abdul Akbar Khan. Please.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں اور ہاؤس کا بھی انتہائی مشکور ہوں کہ  
انہوں نے میرا جوائڈ جرنٹ موشن تھا، اسکو ایڈمٹ کرایا۔ میں حکومتی بچوں کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں  
نے اس میں ہماری مدد کی۔ جناب والا! میرا جوائڈ جرنٹ موشن تھا، شاید میرا خیال ہے کہ حکومتی بچپن نے  
اس کو ایک اور طریقے سے لے لیا۔ انکا خیال تھا کہ صرف میرا ایڈ جرنٹ موشن کو آپریٹو بنک کے ان دو سویا  
ڈھائی سو ملازمین کے لئے ہے۔ وہ بھی ایک وجہ تھی کہ ان لوگوں کو جو دو، ڈھائی سو لوگ ہیں، انکو نو کریوں  
سے نکالا گیا اور وہ در بدر کی ٹوکریں ابھی تک کھا رہے ہیں۔ لیکن جناب والا! اسکے ساتھ ساتھ ایک اہم بات  
اور بھی ہے اور وہ یہ کہ جب کو آپریٹو بنک کو Wind-up کیا گیا اور اسکی وجہ سے جو سینکڑوں ملازمین کو بے  
روزگار کر دیا گیا، اسکی وجہ سے صوبہ سرحد کی جو ہزاروں کو آپریٹو سوسائٹیز ہیں، انکا فنکشن ختم ہو گیا اور ان  
سوسائٹیز جو لاکھوں زمیندار اور کاشتکار فائدہ اٹھاتے تھے، لون لیتے تھے، وہ بھی ختم ہو گیا۔ یہ صرف ایک  
سائڈ ہے کہ وہ بنک بند ہو اور ملازمین بے روزگار ہوئے لیکن اسکی دوسری سائڈ بھی ہے کہ اسکی بندش کی

وجہ سے وہ ہزاروں کو آپریٹو سوسائٹیز جنکو فیڈرل بنک کی طرف سے پیسے ملتے تھے کو آپریٹو بنک کو آپریٹو بنک اگر ہم اسکی تاریخ میں جائیں تو 1924 میں بمبئی لیجسلیٹو اسمبلی نے اس پر ایک سیلیکٹ کمیٹی بنائی اور ایک سال تک اس سیلیکٹ کمیٹی نے کام کیا اور جناب سپیکر پھر 4 دسمبر 1925 کو یہ ایکٹ پاس ہو گیا۔ اور پھر یہ صوبہ سرحد میں بھی جاری ہو گیا۔ جناب سپیکر! اس کا بنیادی مقصد تھا اور مقصد یہ تھا کہ صوبے میں کو کاشتکار ہیں، یہاں پر میں تفریق کرونگاز میندار اور کاشتکار کے درمیان، زمیندار وہ ہوتا ہے جسکی اپنی زمین ہوتی ہے اور وہ اسکے Against کسی بھی بنک سے کسی بھی انسٹی ٹیوشن سے لون لے سکتا ہے اسکو Pledge کر کے اپنی آراضی کو گروی رکھ کر وہ اس پر لون لے سکتا ہے۔ لیکن وہ لوگ جو دوسروں کے زمین کاشت کرتے ہیں، وہ کاشتکار ہیں جو کسی سیکورٹی کو Pledge نہیں کر سکتے۔ جنگی اپنی زمین نہیں ہوتی ان کو Loaning کے لئے، جو کھاد اور بیج اور اس طرح اور جو زرعی ادویات ہیں۔ انکے لئے ان کو لون کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ اسی بنک سے قرضہ لیتے تھے۔ جناب سپیکر! انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ یہاں پر ایک شخص نے ایک آرڈر نکالا اور اسکے ذریعے سارے بنک کو ہی ختم کر دیا گیا۔ لیکن اس سے پہلے میں آپکی توجہ جو پیسہ فیڈرل کو آپریٹو بنک سے، جو پراونشل کو آپریٹو بنک ہے، اسکی طرف آتا ہے، اسکی طرف آتا ہے، وہ فیڈرل کو آپریٹو بنک اس صوبے کی اسمبلی نے، اسی اسمبلی نے اس لئے ایک ریزولوشن پاس کی 1976 میں اور نہ صرف اسی اسمبلی نے بلکہ پنجاب نے، سندھ یہ ریزولوشن پاس کی۔ فیڈرل پارلیمنٹ کو کہ ہمارے لئے Legislation پاس کی جائے۔ میں آپکی توجہ اسکی سیکشن ون کی طرف مبذول کرنا چاہوں گا۔

“And where as the Provincial Assembly of the North West Frontier Province, the Punjab, Sindh and Baluchistan, exercising the power of the Provincial Assembly, Under Article 234 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan have passed resolutions Under the Article 144 of the constitution with the effect that Federation may, by law, regulate the matter of Co-operative Banking”

صوبائی اسمبلیوں نے ریزولوشنز پاس کئے کہ ہمارا جو سسٹم ہے، اسکو Regulate کرنے کے لئے فیڈرل سطح پر قانون سازی کی جائے۔ اور اسی کے تحت یہ بنک، فیڈرل کو آپریٹو بنک بنایا گیا اور وہی کو آپریٹو بنک جو فیڈرل کو آپریٹو بنک ہے۔ وہ پیسے دیتا ہے پراونشل کو آپریٹو بنک کو اور پھر اسکے کے بعد Onward سوسائٹیز کو اور پھر کاشتکاروں کو وہ رقم ملتی ہے۔ جناب سپیکر! اسمیں لکھا ہے کہ۔

“The Proven Co-operative Bank means, a Co-operative society, the primary Co-operative object of which is to make loan to the Co-operative societies in the Province”.

جناب سپیکر! اگرچہ Under the rule میں Thirty minutes تک بول سکتا ہوں لیکن میں آپکا زیادہ وقت نہیں لوں گا۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں ایک گھنٹہ تو آپ پہلے ہی بول چکے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: اس پر ابھی؟

جناب سپیکر: جی اس پر۔

جناب عبدالاکبر خان: ابھی، اگر آپ کی گھڑی اتنی تیز چلتی ہے تو پھر میرے لئے مشکل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں، پہلے۔

(تہقہ)

جناب عبدالاکبر خان: یہ تو آرڈر نکلا ہے اسمیں لکھا ہے

”And where in 1996, serious efforts were made to recover the - defaulted loan of the Federal Co-operative Bank, amounting to Rs.96crore یعنی انہوں نے تو 963 ملین لکھا ہے۔“

”963 Million From the defaulter’s members of the Co-operative societies in the Province. However, no substantial progress could be made. Finally, the Provincial Government, in March 1998 tasked the Distt. Administration and police to assist the Co-operative Department and FCB to recover these loans. Resultantly, more than eighty percent of the defiantly loans of 919”

یعنی چھیانوے کروڑ میں سے اکانوے کروڑ ریکوری ہوگی۔ آپ مجھے بتائیں اسی ملک میں کونسا فنانشل انسٹی ٹیوشن ہے۔ کونسا بنک ہے کہ جس کی ریکوری %80 ہو؟ آپ سٹیٹ بنک کو لے لیں جناب سپیکر۔ خود حکومت کہتی ہے کہ 400 ملین روپے انکے Defaulted ہیں۔ کوئی بھی کمرشل بنک آپ لے لیں، ایگریکلچرل ڈیولپمنٹ بنک لے لیں، وہ تو اربوں روپوں Defaulted ہیں۔ یہاں یہ تو چھیانوے میں سے اکانوے کروڑ روپے ان کو واپس مل چکے ہیں۔ جناب سپیکر، اور پھر یہ شخص آرڈر کرتا ہے کہ “And a

liquidation board has to be appointed as soon as possible or some other remedial measures have to be taken”  
 ہو تو وہ اختیار کیا جائے لیکن کسی اختیار کے بغیر اس نے ایک آرڈر کر دیا کہ میں اسکو ختم کر رہا ہوں۔

جناب عالمزیب: جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: آپ پھر دیکھئے جناب، جس لون کا میں نے ذکر کیا یہ فیڈرل کوآپریٹو بینک جو ہے۔ اس میں سیٹ بینک کا گورنر بیٹھا ہے۔ یہ دیکھئے جی، ڈاکٹر عشرت حسین، یہ سیٹ بینک کا گورنر ہے۔ اس میں ڈاکٹر ظفر الطاف اور سب بیٹھے ہیں اور فیڈرل کوآپریٹو بینک کے ڈائریکٹرز اور سب نے یہ لکھا “unprecedented achievement in recovery” جناب ان کی Finding ہیں۔ آپ کے فرنیٹیر کوآپریٹو بینک کے متعلق۔

‘Unprecedented achievement in recovery campaign launched by FPC with the half of the Provincial Government deserve “Deserve appreciation “ The appreciation جناب سپیکر! ادھر وہ لکھتے ہیں کہ “The board decided to waive off the penalty” The board decided.

! آپ میرے خیال میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں بالکل سیریس ہوں۔ سیریس ہوں۔

جناب عبدالاکبر خان: میں نے جو کچھ کہا آپ نے نہیں سنا۔

جناب سپیکر: نہیں، میں نے بالکل سنا ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: اچھا “The board decided to waive off the penalty amounting to e Rs,67 million” لگاتی تھی۔ صرف اس وجہ سے وہ معاف کر دی کہ اس کی ریکوری %80 ہے۔ وہ صحیح ہے۔ اس وجہ سے انہوں نے جو Penalty لگائی تھی، وہ بھی معاف کر دی اور جناب سپیکر۔ بیس کروڑ روپے پر اونٹنل کوآپریٹو بینک کو دے دیئے، بیس کروڑ روپے، انہوں نے کہا اب آپ قرضہ لے سکتے ہیں۔ بیس کروڑ روپے دینے کے بعد کیا ہوا؟ جناب سپیکر! چاہئے یہ تھا کہ وہ جو پیسہ ملا وہ زمینداروں کو جاتا۔ وہ کیا ہوا؟ کوآپریٹو کے رجسٹرار نے اسکو خمیر بینک میں جو ہائر ریٹس پر رکھا، انکو ملا تھا دس، گیارہ پر سنٹ پر اور انہوں نے پندرہ، سولہ پر سنٹ پر رکھا اور انہی پیسوں سے

جو زمینداروں کے لئے تھے، صوبہ سرحد کے کاشت کاروں کے لئے تھے۔ وہ جو منافع ملا، وہ پتہ نہیں، جناب سپیکر، کہاں پر خرچ ہوا؟ وہ ایک شخص جو رجسٹرار ہے، اس نے چھیسس لاکھ روپے کھائے، اسکو اپنی تنخواہ جو گورنمنٹ دیتی تھی، اسکے علاوہ پچاس ہزار روپیہ ماہوار، تنخواہ اور بیس ہزار روپے اسکوفیول چارجز، ٹرانسپورٹیشن چارجز ستر ہزار روپے ماہوار ایک شخص کو اپنی تنخواہ کے علاوہ، یہ اس نے ان پیسوں سے لئے جو بیس کروڑ روپے گورنمنٹ نے دیئے تھے اور پھر اس فیڈرل کوآپریٹو بینک نے، کہ بھی یہ تم کیا کر رہے ہو؟ انہوں نے پھر اس کی تحقیقات بھی کیں۔ کہ بھی یہ پیسہ تو ہم نے کاشتکاروں کے لئے دیا تھا، اس کو تو تم نے دوسری بینک میں رکھ کر اور اس سے جو منافع ملا، وہ تم نے اپنے لئے خرچ کیا۔ اور جناب سپیکر یہ دیکھیں۔

‘It is further informed that the decision of the NWFP Government’ In is further informed that the ان الفاظ کو دیکھیں Government will deteriorate the Co-operative movement considerably and these would be no Co-operative bank to finance the Co-operative societies’ آپ خود ختم کر رہے ہیں ایک انسٹی ٹیوشن کو اور اسکا کیا ہو رہا ہے؟ آج میں آپکو بتا رہا ہوں کہ پچھلے سال صرف فصل رینج کے لئے جو فیڈرل بینک ہے، اس نے پنجاب کو کتنا لون دیا؟ یہ نوائے وقت کا اخبار ہے، اس میں لکھا ہے لاہور زون چوالیس کروڑ چالیس لاکھ، گجرانوالہ زون چوبیس کروڑ، نوے لاکھ، راولپنڈی زون پانچ کروڑ، سرگودھا زون سب ملا کر 243 کروڑ Two billion forty three crore rupees انہوں نے پنجاب کو دے دیئے ایک سال کے لئے اور آپ کی حکومت نے اگر اس بینک کو ختم کیا ہے تو گزشتہ تین سالوں سے آپکو ایک پیسہ نہیں مل رہا ہے۔ اگر آپکا 243 کروڑ روپے حصہ نہیں بن سکتا تو کم از کم 70،60 کروڑ روپے تو آپکا حصہ بن سکتا ہے۔ آپ نے اس 70،60 کروڑ اگر آپ تین سال لگائیں تو اسکا مطلب ہے 200 کروڑ روپے سے آپ نے صوبہ سرحد کے کاشتکاروں کو محروم رکھا۔ آپ نے نہ صرف ملازمین کو نکالا، انکو بے روزگار کیا اور در بدر ٹھو کریں کھانے پر مجبور کیا۔ بلکہ ان غریب کاشتکاروں جن کے پاس، اس وقت جب فصل کاشت کرتے ہیں، انکے پاس کھاد کے لئے پیسے نہیں ہوتے، بیج کے لئے پیسے نہیں ہوتے، ادویات کے لئے پیسے نہیں ہوتے، آپ نے انکو بھی غرق کر دیا اور جناب، اگر آپ ساٹھ کروڑ روپے



بھی لگائیں تو آپ نے اس صوبے کی تیس لاکھ من گندم کو، تیس لاکھ من گندم اس صوبے کو ایکسٹرا مل سکتی تھی۔ ان پیسوں سے اگر کھاد خریدی جاتی، ان پیسوں سے اگر ادویات خریدی جاتیں تو تیس لاکھ من گندم اس صوبے کو ایکسٹرا مل سکتی تھی اور تیس لاکھ من گندم کا مطلب ہے کہ نو ارب روپے۔۔۔ (تالیان)۔۔ نو ارب روپے آپ نے ایک سال میں اس صوبے کے ضائع کر دیئے۔ جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ سارے پاکستان میں یہ بنک ہیں، سارے پاکستان میں یہ بنک کام کر رہے ہیں، اگر کچھ نقص تھا، اگر کچھ غلطیاں تھی، اسکو تو ٹھیک کیا جاسکتا تھا، جنہوں نے غلطی کی، انکے خلاف انکو آڑی ہو سکتی تھی۔ اگر غلط لوننگ دی گئی ہے۔ غلط Loaning، میں سمجھتا ہوں کہ پولیٹکل لوگوں نے بھی غلط لوننگ کی ہوگی، گورنمنٹ نے بھی غلط لوننگ کی ہوگی، ڈیپارٹمنٹ نے غلط لوننگ کی ہوگی۔ لیکن اس کی سزا آپ ان دو ڈھائی سو ملازمین کو تو نہ دیں۔ کسی اور کی غلطی کو، کہ انہوں نے یہاں سے لے جا کے، بیس سو سائیز ہیں، ان کو آپ قرضہ دے دیں اور پھر سزا آپ ان ہزاروں، لاکھوں زمینداروں کو دے رہے ہیں جن کو ایگریکلچرل بینک بھی پیسے نہیں دیتا۔ اس لئے نہیں دیتا کہ ان کے پاس اپنی زمین نہیں ہے کہ وہ Pledge کر کے رکھ سکیں اور کوآپریٹو بینک بھی آپ نے ختم کر دیا۔ اگر آپ کی مرضی ہے جناب سپیکر۔ کہ یہ بنک ختم ہو، اگر یہ حکومت کی مرضی ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ یہ انہوں نے کیا ہے، ان سے پہلے ہوا ہے لیکن اگر یہ Revive کر لیں اور یہ صوبے کے جو حق ہے، اگر یہ صوبے کا حق اس صوبے کو ملے تو نہ صرف یہ دو ڈھائی سو ملازمین بحال ہو جائیگی بلکہ اس کے ساتھ جو لاکھوں زمینداروں کا مستقبل وابستہ ہے، وہ بھی خوشحال ہو جائیں گے۔

Mr. Speaker: Thank you very much. ji Alamzeb Sahib.

جناب مظفر سید: جناب سپیکر!

جناب عالمزب: شکریہ جناب سپیکر! زما نہ مخکبئی خو عبدالاکبر خان صاحب پورہ تفصیلی بحث او کرو او زما پہ خیال پہ هغہی کبئی ئے خبرہ یوہ ہم پرے نہ بنودہ۔ خو زہ یوہ خبرہ کومہ جی چہ پہ سابقہ دور کبئی دا خلور، پینخہ محکمے وے چہ ایگریکلچرل انجینئرنگ وہ، یوہ چہ وہ کوآپریٹو دیپارٹمنٹ دا خلور پینخہ وے خو هغه توله تقریباً بدستور کا کوی۔ چاگولدن هیند شیک واغستو او دا یوہ چہ کومہ وہ، دا ئے ختم ہ کرہ، نوپہ دی باندی هغوی

تفصیلی بحث اوکرو نوزہ د عبدالاکبر خان صاحب د خبرو پوره تائید کومہ او پوره دغہ ورکم چي دوي کومے خبری اوکرے، په دې باندې حکومت پوره، ځکه چي وزیر اعلی صاحب هم بار بار وائی چي زه په دېکښې Interested یمه، دا زه کومه، نو پکار ده چي دا کوم دغہ شوې دی، دا دے اوشی جی۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: مظفر سید صاحب!

جناب مظفر سید: شکریه جناب سپیکر صاحب! په دې باندې په اولنی اجلاس کښې هم دغہ شان ایډجرنمنټ موشن زما پیش شوې وو۔ ماته په دې فلور باندې یقین دهانی را کرے شوې وه او زه دا توقع لرمه چي هغه یقین دهانی به اوس چي کوم بحث اوشو نو هغه بالکل په حقیقت کښې بدلیری۔ دا یوازے ددغہ یو څو ملازمینو خبره نه ده بلکه دا د کروړونو عوام هغه جزبات او احساسات دی او مونږه غواړودا چي یره دے قوم نه، دے خلقونه، دے غریبانو ته ریلیف ملاؤ شی۔ بجائے ددے چي هغه مخکښې تنگ کرے شوې دی نو عبدالاکبر خان صاحب په اشاره تاسو ته کوله نو بار بار به ئے پکښې وے چي ستاسو حکومت، بهر حال بیا هغه خپله خبره واپس او اغستله نو حقیقت دا دے چي ددوي حکومت نه دے، دا خو مخکښې شوې دی خو هغه خو شوې دی خو مونږه غواړودا چي په دېکښې دا گورنمنټ، حکومت وقت دے باندې بالکل دا احساسات او دا جزبات، بهی تاسو او گورنمنټ دے هاؤس ته، دا ټول هاؤس چي دومره خاموش دے نو دا ددوي د ټولو د زړه آواز دے۔ ځما یقین دے چي دا به د زړه آواز وی۔ دے که نه دے جی؟۔۔۔۔۔

جناب مظفر سید: نو دا د زړه آواز دے نو لهدا فوراً دے په دې باندې عملی ایکشن واغستے شی۔

جناب سپیکر: مولانا نظام الدین صاحب!

مولانا نظام الدین: جناب سپیکر صاحب! زما نه مخکښې چي کوم ملگرو په دې باندې بحث اوکرو، د دې ټولو سره زما اتفاق دے بلکه زما په علم کښې دا خبره هم رغلې وه چي اسلامی نظریاتی کونسل ددے بینک د بعضو معاملاتو په باره

کبني دا خپله رائے هم ورکړې وه چې اسلام مطابق دا اسلامي بينکاري ده۔ داسې خوبه نه وي چې دے بينک اسلامي بينکاري طرف ته يو قدم اغسته وو او سزا ورله ورکړے شوې وي، په دغه لحاظ سره دا بينک ختم کړے شوې وي او نست و نابود کړے شوې وي؟ نو که داسې وي نو مونږه پر زور د دے مذمت کوؤ او مونږه د دے د بحال کولو د پاره يو قدم او چتول پکار دي۔

جناب سپيکر: خلیل عباس صاحب!

جناب خلیل عباس خان: ډیره مهرباني سپيکر صاحب، چې تاسو ماته په دې اهم موضوع باندې موقع را کړه۔ سر! يو خود دې کوآپريټيو بينک د بنديز د وجه نه ورو کاشتکارانو ډيرے مسئلے راپيښے دی۔ په هغې باندې عبدالاکبر خان صاحب او نورو معزز اراکين خبرې او کړے۔ صورتحال څه داسې جوړ شوې دے چې د دې بينک د بندى دود وجه نه چې کوم واره کاشتکاران وو، چې چا سره د مالي امداد ضرورت وو، هغوي د کاشتکاری دا پيشه تقريباً پريښووه او هغې نه علاوه جی چې کوم ملازمين وو د دې بينک کبني تقريباً 250 ملازمين داسې وو چې د بغير د پنشن او بغير د څه تحفظ چې سرکاري ملازم ته کوم مراعات حاصل وي دهغې نه بغير ئے دا فارغ کړل۔ په دې باندې د پيښور هائي کورټ يو فيصله شته دے۔ هم د دغه فيصلے سپريم کورټ هم تائيد کړے دے۔ زما د اتجويز دے چې دا بينک دے دوباره بحال شی او دے ملازمينو ته د خپل مراعات ملاؤ شی۔

جناب سپيکر: جناب خالد وقار صاحب ايډوکیټ، ارشد خان، د دے نه روستو انشاء الله۔

جناب خالد وقار ايډوکیټ: شکريه جناب سپيکر صاحب! سپيکر صاحب! زه هم د دے خپلو ملگرو د خبرو تائيد کومه۔ هر کله چې په نورو صوبو کبني دا کوآپريټيو بينکونه شته دے نو دا امتیازی سلوک زمونږه صوبے سره ولے کيږي؟ او بيا دے ملازمينو سره څومره محکمے چې بند شوې دی نورو محکمو کبني دهغې ملازمين سرپلس پول ته لارل او هغوي نورو محکمو کبني کهپاؤ شول۔ خود دے ملازمينو ته نه تنخواگانے ملاؤيږي او نه دوي سرپلس پول کبني اچولے شوې

دی نو دا ظلم د د دې خلقو سره نه کیږی او زه د عبدالاکبر خان او د دے مظفر سید صاحب ، د دې نورو ملگرو د خبرو تائید کوم او دا ملگری د زر ترزره بحال کړے شی۔ او دا کوآپریټیو بینک بحال کړے شی۔

جناب سپیکر: دے نه روستو۔ ارشد خان صاحب!

جناب محمد ارشد خان: دے سلسله کښې یو عرض دے۔ عبدالاکبر خان او ٹیل چي 80% دا قرضه واپس شوې ده۔ زما خیال دے که دا بل معزز ممبر صاحب خبره او کړه چي دا اسلامی قانون مطابق مونږه سود معاف کړے وو۔ زما خیال دے که هغه ترے لرے کړی نو 100% شوې ده ځکه چي زمونږه د چارسدے ځنډے کسانو ته دایو سرکلر رغلي وو په 1998 کښې که چرے تاسو دا ټولے پیسے واپس ورکوئ نو تاسو باندي چي کوم د سود کومے پیسے دی ، هغه به تاستو ته معاف کړے شی۔ نو هغه خلقو ټولو هغه پیسے خپلے واپس ورکړلے مکمل پیسے ئے واپس ورکړے۔ دوه درے میاشته پس هغوي ته بیا خطونه راغلل چي تاسو دومره ، دومره پیسے نورے مزید د سود ورکړئ۔ خو چي هغه کوم کلکتر دا آرډر رالیږلے وو۔ هغه کلکتر سره دا خبرې اوشوې۔ او هغوي ترینه یو لیکلے سرټیفیکټ واغستو چي مزید سود به مونږه نه ورکوؤ۔ دغه شان د هغوي نن هم په هغه خیز باندي مقدمے روانے دی۔ نو که هغه خبره او کړئ نو بیا 100% دا پیسے واپس ورکړے شوې دی۔ دا بیا اتیا پر سنټه نه دی۔ او دا زما خیال دے چي دا بینکنگ سسټم د دغه کوآپریټو ختم شوې دے نو بالکل یقیناً هغې کښې اسلامی دغه شته چي دا په دغه وجه باندي ختم کړے شوې دے۔

جناب سپیکر: مولانا امان اللہ حقانی صاحب!

مولانا امان اللہ: جناب سپیکر صاحب! زه دا خبره کول غواړم چي زمونږ په صوبه کښې کومے قومی ادارے وے او هغې به قوم ته ډیرے غټه فائده رسوله ، افسوس دا دے چي زمونږ په صوبه کښې د فرد واحد په خواهش سره هغه ادارے رو په رو ختمیږی۔ او زما خوبنه هم دا ده لکه څنگه چي عبدالاکبر خان صاحب کوم حقائق بیا ن کړل۔ دیکښې ډیرے خبرې مښی بر حقیقت دی۔ او یو داسې لار د

راوباسلے شی چي کاشتکارانو ته کوم مسائل او پرابلمز دد ے بينک د خاتمه په وجه پيدا شوې دی او کوم ملازمين دی د هغوي د هم څه مداوه اوشی۔

جناب سپیکر: افتخار احمد خان جھگڑا صاحب!

جناب افتخار احمد خان جھگڑا: جناب سپیکر صاحب! دے باندې خو عبدالاکبر خان ډیر په تفصیل کښې خبرې او کړے۔ څه داسې ډیر څیزونه خو ئے نه دی پر بڼے چي مونږه پرے روشنی واچوؤ۔ خودا یو دوه درے پوائنتونه دوئ نه پاتے وو نو هغه مے نوټ کړے وو۔ یو خو چونکه داد ټولو صوبو، لکه دا نه دے چي یو صوبه سرحد کښې داشے دے چي یره دلته کښې کوآپریټو بینک وو بلکه څنگه چي دوئ او وئیل چي 1924 نه راروانه ده د انگریز د زمانے نه، لږ ساعت مخکښې ما یو بل تقریر کښې وئیلی وو چي دلته کښې مونږه دا چغے وهو چي زمیندار د پاره هر څه کوؤ، خو %90 ایگریکلچر د پاره دی۔ نو ما وئیل چي د بچت Re-out lay څه دے؟ اول هغه او گورئ۔ دویمه کومے ادارے چي دزراعتو د پاره دی نو په یو مینگ کښې هر یو ځائے Agriculture Engineering, on farm Water mangement, Co-operative Bank, Agriculture Development Authority, and Fruit and vegetable Development Board دا ټول په یو شرق کښې په یو ورځ باندې ختمے کړے شوې۔ په دیکښې بیا لږ ډیر دوه ضلعی کښې انجینئرگ والو ته اجازت ورکړے شو۔ او څلور ضلعو کښې ایف۔وی۔ډی۔بی۔ والو ته، ځکه چي هلته ټول ډونرز ایجنسیز تاسو له درکوی۔ تاسو ته چي ایگریکلچر سیکتر کښې څومره پیسه راځی۔ نن هم که هغه دے ادارو کښې راځی، هغوي تاسو نه غواړی چي هغه تاسو دد ے عوامو Through او کړئ۔ Through Co-operative Agencies که نن لختی هم پخوئ نو هغوي تاسو له نه درکوی۔ هغوي وائی چي تاسو اول یو اداره جوړه کړئ، په هغه Through به ئے درکوؤ۔ نو چي دا څیزونه ټول ختم کړلے شو او کوآپریټو بینک چي دے، دا یو ډیر اهمه نکته ده چي دوئ هم اوچته کړه۔ او زه ئے دهر اوومه چي زه د زمکے مالک یم۔ زه خو به لاړ شم ایگریکلچر بینک ته، خپله زمکه به گانږه کړم۔ زه به یو بل ځائے ته هم لاړ شم۔ خو هغه سرے چي کوم زمکه کړی۔ او خپل جائیداد نه لری، هغه د پاره دے صوبے کښې بله هیڅ لاره

نشستہ ماسوائے د دے نہ چہ ہغوی یو خائے شی او د دوی نہ ٲول عمر دا لون (Loan) اغستلی شوے دے او ور کرے شوے دے۔ نو مینخ کبھی مونرہ دا منو چہ Stuck-up, loans, stuck up loans does not mean چہ فرض کرہ چہ د یوسرے یوہ گوتہ خرابہ شوہ ، نو د گوتے پریکولو پہ خائے تہ سرے مر کرہ۔ چہ نہ جی یورہ ادارہ ختمہ کرے، دائے علاج دے۔ دا ٲیرہ لویہ بدقسمتی دہ۔ خما پہ خیال بانڈی پہ دے بانڈی ازسرنو ٲکار دہ چہ دے اسمبلی کبھی، زما پہ خیال بانڈی اکثریت د زمیندارو ناست دے، او کہ زمیندار نہ ہم دی، نو ہغوی پہ دے بانڈی ٲوہہ دی چہ دا تکلیفات بہ خہ وی۔ بیا ہم ہغہ میتنگ کبھی دویمہ فیصلہ دا شوے وہ چہ دا خلق د سرپلس ٲول کبھی وا ٲولے شی او یا د دا پہ ہیلتھ او ایجوکیشن کبھی Absorb شی۔ نہ ٲورے نہ ٲا ورلہ گولڈن ہینڈ شیک ور کرے، نہ سرپلس ٲول تہ لارل۔ نہ ہیلتھ او ایجوکیشن تہ لارل بلکہ ہغوی در پہ درگرخی لگیا دی اوس ہم لگیا دی دعدالتونو ٲکرے وھلے کیری۔ بیا جی دا ستاسو ٲیل پہ 15/5 بانڈی فیڈرل گورنمنٹ دا یو Decision کرے دے چہ لسو کالو ئے ری شیدول کرے دی۔ دائے ہم کرے دی چہ SUP بہ تاسو تہ Financing کوئی لگیا بہ وی مخکبھی آئندہ دغہ د ٲارہ، او کارکردگی چہ خہ شوے دہ، ہغہ ہم دوی بیان کرہ۔ خو خما بہ دایو زبانی ریکوئسٹ وی ستاسو پہ وساطت سرہ او دھاؤس پہ وساطت سرہ چہ چونکہ اوس دومرہ وخت پہ کبھی تیر شو او ددے خیز اہمیت دومرہ ٲیر شو، مونرہ دیکبھی اوس وخت دومرہ نہ شو ضائع کولے۔ کہ تاسو مہربانی کوئی او دھاؤس اتفاق وی نو دے لہ دیوہ کمیٹی تجویز کرے شی، یو کمیٹی د جوڑہ شی چہ دیکبھی ہغوی کبھی او پہ ہغی بانڈی غور و خوض او کرے۔ پہ ہغی بہ د حکومت نمائندگان ہم وی، پہ ہغی کبھی بہ د اپوزیشن والا ہم وی او نور خلق بہ ہم وی او چہ خہ فیصلہ، امید دے ان شاء اللہ اوشی، ہغہ بہ صحیح وی۔ ٲیرہ منہ۔

**جناب سپیکر: سرین خٹک صاحبہ!**

**محترمہ سرین خٹک:** تھینک یو جناب سپیکر صاحب! مختصر یہ کہ میں تائید کرتی ہوں ابھی تک جو باتیں ہوئی ہیں، یہاں ٲرفروٹ اینڈ ویجی ٹیبل بورڈ اور باقی اداروں کو ختم کرنے کی بات کی گئی ہے۔ میں صرف اتنا کہنا

چاہتی ہوں کہ مسئلے کا حل کسی بھی انسٹی ٹیوشن کو ختم کرنے میں نہیں ہے اس مسئلے کا حل دو طریقے سے ہوتا ہے۔ Institutional Strengthen جو کہ Good Governance کے Under آتی ہے اور اگر Donor Funded بھی ہے۔ جس طرح کی فروٹ اینڈ ویجی ٹیبل بورڈ کی Example دی گئی وہ Swiss Funded portion تھا اس میں، تو پھر حکومت کو چاہئے کہ ڈونرز کو بھی یہ کہے کہ ٹھیک ہے، ہو سکتا ہے کہ یہ Loan default آیا ہو لیکن اس میں ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں چھوٹے کاشتکاروں کی Families بھی Affect ہوتی ہیں۔ لہذا Donors کی اس میں کوئی بات نہیں ہے۔ Bilateral Discussion ہوتی رہتی ہے۔ کہ اس میں Institution کو Strengthen کرنے کے لئے ہم بیٹھیں اور ان سے ایک قسم کا ایک پروگرام مرتب کریں تاکہ وہ Institution فی الفور ختم نہ ہو بلکہ Strengthen ہو جائے۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ سکندر خان شیر پاؤ صاحب!

جناب سکندر حیات خان شیر پاؤ: دیرہ مہربانی جناب سپیکر! دے کو آپریٹو بینک پہ موضوع باندھی ہو کافی نمونہ معززو اراکینو خبری او کرے او خما خیال دے، ہر پہلوئے بنکارہ کرے دے۔ جناب سپیکر! دے باندھی زہ ہم خاکہ یو شو خبری کول غوارمہ چھی دا یو دیرہ اہم مسئلہ دے۔ نمونہ صوبے کنبی صنعت ہسپی ہم نشتنہ او زیات تر نمونہ د صوبے د Economy چھی کوم ذریعہ دے، ہغہ دارو مدار پہ زراعتو باندھی دے۔ او بیا خاصکر نمونہ صوبہ کنبی ورکوئی کاشتکاران تہ لونہ زیات دی۔ Land holdings ہغہ شان نمونہ غت دنورو صوبو پہ شان نشتنہ۔ نو ہغہ لحاظ سرہ دا کو آپریٹو بینک نمونہ د پارہ زیات نور ہم اہم جو ریزی۔ خاکہ چھی دیکنبی تہ لونہ زیاتہ نمونہ صوبے تہ فائدہ رسی۔ نمونہ، خنگہ چھی عبدالاکبر خان ہم خبرہ او کرہ او جھگرہ صاحب ہم خبرہ او کرہ، چھی غت زمینداران چھی دی۔ ہغوئی د پارہ زرعی ترقیاتی بینک وغیرہ شتنہ خود ورکوئی کاشتکارانو چھی کوم د خپل روزگار د پارہ یو ذریعہ وہ دا کو آپریٹو بینک، دا ختمول زمونہ دے صوبے سرہ دیر زیات زیاتے دے۔ او زمونہ د تہ لو زما خیال دے تہول ہاؤس تقریباً داسپی یوہ خبرہ جو ریزی۔ زہ ہم د افتخار خان د دہی تجویز پورا حمایت کوم۔ پکاردا دہ چھی پہ دہی باندھی یوہ

کمیٹی جو رہ کرے شی او د د پنه علاوہ ہم چي کوم په ایگریکلچر کبني خه کیده شی۔ هغې باندي پورا غور اوشی۔ خکه چي مخکبني، اوس که W.T.O راغے یا نور داسي دغه راغلل، نو هغې سره خو نور هم ځمونږه صوبے ته نقصان رسي او دغه به کيږي۔ نو مونږه ته پکار دی چي کومو څيزونو باندي مونږه Self Reliance کولے شی او خپل د صوبے۔ خه نه خه Economy نور هه بڼه کولے شو چي دغه څيزونو باندي توجه ورکړو۔ او هغې کبني زراعت ټولونه اهم جز دے، ځما به هم تاسو ته دا خواست وی چي دے د پاره سپيشل کمیٹی جوړه شی۔ او هغه د دغه کرے شی۔ چي دا د دې صوبے يو اهم اداره ده۔ (تالیاں) که هغې کبني د ملازمينو حال او گورئ نو کافی خلقو ته ورته روزگار ملاؤ شوې وو او بيا هغه زرگاؤ کاشتکارانو چي کومو ترے فائده اوچتوله۔ هغې ته هم نقصان رسيدلے دے۔ نو پکار ده چي ضرور دے د پاره يو کمیٹی جوړه کرے شی۔

جناب سپیکر: جناب پير محمد خان صاحب!

مولانا محمد مجاهد خان الحسینی: زه جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: مولانا مجاهد الحسینی صاحب۔

مولانا محمد مجاهد خان الحسینی: زه د دې کوآپريټو سوسائټي او د بينک متعلق چي ځما دے رونږو خه اووے، مکمل حمايت کوم (تالیاں) ليکن په يو بل صورت باندي تاسو ته عرض کوم چي د جناب محترم عبدالاکبر خان صاحب د خبرې نه دا معلومه شوه چي د فيډرل حکومت ماتحت چي څومره محکمے دی، د هغې نه پنجاب خو زیاته فائد اخلی او دا سرحد چي دے، دا هيڅ نه دے۔ آيا مونږه کبني دا قوميت نشته، د صوبے حمايت را کبني نشته او که هغوي زمونږه نه زیات عقلمند دی؟ دا والے دغه شانته وی؟

(تالیاں)

جناب سپیکر: جناب پير محمد خان!

جناب پير محمد خان: شکريه جناب سپیکر صاحب۔ تفصيلی تقرير خو ځما دے رونږو او کړو زه به هم مختصره خبره کوم۔ زمونږه د دې صوبے غټه بدبختی دا ده چي د



هر شي تجريره په دې صوبه كښې اول كېږي۔ كه د ملازمينو Dismiss كول وي نو په دې صوبه كښې اول تجريره كېږي۔ كه ډاكترانو باندې پابندۍ لگي، نو په دې صوبه كښې اول تجريره كېږي۔ كه په احستاب نيولې كېږي نو د دې صوبه ليدران اول نيولې كېږي، تارچر كېږي كه په احستاب كښې نيولې كېږي نو د دې صوبه افسران اول نيولې كېږي، هغه به عزته كېږي۔ په پنجاب كښې، په سندھ كښې، په نورو صوبو كښې هم باستلې شته، كه په ايم پي اې باستلې باندې قبضه كېږي نو د دې صوبه په باستلې باندې قبضه كېږي۔ په هغې كښې شپږ شپږ فته كمرې او تارچر سيلونه جوړېږي۔ يعنې څومره زياته چې دې، هغه په دې صوبه كښې دې۔ دا كه كسټم والا تاسو او گورنر، داټك نه واوړئ Excise & Taxation نو دغه ته بيا ځي، هغه سندھ سره چې لگي، په دې مينځ كښې هيڅ تلاشي او هيڅ شې نشته خو كه د صوبه سرحد د حدودونه روان شي نو زمونږه دا خپل، دلته هم زمونږه زياته كوؤ خو چې داټك نه واوړه نو هلته درسره هم شرمول او به عزته كول كوي۔ دې صوبه سره په هر پهلو چې زمونږه گورو نو زياته زياته دې۔ حقيقت دا دې، دا يو قسم سړي كښې، دا بلور صاحب ناست دې، ددوي په دغه ئې نه وايم خودوي يو ستيند په دې خبره چې اغسته دې، ددوي خود سلو كالو زړه پارتې وه، دوي دې خيزنه تنگ شوې وو۔ اوس زمونږه پخپله هم دا خبره محسوسوؤ چې دا خود زمونږه دې صوبه سره، چې په دې صوبه كښې هر څوك اوسي، خود دې صوبه قسم به عزتي كېږي۔ دا غريبان داسې ددې سروس نه لرې شو، ددوي څه سكيورتي نه وه اولس كاله، پنځلس كاله، شل كاله خلقو سروس او كړو او هغوې ته هيڅ ملاؤ نه شي، دهغوې بچو ته ملاؤ نه شي، دهغوې بچو ته ملاؤ نه شي نو دا غريبانان به څه كوي؟ هم دغه خبرې له به راځي چې بچي به ئې ځي او په ډيرانو باندې پلاستيک ټولوي، او هغه به اوړي او په گودام كښې به خرڅوي۔ لهدا دا د بحال شي او بل دا انصاف نه دې۔ زمونږه آرټيكل 25 كښې دا وايو چې Citizens سره به Equal سلوك كېږي۔ نو دا Equal سلوك دې چې د دې ځانې خلق Dismiss كوه۔ د دې ځانې خلق به عزته كوه او دلته كښې يو محكمه نه خلق لرې كوه، سروس نه ئې

اوباسه او که بله کبني وی نو خير دے؟ نو لہذا دا ہم او پہ کنٹریکٹ کہ خوک وی نو هغه ټول د بحال کرے شی۔

جناب سپیکر: بشیر احمد بلور صاحب!

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! ډیره مهربانی زه د پیر محمد خان صاحب ہم مشکوریم۔ عرض مے دالرو چي مونږ خو ټول عمر د صوبائی خود مختاری او د صوبائی حقوقو خبرې کرے دی او د ډي بینک باره کبني دا عرض کوم چي دا ټولے پیسے مرکز ورکولے او هغه پیسے چي مرکز مونږه ته راکولے، اوس هغه بند شوې۔ پرابلم دا دے چي ځمونږ صوبائی حکومت دا خبره بار بار کوئی چي هغه گارنتی صوبائی حکومت ورکړے وه په ډي وجه هغه Divisible pool نه هغه پیسے مرکز کټ کوئی۔ نو دا به زه دوئی ته عرض او کړم چي دوئی د دامعلومات او کړی چي پنجاب کبني څومره پسه دوئی ته واپس شوې دی او پنجاب خلقو څومره پسه واپس کرے دی او هغې کبني هغوي څومره Defaulters دی؟ د هغوي د Defaulters هیڅ پته نه لگی۔ د اربونه روپو هلته Defaulters دی۔ چي په هغوي باندې خوک پابندی نه لگی۔ سندھ کبني داسې Defaulter دی چي هغوي اربونو ایکڑمکے دی او زمونږه خو غریب خلق دی او څنکه چي زمونږه سکندر خان خبره او کړه چي دلته خو ورکوټی ورکوټی زمینداران دی۔ دے صوبه کبني چرته لوتے زمیندار، Landlords شته دے نه چي مونږه چرته د جاگیردار خبره او کړو۔ همیشه چي جهگړه راخی نو هم دے صوبه کبني راخی۔ جاگیردارانه نظام خبره کیږی۔ زه دعوی سره وایم چي دے صوبه کبني یو جاگیردار هم نشته۔ جاگیرداری ټوله په پنجاب او سندھ کبني ده۔ دلته ورکوټی معمولی زمینداران دی چي هغوي ته حکومت یو حق ورکړے وو۔ ټول پاکستان کبني شته او چي دے صوبه کبني نه وی، نو همیشه صوبائی پرابلم هم دا دے او زمونږه بدقسمتی دا ده چي مونږه ډیر د جمهوریت خبرې کوو، جمهوریت باره کبني مونږه جدوجهد هم کوو، جیلونو ته هم تلے یو۔ خو څو ځله مونږه هر څه کړی دی خو جمهوریت کبني مونږه د صوبے هیڅ فائده نشته۔ او په دې فائده نشته چي جمهوریت کبني چي کوم مرکز کبني ناست وی۔ نیشنل اسمبلی کبني خبره کیږی۔ نو هلته Majority چي ده هغه د ډي صوبے

نه، دا پاکستان واحد داسې ملک دے او بدقسمته مونږ خلق يو چې يره صوبه دومره زياته Majority لری چې هغه باقی درے وانږو صوبو نه زيات هغه يو صرف پنجاب کښې ده۔ نو په دې وجه هر يو قانون که جوړیږی۔ نو هغه د هغوي حق کښې وی۔ باوجود د دې نه مونږ بيا هم د جمهوريت د پاره جدوجهد هم کوؤ چې دے ملک کښې جمهوريت بحال شی۔ په دې وجه باندې دا خواست کوم چې دا خپل دے غريبانانو خلقو د پاره لږ ډير مراعات د حکومت د طرف نه ملاؤیږی دا د بحال کړے شی او کوم کسان چې بے روزگاره شوې دی مخکښې خو پکار دی چې هغه بحال شی۔ نو حکومت زما خیال دے چې دا به نه شی کولے۔ دوی به وائی چې يره فنډ نشته او زمونږه مسائل دی او زمونږه وسائل نشته۔ دومره خو دے او کړی چې کوم دا غريبانان خلق چې بے روزگاره شوې دی دوی ته دروزگار واپس ورکړی او خپلو محکمو کښې د نوے Appointments نه کوی، هم هغه خلق دے Adjust کړے شی۔ تاسو لاړ شی بهر او گورئ، غريبانان ناست دی۔ زما خیال دے چې کله نه اسمبلی شروع شوې ده، کله هغوي د جلوس په شکل کښې راځی، کله يو Delegation کښې راځی۔ کله چې بهر اوځو نو يو کتاب راته را کړی، يو کاغذ راته را کړی، منت زاری کوی۔ نو هغوي هم انسانان دی او پکار ده چې هغوي سره مهربانی او کړے شی چې حکومت هغوي ته کم از کم مراعات، هغوي ته د پنشن، سرپلس پول کښې چرته Adjust کول، هغه د هم او کړی او دا کوآپريټيو بينک د هم بحال کړی چې زميندارو غريبانانو ته لږ ډير Co-operation ملاؤشی۔

جناب شاهرازان: جناب سپيکر صاحب! اجازت دے جي؟

جناب سپيکر: شاهرازان!

جناب شاهرازان: زما گزارش دادے جي چې دا ټولو معزز ممبرانو خود دے مسئلے پوره احاطه او کړله۔ خبره دا ده جي چې دا مسئله د صوبائی حقوقو هم ده، دانسانی اقدارو هم ده او د ایم ایم اے گورنمنټ چې کومه وعده کړی ده او د الله سره مو وعده کړی ده او د قوم سره مو وعده کړی ده چې مونږ به خلقو ته انصاف ورکوؤ د عدل د پاره د نصاب د پاره د پرتوتے او د غريب سړی د اوچتولو د پاره خلقو مونږ له ووت را کړے دے۔ پکار دا ده چې موجوده حکومت

د دغے ٿولو ملازمینو چي کوم غریبانان او عاجز خلق دی۔ دوه، دوه نیم سوہ د هغوې تعداد دې، شل شل کاله ئے نوکری او مزدوری کرے دی۔ د دې صوبے د ورو دیرو موشن د پارہ، د هغوې د Develop کولو د پارہ، په دې صوبه کبني، د دې د اکنامی د Establishment د پارہ دغے خلقو محنت کرے دے۔ همت ئے کرے دے، خپل صلاحیت ئے صرف کرے دے۔ نو دا دیو ذمه دار حکومت او دیو ذمه وار قوم، شیوه نه وی چي کوم خلق د هغوې د پارہ قربانی ورکوي، د هغې د پارہ خپل ټائم، هغه چي کله داسې موقعه راشی۔ بیا هغوې له لټه ورکوي او هغه بالکل اغورځوي۔ او د هغوې هیڅ ټپوس نه کیری۔ نو زما گزارش دادی چي زما هم د دې خبرې سره اتفاق دے چي یوه کمیټی د جوړه کرے شی۔ هغه کمیټی د باختیاره وی۔ هغه د د د د د خیز جائزه واخلی چي دلته بینک هم بحال شی، چي صوبائی خود مختاری او زمونږه صوبائی حقوق هغه هم Secure شی او کوم خلق چي دیکبني ملازمین وو، غریب عاجز خلق دی، هغې خلقو ته هم سروس او نوکری ملاؤ شی۔ نورے ادارو کبني کهپاؤ کړی۔ دے ځائے کبني چي څومره کهپاؤ کیدے شی دغه بینک کبني هغې کبني کهپاؤ کړی۔ باقی نورو ادارو کبني کهپاؤ کړی چي د دې ذمه داری نه مونږه سبکدوش شو۔

جناب سپیکر: قاری محمود صاحب! Anyone who want to respond?!

جناب فضل ربانی ایڈوکیٹ (وزیر خوراک): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: فضل ربانی صاحب۔

جناب فضل ربانی ایڈوکیٹ (وزیر خوراک): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مونږ چي کله اسمبلی ته نه وو راغلې نو زمونږ دا خیال وو چي وزیر خزانہ دے ته وائی چي ده سره به یوه خزانہ وی او هغې کبني به پیسے وی او چابی به وی ورسره خو دلته د راتلو نه پس مونږه ته دا پټه اولگیده چي دا دے قوم او ملت یوه یوه پیسہ د ټیکس چي راځی، هغه د Tax payers پیسے دی۔ دلته که مونږه د 233 ملازمینو خبره کوؤ، د هیڅ چا دے کبني اختلاف نشته چي هغوې ته د سروس ملاؤ شی یا د هغوې بحال شی، خو دلته د 233 ملازمینو په ځائے ځما رور د پریوتی خلقو خبره او کره۔ دا پریوتو خلقو پیسے دی۔ دا په مختلف مداتو کبني د ټیکسونو نه راځی او په

دې وجه باندې دلته مختلف ډيپارټمنټ ، دلته د ريسرچ خبره او شوله ، دلته بائيس من في ايگر ځما گندم کيږي ، انډيا کبني پنتاليس من في ايگر کيږي۔ دلته ځما تين سو من گنه په ايگر کبني کيږي ، انډيا کبني آټه سو من في ايگر کبني کيږي۔ Russia چې تبا ه شوه۔ دد معشيت د تبا هي په وجه خرابه شوه۔ ايک هزار پچاس آټم بمونه هغوي سره وو ، هغې کبني Stability په ډيپارټمنټس کبني نه وه۔ دلته ډيپارټمنټس وو۔ نشتن گفتن خوردن او برخاستن ، هغوي دلته ريزلټس نه ورکول۔ دلته کوآپريټو سوسائتي کبني خلق په %10 مشهور وو۔ دلته مختلفو خلقو ، دلته مونږ ته ريکارډ بنائي چې د هغوي په ملازمينو باندې هم دلته د دنيا قرضه پرته ده او د هغې په سرکاري سطح باندې چې کومه پيسه مونږه باندې دی ، هغه هغوي ته نه دی ورکړه شوې ځکه اوس زمونږ گورنمنټ فيصله او کړه چې مونږ به سود معاف کړو خو هغه Actual پيسه دخلق ورکړئ۔ په دې وجه دلته سوسائيز ايکټ د زمونږ 1925 والا او په هغې کبني 43 تحت په دې کبني انکوائري کيدے شی او Section 47 بلاندې هغه انکوائري Wind up کيدے شی او هغه يوه اداره هغې سره ختميدے شی ۔ په دې وجه دلته چې مونږ خبره کوؤ According to law به کوؤ۔ دلته چې مونږ خبره کوؤ ، داسې خبره به نه کوؤ چې دلته مونږ سره هيلته دے او ايجو کيشن دے۔ د ايجو کيشن ډيپارټمنټ چرے دا مطلب نه دے چې هغې کبني به استاذان سروسونه کوئ ، هغه به خلق Educate کوئ ، هلته چې Fifty ته زه Forty استاذان ورکوم۔ دغه شان هيلته دے او دا Basic ډيپارټمنټس دی۔ دے سره چې نور کوم ډيپارټمنټس دی ۔ د هغوي خپل ضرورت او د هغوي خپل هغه ډيوټي تاسو او گورنمنټ دلته چې کله د دې بينک تحليل کيدو په دغه وخت کبني ، په 3-19 2001 ، په دې باندې سو ملين روپي پاتے وے۔ او بيا هغوي ته دوه کاله ټائم ورکړے شو او په دوه کاله کبني صرف ، هغوي يو کروړ روپي ريكوري او کړه۔ په دې وجه دلته چې کومه فيصله شوې ده ، دا د سرپلس پول خبره چې ده ، دا زمونږه وزير اعلي صاحب ډيپارټمنټ ته اوليکل جواب کبني چې دا په سرپلس پول کبني د سوسائيز نه شی ملازمين ايدجسټ کيدے۔ په دې وجه دلته هم دا خبره پکار ده چې درے پيرے خلق هائي کورټ ته تلي دی او د دصوبے لوءے

عدالت ته - او هغه دا فيصله ورکړې ده - چې دا فيصله د قانون مطابق ده - پروښم هم يو کس تله وو هغوې دا فيصله ورکړې ده چې دا د قانون مطابق ده - سپريم کورټ ته د بينک د تحليل نه مخکېني، 19 مارچ 2001 نه مخکېني بتيس ملازمين تلي وو او هغوې وائيل چې دوي ته پنشن ورکړي - په دې دلته خبره کيدې شي چې د ملازمينو ته Remedy پنشن ملاؤ شي، معاوضه ملاؤ شي او د بينک د بحالي چې کومه فيصله ده، هغه د قانون مطابق او د 1925 سوسائتي ايکت مطابق صحيح نه ده او د قانون مطابق نه ده -

Mr. Abdul Akbar Khan: I challenge jee. I challenge the minister.

جناب سپيکر: جناب عبدالاکبر خان صاحب!

جناب عبدالاکبر خان: ما دا خبره نه کړې - دا ما چې دومره تقرير په دې باندې اوکړو نوکه فرض کړه، د دې په Legality and technicality کېنې زه نه يم تله، زه په دیکېنې تله چې دانکوائري کومه شوې ده، دا غلطه شوې ده دا کومه انکوائري افسر چې وو، دانکوائري ئه غلطه کړيده - اوس هائي کورټ فيصله کړې ده، هغه خوپه دې نه ده کړې - هغه خود 43 بلاندي هغه سره اختيار دے چې چونکه Co-operative Bank is a society and he as the powers to dissolve the society او دغه سوسائتي په لفظ باندې هغه ټول بينک، ټول سسټم يعنی ختم کړو، مونږه خودا Challenge کوؤ چې دانه وایم د 1925 د سکيشن 43 خلاف گنی شوې دے - زه وایم چې د کوم افسر کومه انکوائري کړې ده، دهغه خپل Personal motives وو، دهغه خپل Interior motives وو - زه داریکوست کوم، دا هاؤس دے چې دا Matter د اسمبلي د کميټي ته ورکړے شي او دا د Thrash out شي چې Whether this inquiry was based (تالیاں) او داد هغې انکوائري چې کوم افسر کړې ده - او کوم کس چې کړې ده، ماسره د هغې هم ريکارډ شته دے خو چونکه د هغې دا وخت نه وو نو په دې وجه باندې زه هغې Detail کېنې نه تلم - زما مقصد دا دے که چرے تاسو، د دے هاؤس ټولو دا خوبنه وی چې داد کميټي ته حواله شي په Majority او هلته کېنې دے Thrash out شي، که دے سري د دے 43 سيکشن استعمال صحيح کړے وی - بيا خوتھيک ده او که دے سري د دې 43 سيکشن استعمال غلط کړے وی، 21 لا که، 27 لا که

روپی ٹے خان لہ واغستے پہ جیب کبھی او د هغې نه پس ئے استعمال کرے وی، کہ ڈائریکٹرز ئے Change کرے وی، د خپلے خوبنے ڈائریکٹرز ئے راوستے وی او پہ هغوې بانڈې ئے دا فیصلہ کرے وی۔ نو هغه کمیٹی به Thrash out کرے۔ کہ فرض کره د هغه خبره صحیح وی خو تهہیک ده۔ ختم د کرے۔ کہ فرض کره هغه انکوائری غلطه کرے وی او یو سرے د ټول صوبه سرحد د خلقو چي کوم دے هغه رزق ختموی، د ټول صوبه سرحد د زمیندارو رزق ختموی او هغه منسٹر صاحب وائی چي داده تهہیک کرې ده، تهہیک شوه هلته کبھی د ثابتہ کرے۔ کہ دا انکوائری صحیح شوې وی، بس تهہیک ده مونږ ئے منو۔

وزیر خوراک: خمونږه محترم رکن چي کومه خبره او کره، دا په مفروضو بانڈې مبنی ده دے دلته خه Documentary proof او بنائی چي دا اکیس کروړ دی، بیس کروړ دی۔ په دباندې بحث روان دے۔ کمیٹی ته به دا هله حواله کیږي چي هغه خه Documentary proof او بنائی۔ دلته یو سړی بانڈې داسې خبره کول د اسمبلی د فلور نه او هغه بانڈې الزام لگول، د امناسب خبره نه ده۔

جناب سپیکر: شهزاده محمد گتاسپ!

جناب عبدالاکبر خان: الزام مے نه دے لگولے۔ سر ما سره دا ریکارڈ کبھی دی، جی په ریکارڈ، ما سره ریکارڈ دے۔

جناب سپیکر: شهزاده محمد گتاسپ خان صاحب۔ او د رپره که خه حل راو باسی کنه۔

شهزاده محمد گتاسپ خان: سر! ہم اسکی Legalities میں نہیں جائے کہ Whether the order was legal or illegal, ہم صوبے کا Interest دیکھتے ہیں، صوبے کے کاشتکاروں کا Interest دیکھتے ہیں، صوبے کے لوگوں کا Interest دیکھتے ہیں۔ یہ بھی ہم نہیں چاہتے کہ صوبے کو کسی وجہ سے کوئی نقصان ہو۔ ہم چاہتے ہیں جو امداد باقی صوبوں کو سنٹر سے آرہی ہے، ہمارا صوبہ اس سے کیوں محروم رہے؟ ہمارا کاشتکار غریب کاشتکار ہے جس کی بڑے بڑے بینکوں تک رسائی نہیں ہے۔ ایک سوسائٹی کا غریب کاشتکار ممبر ہوتا تھا۔ اسے کچھ ریلیف ملتا تھا۔ اسی طرح آپ دیکھیں بڑے بڑے بینک ڈیفالٹ ہو گئے، بڑے بڑے خزانے حکومت کے جو ہیں وہ اڑا دیئے گئے، اڑ گئے لیکن کسی نے بینک کو تحلیل نہیں کیا،

کسی بھی بینک کو انہوں نے ختم نہیں کیا تو آپریٹو بینکس اس طرح کے سینکڑوں ہزاروں بینک ان میں سما سکتے تھے لیکن وہ بینک ابھی موجود ہیں۔ وہ کام کر رہے ہیں، لوگوں کو ریلیف دے رہے ہیں۔ تو Why this Bank جو صوبہ سرحد کے لوگوں کو فائدہ دے رہا تھا۔ تو ہماری گزارش یہ ہے، کہ ہم یہ بھی نہیں کہتے کہ اندھا دھند ایک فیصلہ کریں ہم تو یہ تجویز نہایت صوبے کے انٹرسٹ میں ہے کہ اسے کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔ کمیٹی کے حوالے اس لئے نہیں کیا جاتا کہ کسی کے انا کا مسئلہ ہے۔ وزیر صاحب کی یا اپوزیشن کی نہیں، یہ صوبے کی اسمبلی ہے، یہ سب کی اسمبلی ہے۔ اس میں جو عوام کی انٹرسٹ میں ہوگا، ہم سارے اسکے لئے ووٹ بھی کریں گے۔ اور اس مسئلے کو بھی اٹھائیں گے۔ تو یہ ہماری درخواست ہے سر، کہ اسے کمیٹی کے حوالے کریں۔

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب!

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب اگر اجازت ہو تو؟

جناب سپیکر: بس جب آپ کھڑے ہیں تو اجازت ہے۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب! د دی معزز ایوان د ہغہ تول بحث نہ مونبرہ پہ د دی نتیجہ باندی رسو چپی منسٹر صاحب جواب کوی، خو ہغہ د دلائلو جواب کوی۔ تاسو د منسٹر صاحب نہ ذاتی تپوس او کروی چپی پہ زرہ کبھی تہ د دے خبے ملگرے یئے کہ نہ یئے؟ تہ د ہغی دغہ خبری ولے کوی چپی تہ مونبرہ د جواب در جواب خبرہ کوی؟ کہ د زرہ نہ دے تپوس او کرو نو تہ ہم د دی کاشتکارو ملگرے یئے او تھیک د زرہ نہ د دوی ملگرے یئے۔ زما سرہ د پہ د دی خائے کبھی پہ میتنگ کبھی در سرہ خبرہ کروی دہ او تھیک د ورتہ زما د مخے یقین دہانی ورکری وہ۔ مونبرہ د کورٹ خبرہ نہ چیلنج کوؤ (تالیاں) مونبرہ پہ کورٹ باندی بحث نہ کوؤ چپی کورٹ، مونبرہ وایو چپی ہغہ انکوائری غلطہ شوپی وہ۔ کومہ انکوائری چپی مخکبھی شوپی وہ، ہغہ انکوائری غلطہ دہ۔ دا د تھیک کمیٹی تہ حوالہ شی او دلته کبھی د جواب در جواب نہ کبری بلکہ دا د کمیٹی تہ خواہ مخواہ حوالہ شی۔ گنی اوس دلته تپوس او کروی۔



جناب سپيڪر: نه سراج الحق صاحب دغه ڪري۔ زما په خيال هاؤس موڊ نه پته لڳي ،  
خه تاسو خه او وائٽي ڪنه۔

جناب بشير احمد بلور: ڇڏ ڳڻي نا۔

جناب سپيڪر: نه نه مونڙه وايو چي Unanimous خه فيصله اوشي په اتفاق رائے  
باندي۔۔۔۔

جناب سپيڪر: جي سينيئر منسٽر صاحب۔

جناب سراج الحق (سينيئر وزير): بسم الله الرحمن الرحيم! ما د عبدالاکبر خان صاحب ،  
جهڳڙه صاحب او شير پاؤ صاحب ، بلور صاحب ، شهزاده صاحب ، پير محمد خان  
صاحب ، مظفر سيد صاحب او شاه راز خان ، دد ٿي ٿولو خبري واري دے او د  
رباني صاحب دلائل مے هم واوريدل۔ حقيقت دا دے چي دا مسئلہ ٽيڪنيڪل  
مسئلہ هم نه ده يوه انساني مسئلہ ده او د صوبے مسئلہ ده۔ او دا خبره بالڪل  
ثابتہ ده چي ڇو پورے معاشي لحاظ سره مونڙه په خپلو خپو نه يو  
ولاړ۔ نو دا مصنوعي آڪسيجن چي ڪله هم بند شي نو دهغي نتيجہ هم دغه شان  
راوځي او ماته نه ده معلومه چي د دي سودي نظام په بنياد باندي چي ته يو  
قوم ته فائده رسيدلے ده ۔ البته دا خبره ضرور ده چي ته خه وخت پورے ئے  
اعستے ده۔ ځمونڙه ٽول پاڪستان هم دا وخت تقريباً ڳانڙه دے او دا  
صوبے چونڪه د پاڪستان حصه ده ۔ نو چي څنگه د ٽول پاڪستان معشيت  
، دادورلڊ بينڪ او دايشن بينڪ او دنورو بينڪونو په قبضه ڪبني دے نو ز مونڙه  
صوبه هم دغه شان د هغوي په قبضه ڪبني ده او په دي وخت ڪبني ڇو پورے  
معاشي Stability نه وي ۔ نو مونڙه چرته هم معاشي Stability نه شو  
حاصلوے۔ دا بلور صاحب چي کومه خبره او ڪڙه ۔ نو حقيقت دا دے چي د  
جمهوريت نه ئے گيله او ڪڙه او زه په دي وجه باندي دا خبره عرض کوم چي د  
جمهوريت نظام فائده دا ده چي مونڙه د ماضي د تيرے زمانو دبنو او  
د غلطو فيصلو نن تجزيه کولو قابل يو۔ او ڪه چرته اسمبلي ن ه وے نو دا ٽولے  
خبري به پتے پاتے ڪيدے۔ او دهغه تجزيه کولو قابل به هم مونڙه نه وے۔ زه خپله  
باندي د دي خبري باور ساتم چي ته صرف د صوبائي اسمبلي ممبرانو ته بلڪه

عام شهری ته هم د دې وطن د هر دفتر هر Document ته رسيدل پکار دی او هغه د دې خبرې حق لری چې ځان د دې وطن د هر څيز نه خبر کړئ۔ اوزه باور لرم چې څومره د دې وطن قيادت مخلص دے۔ نو هغېنه زيات د دې وطن عام خلق مخلص دی او زمونږه د دې هاؤس، د صوبه سرحد د اسمبلی دا مزاج او دا خو ئے انتهايی زما خوبن دے که چرته يوه بڼه خبره، هغه د اپوزيشن Bench نه اوچته شوې ده نو زمونږه د دې حزب اقتدار د بنچونو نه دهغې کهل کر حمايت شوې دے او مونږه د اپوزيشن دا خبرې Appreciate کوؤ چې چرته زمونږه د اقتدار د طرف نه يوه خبره دعوامو د فائده اوچته شوې ده۔ نو اپوزيشن دهغې کهل کھلا ملگرتيا کړې ده۔ او زمونږه دا رويه به د دې جمهوريت د استحکام باعث جوړه شی۔ يو ملگري زمونږ خبره اوکړه چې پينځه کاله پس شايد بيا زمونږه د پاره هغه جيلونه آباد شی، زه د دې خبرې سره اتفاق نه لرم او پوخ ايمان لرم چې تر څو پورے مونږ کښې احساس ذمه داری وی او د سياسي کلچر، د مزاج او د برداشت ماحول وی نو ان شاء الله هيڅ څوک د جمهوريت دا پيره نه شی قتل کولے او دا جمهوريت او دا اسمبلی به ان شاء الله هم دغه غان هم دا کاروان به رواں، دواں وی۔ ممکنه ده چې افراد بدليری خود جمهوريت گارے به رواں دواں وی۔ زه د دې خبرې تجویز پېښ کومه او د تجویز هم په دې بنياد پيش کومه چې مونږه غواړو دا چې د دې مسئلے حل راپيدا شی۔ دا چې کوم متاثرين دی، په دې کښې زمونږ دوستان هم دی، په دې کښې زمونږه رشته داران هم دی او په دې کښې زمونږه سره تعلق لرونکی خلق هم دی۔ د دې حل د بيا ممتو د پاره او په دې باندې لږ هوم ورک کولو د پاره زما سره که هاؤس ملگرتيا اوکړئ نوزه وایم چې دے متعلقه وزير ته مونږ لږ تائم ورکړو او دی د يوه هفته په دې باندې لږ نور ورک اوکړئ۔ او زما خيال دے چې نن د هغه، زمونږه او عدالت په مينځ کښې Contradiction نه دے پکا ورنه که مونږه مطمئن نه شو په يو داسې حل باندې نو دا کميټی قائمول د صوبائی اسمبلی اختيار هم دے۔ دا دهغې حق هم دے۔ خو زه دا درخواست کوم او دا په دې بنياد نه وایم۔ چې دا مسئله تال کومه خو زه نیک نيتی سره دا غواړم چې متعلقه وزير دے په دې باندې لږ نور هم تحقيق اوکړئ او دا نن چې کوم سوال، جواب چې کوم

ڊيپارٽمنٽ رالبرلے دے او وزير له ئے ورکړے دے ، حقيقت دا دے چې هغه نورو ڊيپارټمنټس چې څنگه خپل دغه تيار کړے دے۔ هغه شان توفيق هم دوي ته نه دے شوې۔ دهغې وجه ده چې دا يو خزان رسیده او ختم شوې او بوسیده ډيپارټمنټ دے۔ نو که مونږه دوي ته د د پاره نه ، چې کوم پابندی شوې ده، هغوي د دې پابندی د حق د پاره دلائل پيدا کړي ، د دے د پاره دوي ته وخت ورکوو چې دوي د د دے ملازمينو ، ځکه چې ماته دهغې ذمه دارانو او وائيل چې هغوي وزير اعلى له يو درخواست ورکړے وو۔ بيا وزير اعلى 'Establishment' ډيپارټمنټ ته خط ليکله دے چې تاسو د دې ملازمينو د ايډجسټ کيدو د پاره کار او کړي۔ نو که واقعي وزير اعلى صاحب او متعلقه ډيپارټمنټ په داسې مثبت او Positive پهلو باندې سوچ کوي نو دوي د په دې باندې لږ نور وخت واخلي او دے هاؤس ته دخپل رپورټ پيش کړي او دهغې نه پس که داهاؤس دهغې نه مطمئن شو نو فېها که مطمئن نه شو نو بيا به دا هاؤس دهغې د پاره يو حل رالټوي او يو نتيجه ته به رسوؤ۔ بهر حال حل هم هغه دے کوم چې د دې ملازمينو دخبره ده ځکه چې د ماضي حکومت يوه فيصله کړيده۔ مونږ په دې باندې څه پريشانه نه يو چې زمونږ اقدام ته اسمبلي ختموي۔ مونږ څه اقدام نه دے کړے۔ نه مو څه غلطی کړيده ، نه دا بينک مونږ بند کړيدے ، نه مونږ دا سوسائټيانے ختمے کړيدی۔ مونږ د دے ملازمينو په شا باندې ولاړ يو، د دوي د حق خبره کوؤ۔ خو دا خبره غواړو چې په يوداسې ټيکنیکل څيز کبني او نه غورځيرو چې دهغې په نتيجه کبني زمونږ دے ملازمينو ته مزید انتظار يا تکليف ورنه شي، دے هاؤس ته تکليف ملاؤ نه شی۔ نو دا بحث لا روان دے۔ دوه بجے دی، دوي ته موقع ورکوو چې آئنده به بحث کبني دوي د يو Solution يو حل مونږ ته پيش کړي چې هغه د ملازمينو دخبره هم وی او د دے متاثرينو د پاره هم د خير باعث او گرځي۔

جناب سپيکر: جناب سپيکر! منستر صاحب يا خو زمونږه په مطلب باندې پوره او نه رسیده او يا کيدے شی چې رسيدلے وی نو وئيلے ئے نه وی۔ زمونږه يوه مسئله نه ده چې گني بس يو د کوآپريټو بينک د ملازمينو يواځے خبره ده۔ مونږ وايود هغوي د بينک د ختميدو کبني به زرگونو نورو خلقو تاوان شوېدے۔ تر څو پورے

چي د کورټ خبره ده نو مونږ بيا دا خبره کوو چي د کورټ رجسټرار سره سيڪشن 43 بلاندي اختيار شته چي هغه دا Wind up کولے شی۔ خو مونږ دا وايو چي هغه اختيار غلط استعمال شوې دے۔ مونږ د کورټ خبره نه کوو۔ دا ايڪٽ د دے اسمبلي ايڪٽ دے، د اختيار زمونږه اختيار دے۔ مونږه چي په دغے کبني Amendment راوړو، په هغې کبني په مونږ باندې د چا پابندي نشته دے۔ ولے د کميټي نه دغه کپري چي دا کميټي ته په حواله کړو؟ يو منسټر صاحب دهلته کبني دا خپل پوائنټ پيش کړي کنه۔

سنيټر وزير: يعنی زه دا غواړمه چي عموماً يو مزاج دا دے چي د ماضي حکومت هم کومه يوه فيصله کړيده نور اروان حکومت سترگے بندے کړي او دهغې ملگرتيا کوئ۔ او چي پخواني يوه فيصله بدليري نو دا هميشه حکومت د خپل انا د پاره يو شے کنري۔ خو زه بالکل د دے خبرې قائل نه يم۔ د ماضي حکومت يو حصه ده۔ دهغې فيصلے هم د ماضي يو حصه ده۔ مونږ دن ورغے د قوم منتخب نمائندگان يو، مونږ به دن ورغے مسئلي حل کوو۔ زما په نيك نيتي سره جي دا تجويز دے چي دوي د لږ دا Documents هم اوگوري۔ دوي د لږ تيارے هم اوکړي او دوي د يو حل دے اسمبلي ته پيش کړي۔ يو داسي حل چي دا خومره که متاثيرين دي چي هغوي ته هم فائده اورسيږي، که د بينک د بحالي احکامات راوخي نو چي هغه هم مونږ په دې اسمبلي کبني پيش کړو۔ او که کوم مشکلات دوي ته وي، که هغه ټيکينکل مشکلات دي، معاشي مشکلات دي او يا د مرکز سره د مذاکراتو او يا درابطے مشکلات دي نو هغه د هم په دې هاؤس کبني پيش کړي۔

جناب سپيکر: جناب افتخار احمد خان جگړا!

جناب افتخار احمد خان جگړا: جناب سپيکر صاحب! دا مسئله صرف د دے ملازمينو نه ده، د دې صوبے د 90 پر سنټ د آبادني ده چي د چا تعلق د زراعتو سره دے۔ مونږ د تير حکومت ژرا هم نه کوو، که هغه فيصله غلطه شوې ده او که ټهپيک شوې ده۔ مونږه ځکه وايو چي دا کميټي کيني چي دے کبني مونږه دے څيز باندې بحث اوکړو او دوي ته داروشنائي هم او بنيايو چي بهي داشے کول غواړي۔ دا پيسه مونږ له مرکز راکوي، داز مونږ د صوبے پيسه نه ده۔ داد مرکز نه صوبو ته

راخی۔ ہرے صوبے تہ عی او خویم کال دے چے مونبر دے پیسو نہ محرومہ یو۔ نو دے کبھی خوشہ داسی خیز نشتنہ دے۔ نہ مونبرہ لہ داناء مسئلہ شتہ، نہ حکومت د پارہ شتہ۔ کہ مونبرہ کببنو نو کیدے شی چے بہتر طریقے سرہ او کرو، منسٹر صاحب باقاعدہ د خبر دے بیا ہفتہ کببے دنہ دے کمیٹی تہ خپل رپورٹ پیش کری۔ خان د پرے پوہہ کری۔ مونبرہ بہ ورسرہ ان شاء اللہ دے کببے پورہ مدد کوؤ۔ داسی ہیخ خبرہ ہم نشتنہ۔

سینیئر وزیر: زہ پہ دے خبرہ بانڈی عرض کومہ چے زہ د کمیٹی نہ انکار ہم نہ کومہ خوزہ صرف دومرہ وایم چے زما خپلہ اندازہ او احساس دادے چے دے منسٹر تہ سحر ہم دغہ شان فائل ورکریے شو دے لکہ مونبرہ تولو تہ چے دا کاغذرا کرے شوے دے او ہغہ تہ یوہ موقع ورکوؤ۔ یو خود تولے صوبے د معاشی صورتحال دے او د صوبے د حقوقو خبرہ دہ۔ ہغہ زمونبرہ او ستاسو یو مستقل جاب دے، ہغہ بہ انشاء اللہ کوؤ خو Particular چے پہ دے وخت کببے بہر کوم ملازمین مونبرہ تہ ناست دی نو ہغہ دومرہ جامع فکر او جامع نظریہ نہ لری۔ ہغہ ہم داغواہی چے خمونبرہ د ملازمینو دبحالی پہ بارہ کببے دداھاؤس او دا حکومت دے یوہ فیصلہ او کری۔ د دے یو Possibility او Feasibility د کتو د پارہ کہ دوئی تہ یوہ موقع ورکرو، دے دے پیار تمننت تہ او دے وزیر تہ، او بے شک راروان چے کوم سیشن دے، پہ ہغے کببے د پہ ایجنڈہ بانڈی اول ہم داشے کببے دلے شی۔ دا بہ دے ہاؤس د پارہ ہم او د دے ملازمینو د پارہ د خیر باعث وی۔

جناب سپیکر: بشیر احمد بلور صاحب!

جناب بشیر احمد بلور: دیرہ مہربانی۔ سپیکر صاحب! دیر زیات Discussion او شو۔ او زمونبرہ فاضل او دیر معزز منسٹر صاحب خبرہ او کرہ، چے منسٹر صاحب تہ د نور تائم ورکریے شی۔ ستاسو د منسٹر صاحب خبری خو آن ریکارڈ دی چے ہغوی او وئیل چے نہ، کوآپریٹو بالکل تھیک دے چے داختم شوے دے۔ دا وائی چے د کوم ملازمین دی، داہم مونبرہ Legally سروس پول کببے نہ شو اغستے۔ داد حکومت د ملازمینو حصہ نہ دہ۔ ہغہ Categorically او Openly داسی سختے خبری او کرے چے نہ د ہغوی حق منو او نہ د کوآپریٹو د بحالی خبرہ کوی۔ نو

زما خودا ریکوسٹ دے چے دا خو زمونبرہ وزیر خزانہ صاحب او وئیل چے دوئ تہ بیا تائم ورکری۔ نو ہغہ تائم دے ملاؤ شی۔ بنہ دے کنہ، ہغہ دے کمیٹی تہ لار شی۔ نو زما خیال دے کمیٹی او منسٹر صاحب Wind make up کرایدے چے دا نہ شی کیدے۔ مطلب دا چے پہ دے بانڈی Discussion یوئل نہ۔ دوہ خلہ شوے دے۔ پہ دے کبھی بہ تاسوتہ یاد وی، پہ دے ہاؤس کبھی پہ دے بانڈی Discussion شوے دے۔۔۔۔

جناب مظفر سید: جناب سراج الحق صاحب چہ کومہ خبرہ کوی، دا مناسب۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: خو ہغوے Mind make up کرایدے چے دا نہ شی کیدے نو پکار دہ چے کمیٹی تہ لار شی، دے بانڈی بہ پہ تفصیل سرہ بحث اوشی۔

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب۔

سینئر وزیر: جناب سپیکر، زہ خکہ دا خبرہ کوم چے د دے کو آپریٹیو بنک سرہ کوم زمونبر متعلقہ وزیر قاری محمود صاحب دے، ہغہ لا خیل دلائل ہاؤس تہ نہ دی پیش کری۔ دا خو ہغہ۔۔۔۔

جناب خلیل عباس خان: دا خوا شرگندے وو۔ ایگریکلچر منسٹر دے پخپلہ جواب او کری کنہ۔ جناب سپیکر صاحب، ایگریکلچر منسٹر دے پخپلہ جواب او کری، قاری محمود صاحب دے پخپلہ جواب ور کری۔

جناب سپیکر: جناب فضل ربانی صاحب۔

وزیر خوراک: جناب سپیکر، زما رور عبدالاکبر خان دا خبرہ ایڈمٹ کرہ، د دے ہاؤس پہ فلور بانڈی رور عبدالاکبر خان دا خبرہ ایڈمٹ کرہ چے د 43 بلانڈی پہ ختمیدو بہ انکوائری او د 47 بلانڈی پہ ختمیدو، زمونبر خہ اعتراض نشتہ۔ مزید گورو، مونبرہ ہم دا وایو چے د ملازمینو د بحالی داسے خہ خبرہ نہ دہ۔ مونبرہ دا وایو چے According to law بہ خبرہ کوؤ چے کلہ د 43 بلانڈی تاسو وایو چے انکوائری کیدے شی، د 47 بلانڈی ختمیدے شی، دلته ہائی کورٹ دے، They are law knowing person's, they should have to decide between the parties. بہ فیصلہ کوی۔ یو منٹ پلیز، یو منٹ پلیز۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: مونڙ دا وايو چي سنيئر منسٽر وائي چي هغه Concerned minister نه دے او هغه خو جواب Concerned minister ورکوي۔  
وزير خوراک: نه جي The cabinet is collectively responsible۔  
جناب سپيڪر: بالکل۔

Minister for Food: I have the right.

جناب خليل عباس خان: جناب سپيڪر، د متعلقه منسٽر صاحب نه رائے واخلي۔ د متعلقه منسٽر صاحب نه رائے واخلي۔

وزير خوراک: زه منسٽر لگيا يم صاحبہ۔ زه As minister لگيا يم صاحبہ۔

جناب پير محمد خان: سپيڪر صاحب، دا خبره حل کول غواڙي۔

جناب سپيڪر: لڙه خبره واوړه۔ خبره د دغه ده، بس پوهه شو پير محمد خان صاحب۔

جناب پير محمد خان: مونڙ دا وايو حل کوو ٿے۔

جناب سپيڪر: پير محمد خان صاحب، هغه رباني صاحب۔۔۔۔

جناب پير محمد خان: زما خيال دا دے، داسي ٿے حل کوو چي يو طرفته خو ڊير ملازمين دي او د هغوي د سروس مسئله ده۔

جناب سپيڪر: جي۔

جناب پير محمد خان: او بل طرفته Concerned minister هم ناست دے خود وئي خير د هغوي په خائے جواب ورکوي نو ده تياري نه ده کرے لکه د سراج الحق صاحب د خبري نه پته اولگيده۔ اوس کوم سراج الحق صاحب چي وائي چي لڙ تائم ورته ورکړه نو زما خيال دے چي دا پانچ تاريخ چي دے، د هغې پورے دے دوئي تياري اوکړي، ځان دے پوهه کړي، په پانچ باندي به ٿے بيا راولو، بس ختمه شوہ۔

جناب سپيڪر: خبره داسي ده۔۔۔۔۔

جناب ظفر اعظم (وزير قانون): سراج الحق صاحب خود لته ناست دے۔ دوه بجے دي جي۔

جناب سپيڪر: خبره داسي ده-----

وزير قانون: او جي، دا پير محمد خان صاحب دلته ناست دے، هغه به پريے کيبنني،  
بحث په پريے-----

جناب سپيڪر: دا لږه خبره كوم، لږ-----

جناب قربان علي خان: تير اجلاس کينې هم Postpone شو، اوس به بيا Postpone شي۔  
جناب سپيڪر: لږ، داسي چل دے چې زما تجويز دا دے چې ديو هفتے د پارہ به دا  
مونږ Keep pending ڪړو، دوئي به خپل پراگرس راوږي۔ که د دوئي د پراگرس  
نه که دا ايوان مطمئن نه وو نو بيا چې د دې ايوان خه، مطلب دا دے  
Majority-----

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپيڪر، زما مقصد جي دا دے، دا خو زمونږ يو موشن  
دے۔ اوشوه جي۔ تاسو ته مونږه ريكويست ڪوؤ، تاسو ته درخواست ڪوؤ چې  
تاسو ئے دے هاؤس ته Put ڪري۔ که فرض ڪرہ هاؤس ئے نه Accept ڪوي، نو  
تههڪ شوه ڪنه، نه ئے ليڊري ڪميٽي ته، مونږ خودانه وايو۔ تاسو دا موشن هاؤس  
ته Put ڪري، که هاؤس وائي چه او ڪميٽي ته دے اوليڊري-----

جناب سپيڪر: نه، نه دا نه وایم۔

جناب عبدالاکبر خان: هغه خوستاسو ڪار دے، ستاسو خوبنه ده۔

جناب سپيڪر: زه دا وایمہ چې يوه هفتہ-----

وزير قانون: جناب سپيڪر صاحب، دا خو مطلب دا دے چه دمانخه تائم دے، لږ  
مونخ ته به تياري او ڪړو۔

جناب سپيڪر: (تہتمہ) تههڪ شو۔ لږ يو منت، نه نه جي۔ زما په خيال يوه  
هفتے د پارہ به دا Keep-----

(شور)



جناب سپیکر: زہ خیرہ کوم کنہ۔ ہغہ منسٹر صاحب بہ تیاری او کری۔ دا اختیار تاسو نہ چا نہ دے اغستی۔ دا اختیار تاسو نہ چا بالکل نہ دے اغستے خو زہ دا وایم چہ پہ دہ بانڈی یعنی Split نہ شی او دا دغہ اونشی۔

جناب بشیر احمد بلور: لبر د ہاؤس نہ تپوس او کری کنہ۔ چہ نہ کوی نو نہ سہی کنہ۔ خہ ذاتی خبرہ خو نہ دہ، نہ دے کوی۔ دا خو زمونہ خہ ذاتی خبرہ نہ دہ۔ تاسو ئے ہاؤس تہ Put کری۔ کہ ہاؤس وائی چہ دا دے کمیٹی تہ لارہ شی نو تھیک دہ او کہ ہاؤس وائی چہ نہ، نو نہ دے ورکوی۔

جناب عبدالاکبر خان: تاسو دا موشن ہاؤس تہ واستوی، کہ فرض کرہ ہاؤس ئے Reject کوی نو Reject بہ ئے کری۔

وزیر قانون: دوہ بجے د مونخ تائم دے جی۔

شہزادہ محمد گتاسپ خان: سر، ٹریژری منجہر۔ بھی یہی چاہتے ہیں اور ہم بھی یہی چاہتے ہیں تو اس میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ آپ اس کو کمیٹی کے حوالے کر دیں تاکہ یہ وہاں پر Thrash out ہو جائے۔  
جناب سپیکر: میرے خیال میں اگر آپ منسٹر صاحب کو چار پانچ دن کے لئے موقع دیں۔ اگر ہاؤس مطمئن نہ ہو سکے تو آپ سے تو یہ اختیار کسی نے نہیں لیا ہے۔

جناب خلیل عباس خان: یو رائے دہ جی۔ زما خیال دے منسٹر صاحب بہ پہ کمیٹی کبھی پہ بنہ طریقے سرہ خبرہ او کرے ش۔ دلته کبھی زما خیال دے منسٹر صاحب مخکبھی ہم داسوال پیش شوہ دے، ہغوہی خہ جواب ورنہ کرے شو (تالیاں) کمیٹی کبھی بہ ہغہ پہ بنہ طریقے سرہ د مؤقف اظہار او کرے شی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: سپیکر صاحب مونہرہ د کمیٹی یا ددغہ خبرہ نہ کوؤ لکہ منسٹر صاحب تہ بہ لبر غونڈی تائم ملاؤشی دیوہفتے، داد لبر تائم کار نہ دے او بل چہ کوم دے۔۔۔

جناب خلیل عباس خان: منسٹر صاحب لہ د موقع ورکرے شی جی چہ ہغہ خہ وائی۔۔۔

وزير قانون و پارليماني امور: او شو پورے چي د هاؤس خبره ده جناب دوه بجے اعلان  
کړے دے۔۔۔

جناب خليل عباس خان: د متعلقه منسټر صاحب نه خو تپوس او کړي چي هغوي څه  
وائي؟

وزير قانون و پارليماني امور: د دوو بجو د جمعے اعلان شوې دے۔

جناب مظفر سيد: سپيکر صاحب Specific date او بنائي Specific date۔

جناب عبدالاکبر خان: تا سو موشن هاؤس ته Put کړي۔

جناب سپيکر: جناب قاري محمود صاحب!

جناب مظفر سيد: Date او بنائي سپيکر صاحب خبره ستاسو ته پک ده خو تا سو  
Specific date او بنائي چي په دې Date باندي به ئے پيښ کوي۔

قاري محمود (وزير آپاشي): جناب سپيکر صاحب! څه معمولي خبره نه ده، حساسه خبره  
ده او د زور حکومته راروانه معامله ده او سني خبره نه ده نو کم از کم د هغې د  
پاره مونږه لږ تائم پکار دے۔

جناب مظفر سيد: تر 5 تاريخ پورے تائم شولو۔

جناب عبدالاکبر خان: کميټي ته ئے د او کړي کنه، څه فرق پرے پريوزي؟

جناب سپيکر: گوره زه هم په دې باندي پوهيږم۔ په دې باندي پوهيږمه يعني۔۔۔

جناب افتخار احمد خان جھگړا: جناب سپيکر صاحب! په 5 تاريخ باندي به بيا دوي دلته  
دا اعلان کوي چي مونږه د بينک بحال کړلو او مونږه دا ملازمين هم بحال کړل  
کنه، هسي به بس يو هوائي خبرې بيا هم کوي؟

جناب سپيکر: خپل پراگرس رپورټ به در کړي کنه۔

جناب افتخار احمد خان جھگړا: نو خو بيا د دا دوي چي۔۔۔

جناب سپيکر: دا خپل پراگرس رپورټ به در کړي کنه۔

جناب افتخار احمد خان جھگڑا: گنی نو بیا پہ کمیٹی کبھی بنہ پہ آرام بانڈی دغہ اوکری  
کنہ۔ دے کبھی خہ داسی خبرہ ده؟

جناب عبدالاکبر خان: خہ پراگرس رپورٹ به راکری۔

جناب خلیل عباس خان: سر! پہ دې یو خبرہ خو ټول هاؤس متفق دے ما سوائے

-----د

جناب سپیکر (عبدالاکبر خان کی طرف سے مخاطب ہو کر) تہ پریرده حکومت سرہ خو۔۔۔۔۔

جناب خلیل عباس خان: ما سوائے جی د کینٹ دیو خو معزز وزیرانو صاحبانو نہ چي  
دا یو ډیر اہم مسئلہ ده۔ سر کہ داس مسئلہ اوس باریکاتہ کتل دی ہغہ باریکات  
تے جی پہ کمیٹی کبھی پہ طریقہ سرہ سٹیڈی کیدے شی، ډسکس کیدے شی۔  
تاسو ولے سر دا کمیٹی تہ نہ حوالہ کوئی؟

جناب سپیکر: زما پہ خیل خیال، بشیر احمد بلور صاحب تاسو خہ وائی۔

جناب خلیل عباس خان: سر! هاؤس خو پہ دې خبرہ بانڈی متفق دے چي دا یوہ مسئلہ

-----د

جناب بشیر احمد بلور: داسی چل دے چي زمونږ خو پراہلم دادے، دهاؤس پول  
Consensus دادی چي داد کمیٹی تہ حوالہ شی۔ زہ به منسٹر صاحب تہ  
ریکوسٹ اوکرمہ چي داد کمیٹی تہ حوالہ شی چي دا خیز صحیح شی۔

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب!

سینیئر وزیر: محترم سپیکر صاحب! زما دا خیال دے چي دا خومرہ درنہ مسئلہ ده  
خکہ تاسو دے ډیپارٹمنٹ له وخت ورکری چي ہغوې خیلہ خبرہ ستاسو پہ  
مخکبھی یو ځل کیردی مونږ بیا کبئو۔ دہغې نہ پس کہ هاؤس مطمئن نہ شولو نو  
دا کمیٹی خوزمونږه دلاس کار دے ان شاء اللہ۔

جناب عبدالاکبر خان: نو اوس تے کمیٹی تہ واچوی کنہ۔

جناب قربان علی خان: جناب سپیکر! دے کمیٹی تہ اچولو باندی دوی تہ خہ د پھانسی سزا ور کولے شی کہ نہ خہ چل دے؟ کہ دانہ کیبری نو مونرہ بہ ددے ہاؤس نہ واک آوت کوؤ۔

جناب سپیکر: نہ نہ، واک آوت تہ بہ خبرہ نہ پریردو۔ نہ دا مونرہ چہ خان دومرہ سترے کوؤ نو دا مونرہ واک آوت د پارہ کوؤ؟ او کنہ پلیز۔

جناب قربان علی خان: نو دا مسئلہ ہسے جوریری نہ د ایم۔ ایم۔ اے حکومت د انصاف او۔۔

(شور)

جناب قربان علی خان: منسٹر صاحب خود الفاظو دیرے کیردی پہ ہاؤس کبھی جی او عملی ہیخ شے نہ شی کیدے۔ بس صرف پہ الفاظو باندی دغہ کوی۔  
جناب سپیکر: جھڑا صاحب۔

جناب افتخار احمد خان جھڑا: زمونرہ یقین دے د ایم۔ ایم۔ اے حکومت دے۔ دوی بہ د انصاف د پارہ خبرہ کوی نو ولے بہ پرے دومرہ سختیری؟ اوس ہم پرے زمونرہ یقین دے چہ دوی مونخ پریبنے دے او د ہاؤس د پارہ ناست دی۔

وزیر خوراک: مونرہ دا خبرہ کوؤ سپیکر صاحب۔۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: سپیکر صاحب! اوس ہم داسے محسوسہ کپری دہ چہ دومرہ۔۔۔۔

وزیر خوراک: پینخہ ورخے تائم دیپارٹمنٹ تہ ملاؤیدل دومرہ خبرہ نہ دہ خو بعضے خبرہ کہ مونرہ کوؤ نو پہ ہغی بہ ملگری نہ خفہ کیبری۔

منہ پہ کرتا ہے کھری بات ہے کتنا گستاخ

کیوں نہ اس شخص کو محفل سے نکالا جائے۔

سر! مونرہ خبرہ کوو۔ دا زمونرہ ہاؤس دے، دے کبھی خبرہ کوؤ۔

جناب قربان علی خان: مشاعرہ بہ خیر دے اوکرو بیا بہ مشاعرہ اوکرو خو اوس  
دا کمیٹی تہ ورکری صاحب۔

جناب سپیکر: جناب شہزادہ محمد گتاسپ خان صاحب!

شہزادہ محمد گتاسپ خان: یہاں پر تو اسمبلی میں ڈیپارٹمنٹ نہیں بیٹھ سکتا۔ ڈیپارٹمنٹ خود اپنی رائے نہیں  
دے سکتا، منسٹر صاحب اسے Represent کرتے ہیں۔ کمیٹی میں پورا ڈیپارٹمنٹ بیٹھے گا، کمیٹی میں دونوں  
طرف سے لوگ بیٹھیں گے۔ They will thrash out the thing یہ کوئی انا کی بات نہیں ہے، یہ  
لوگوں کے مفاد کی بات ہے۔ کمیٹی میں جانا چاہئے۔

جناب سپیکر: جناب عبدالاکبر خان صاحب!

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر مونبر دا ایڈجرنمنٹ موشن چہ راورے دے او بیا  
Admit کریدے نو تاسو تہ مونبرہ درخواست کوؤ چہ مہربانی اوکری تاسو دا  
موشن دے ہاؤس تہ Put کری۔ خیر مونبر خود اول نہ داریکوسٹ کوؤ (تالیاں)  
داریکوسٹ کوؤ منسٹر صاحب تہ چہ د دہی نہ د خان د پارہ خواہ مخواہ د انا  
مسئلہ نہ جو روی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب!

سینیئر وزیر: زہ وایمہ چہ دومرہ حق ہم یو سہری تہ نشتہ دے چہ ہغہ وائی چہ  
ماتہ یو دوہ ورخے موقع راکری، د تحقیق د پارہ چہ ہغہ زہ دے ہاؤس تہ پیش  
کرہ، نوکہ یو منسٹر تہ دومرہ ہم تاسو وخت نہ ورکوی چہ ماتہ یو دوہ  
ورخے وخت راکری چہ زہ ہغہ خپل ہول شے ستاسو دے ہاؤس تہ پیش کرہ، نو  
دا خو ہولہ دنیا دا حق ورکوی صاحب۔

جناب افتخار احمد خان جھگڑا: کمیٹی کبھی د وخت واخلی۔ منسٹر صاحب چہ دا دومرہ  
Statics مونبرہ تہ پیش کرلو چہ د کومو ملکونو Statistics چہ پہ دہی دوہ ورخو  
کبھی راغونہ کرل او دلته کبھی ئے د اسمبلی پہ فلور بندے پیش کرل۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہ دا بہ قاری صاحب پیش کوئی۔

جناب افتخار احمد خان جھگڑا: کوآپریٹو د بیارٹمنٹ Statistics پیش کری و وکنہ۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر! چچی کلہ دا ایڈجرنمنٹ موشن د بحث د پارہ  
Admit شوہی وو د تیاری د پارہ پکار وہ چچی ہغہ وخت دے منسٹر صاحب تیاری  
کرے وے۔۔۔۔۔

(مداخلت/تالیاں)

جناب سکندر حیات خان: داخو یو خل ورتہ نوٹس ملاؤ شوہی وو کنہ، بیا بہ ورلہ  
مونہ نوٹس ورکوؤ؟

جناب سپیکر: خہ خیر دے لب تائم نور ورکری، ضد مہ کوئی۔ جناب عبدالاکبر خان  
صاحب Chair۔ Please assist the Chair۔

جناب عبدالاکبر خان: یو Assurance د چیئر سرہ، چچی مونہ سرہ د Commitment  
اوکری کہ چرے منسٹر صاحب Statement ورکری لو او مونہ ترینہ Satisfied نہ وو  
نوبیا بہ کمیٹی تہ ورکری کیہی۔

جناب سپیکر: بالکل، بالکل۔

Keep pending, the sitting is adjourned till 09:30 am of Monday  
morning the 5<sup>th</sup> of May, 2003.

---

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 5 مئی 2003ء صبح ساڑھے نو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)